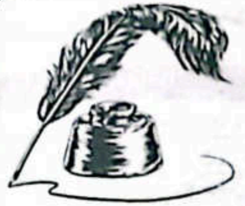

اُردُو
جماعت ہفتم

فہرست

نمبر شمار	عنوانات		صفحہ نمبر
۱	حمد	(نظم)	91
۲	نعت	(نظم)	94
۳	آداب معاشرت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں		98
۴	ملکی ترقی میں خواتین کا کردار		101
۵	ٹریفک کے قوانین اور ہماری ذمہ داریاں		104
۶	وطن کے لیے---	(نظم)	107
۷	چچا چھکن نے تصویر ٹانگی		110
۸	مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیَر رکھنا		113
۹	پھر ان شاہین بچّوں کو بال و پر دے		116
۱۰	بارش کا پہلا قطرہ	(نظم)	120
۱۱	محسن پاکستان		124
۱۲	دہشت گردی اور ہماری ذمہ داریاں		127
۱۳	کم سن شہید		130
۱۴	زندگی ہے مختلف جذبوں کی ہمواری کا نام		133
۱۵	کرپشن اور اس کا خاتمہ		136
۱۶	کشمیر کی وادی میں لہرا کے رہو پرچم		139
۱۷	اتحاد	(نظم)	142
۱۸	شجر کاری اور ہمارے موسم		145
۱۹	انسدادِ منشیات		148
۲۰	دُعا		151
☆	گرامر		155 تا 189

☆☆☆

اُردُو (جماعت ہفتم)

سبق نمبر ۱

حمد

(مظفر وارثی)

خلاصہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کا نظام نہایت احسن انداز سے چلا رہا ہے وہ نظر نہیں آتا مگر کائنات کی ہر چیز میں اُس کی قدرت کے جلوے نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کامل کاری گری دیکھنی ہے تو منظّم انداز سے رات دن کا بدلنا دیکھو۔ کائنات کی ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے مقرر مدار میں چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی نہیں کہ اُسے بتوں میں تلاش کیا جائے بلکہ وہ سب چیزوں کا خالق ہے۔ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں سے خوب واقف ہے اور عزت و ذلت اُسی کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے بادشاہ کر دے جسے چاہے فقیر بنا دے۔ سب اُسی کے اختیار میں ہے۔ تمام مخلوقات اُسی کی محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تاریکی کو روشنی اور روشنی کو تاریکی میں بدلنے والا ہے۔ زندگی اور موت اُسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ ہمیں صرف اُسی کی عبادت کرنی چاہیے اور اُسی کے احکامات کی پیروی کرنی چاہیے۔

مرکزی خیال اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق و مالک ہے۔ دنیا کا نظام اس کی حکمت سے رواں دواں ہے۔ انسانی اختیارات کی حد بندی اور زندگی اور موت پر اس کی دسترس ہے۔ وہی اس دنیا میں عزت اور ذلت دینے والا ہے۔ وہ ہماری نیتوں سے واقف ہے۔ وہی ہمارے اعمال کا فیصلہ کرے گا۔

اشعار کی تشریح

شعر۱: کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آ رہا ہے، وہی خدا ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نظامِ ہستی	زندگی کا نظام	دکھائی	نظر آنا

تشریح شاعر اس شعر میں خدائے بزرگ و برتر کی تعریف کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو نہایت اعلیٰ و عمدہ طریقے سے منوایا ہے۔ وہ نظر نہیں آتا مگر اس کی بنائی ہوئی کائنات اور اس میں کارفرما نظام اس کی ہستی کا ثبوت دیتے ہیں۔ کائنات کا نظام اتنا مربوط اور منظّم ہے کہ بغیر کسی چلانے والے کے خود بخود نہیں چل سکتا۔ سورج کا اپنا مقررہ وقت پر طلوع و غروب ہونا، موسموں کا آنا جانا، چاند، زمین اور دیگر سیاروں کی مخصوص گردش اس کی شانِ قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اگر اس کائنات کو کوئی چلانے والا نہ ہوتا تو دنیا کا یہ نظام بہت بے ہنگم ہوتا۔ رات اور دن کا فرق مٹ جاتا۔ لیکن دنیا کا نظام نہایت عمدہ طریقے سے چل رہا ہے جو کسی بڑے منصوبہ ساز کی غمازی کرتا ہے اور وہ منصوبہ ساز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

شعر۲: تلاش اُس کو نہ کر بتوں میں، وہ ہے بدلتی ہُوئی رُتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے، وہی خدا ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بتوں	بت کی جمع	رُتوں	موسموں
تلاش	ڈھونڈنا	بدلتی	تبدیل ہوتی

تشریح شاعر اس شعر میں اللہ تعالیٰ کی حکمت اور تخلیقی صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو بتوں میں تلاش نہ کرو بلکہ کائنات کے ذرّے ذرّے میں اُس کی ذات کا عکس موجود ہے۔ دن کو رات اور رات کو دن میں بدلنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ ہر ذی شعور شخص اللہ تعالیٰ کی حکمت و دانائی کا معترف ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بدلتے ہوئے موسموں میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ موسموں کا اپنے مقررہ وقت پر بدلنا اللہ تعالیٰ کی حکمت کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پوشیدہ ہو کر بھی ظاہر ہے۔

بقول امیر مینائی

لاکھ پردوں میں ہے تو بے پردہ
سو نشانوں میں بے نشاں تو ہے

شعر۳: کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہُوا جو خُدا نے چاہا
جو اختیارِ بشر پہ پہرے لگا رہا ہے، وہی خُدا ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سراہا	تعریف کرنا	اختیارِ بشر	انسانی اختیار
پہرے لگانا	حد بندی کرنا، پابندی لگانا	چاہا	بہتر سمجھا

تشریح شاعر اس شعر میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کر رہا ہے کہ اگر ہم کسی چیز کی خواہش کو ظاہر کریں یا اس کو حاصل کرنے کے بارے میں سوچیں اور اس کے حصول کے لیے جدوجہد بھی کریں مگر وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے محدود اختیارات دے رکھے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بدی کے کاموں سے منع کیا ہے اور نیکی کے کام کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غلط کاموں پر سزا دینے کا اعلان کیا ہے تاکہ لوگ ایک دوسرے سے اچھا رویہ رکھیں، ظلم نہ کریں، اپنے مفادات کے لیے دوسروں پر جبر نہ کریں اور کمزوروں پر رحم کریں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اختیارات پر جو پہرے لگائے ہیں ہمیں ان حد بندیوں کو نہیں توڑنا چاہیے۔ اسی میں ہماری بھلائی ہے۔

شعر۴: نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے، وہی خُدا ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سماعتیں	سننے کی قوت	نظر	دیکھنا
نیتیں	ارادے	خانۂ لاشعور	دماغ کا پوشیدہ حصہ
جگمگا	روشن		

تشریح اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بصارت رکھتا ہے۔ وہ ہمارے تمام معاملات دیکھ رہا ہے وہ سماعت رکھتا ہے۔ وہ ہماری سرگوشیاں اور دعائیں سن رہا ہے۔ وہ اپنے کمال علم سے ہماری نیتوں کو جان لیتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے۔

ترجمہ: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے'' ہمیں اچھا اور نیک ارادہ رکھنے پر ہی اجر سے نوازا جاتا ہے۔ وہ ہمارے دلوں میں چھپی ہوئی باتوں سے بھی واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہمارے لاشعور کے دریچوں میں روشن ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خالق و مالک ہے۔ اسی نے ہمیں زندگی دی ہے۔ ہمارے جسم کا نظام اسی کی بدولت چل رہا ہے۔ وہی ہمیں موت بھی دے گا۔

بقول حفیظ جالندھری

وہی خالق ہے دل کا اور دل کے نیک ارادوں کا
وہی مالک ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا

شعر۵: کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذلت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مُہرِ قدرت لگا رہا ہے، وہی خُدا ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تاجِ وقار	رعب و دبدبہ	ذلت	رسوائی
غار	گڑھا	بخشے	نوازے
ماتھا	پیشانی	مُہرِ قدرت	قدرت کی نشانی

تشریح: اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کے حضور حمد سرا ہو کر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ جسے چاہے اس دنیا میں عزت کا تاج پہنائے اور جسے چاہے ذلت و رسوائی کے گڑھے میں پھینک دے۔ وہ ہمارے اعمال کے حساب سے جزا اور سزا دے گا۔ نیک لوگوں کی پیشانیاں نیکی سے دمک رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا

ترجمہ: ''آپ انھیں دیکھیں گے کہ وہ سجدے اور رکوع کر رہے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضامندی کی جستجو میں ہیں، اُس کا نشان اُن کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔'' (سورۃ الفتح ۲۹)

گداگروں کے ماتھے پر داغ ہوگا۔ روشن پیشانیوں والے جنت کے حق دار ٹھہریں گے۔ نیک اور بد کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کرے گا اور لوگوں کے ماتھے پر ان کے بخت کی مہر ثبت کرے گا۔

شعر۶: سفید اُس کا، سیاہ اُس کا، نفَس نفَس ہے گواہ اُس کا
جو شعلۂ جاں جلا رہا ہے، بجھا رہا ہے، وہی خُدا ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سفید	گورا	سیاہ	کالا
نفَس	روح، وجود	گواہ	شاہد
شعلۂ جاں	زندگی کا چراغ	جلانا بجھانا	زندگی اور موت دینا

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ کائنات کی ہر شے میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ وہ تمام سیاہ اور سفید کا مالک ہے۔ رات کی تاریکی اور دن کا روشن ہونا اسی کی قدرت سے ہے۔ گردشِ لیل و نہار اس کے تصرف میں ہیں۔ سورج اس کے حکم سے نکلتا ہے۔ اس کے حکم سے غروب ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

''بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔'' (سورۃ الم نشرح ۶)

روشنی کے ساتھ تاریکی ہے۔ ہر ذی روح اس کی قدرت کا شاہد ہے۔ جس نے زندگی دی ہے اور زندگی کا چراغ روشن کیا ہے وہی اس چراغ کو بجھا کر موت بھی دے گا۔ یہی خدائے بزرگ و برتر کا نظام ہے۔

بقول علامہ محمد اقبالؒ

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب
کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب
موسموں کو کس نے سکھلائی یہ خوئے انقلاب

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) حمد میں کس طرح کے موضوعات بیان کیے جاتے ہیں؟

جواب: حمد میں ''اللہ تعالیٰ کی صفات، قدرتِ کاملہ اور مظاہرِ فطرت کا بیان'' جیسے موضوعات بیان کیے جاتے ہیں۔

(ب) نظم (حمد) میں اللہ تعالیٰ کی کن صفات کا ذکر ہوا ہے؟

جواب: نظم (حمد) میں اللہ تعالیٰ کی صفات خالق، مالک، ظاہر، باطن، غفار، سمیع اور بصیر ہونے کا ذکر ہوا ہے۔

(ج) ''بدلتی رُتوں'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: بدلتی رُتوں سے مراد موسموں کا تبدیل ہونا ہے۔

(د) حمد میں شامل مصرع ''کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذلت کے غار بخشے'' کا مفہوم درج کریں۔

جواب: حمد میں شامل اس مصرعے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عروج دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے زوال دیتا ہے۔ وہ خالق و مالک ہے۔ وہ اپنے بندوں کو آزمائشوں سے گزارنے کے لیے یہ سب کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

''اور اللہ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے۔'' (سورۃ آلِ عمران ۲۶)

(ہ) ''سفید اُس کا سیاہ اُس کا'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: شاعر کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کی ہر چیز کا مالک ہے۔ وہ سیاہ و سفید کا مالک ہے یعنی دن کو رات سے نکالنا اور رات کو دن سے نکالنا اُسی کی حکمت ہے۔

۲۔ نظم کے مطابق مصرعوں کو مکمل کریں۔

(الف) دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آ رہا ہے، وہی خدا ہے

(ب) تلاش اُس کو نہ کر بتوں میں، وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں

(ج) نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی

(د) جو سب کے ماتھے پہ مہرِ قدرت لگا رہا ہے، وہی خدا ہے

(ہ) سفید اُس کا، سیاہ اُس کا، نفَس نفَس ہے گواہ اُس کا

۳۔ درج ذیل شعر میں شاعر نے متضاد الفاظ کی مدد سے اپنے خیالات کو واضح کیا ہے۔ آپ ان الفاظ کی نشان دہی کریں جو ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔

سفید اُس کا، سیاہ اُس کا نفَس نفَس ہے گواہ اُس کا
جو شعلۂ جاں جلا رہا ہے، بجھا رہا ہے، وہی خُدا ہے

جواب:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
سفید	سیاہ	جلانا	بجھانا

مرکزی خیال: کوئی شاعر جس خیال یا تصوّر کو بنیاد بنا کر نظم لکھتا ہے، اُس خیال یا تصوّر کو اُس نظم کا مرکزی خیال کہا جاتا ہے۔

۴۔ مرکزی خیال کی تعریف کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس نظم (حمد) کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے نظم کے شروع میں۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

جواب:

الفاظ	جملے
نظام	کائنات کا نظام اللہ تعالیٰ چلا رہا ہے۔
رُت	رُت بدلتی ہے تو ماحول بھی بدل جاتا ہے۔
اختیار	محنت سے کامیابی حاصل کرنا ہمارے اختیار میں ہے۔
مُہرِ قدرت	اللہ تعالیٰ نے ہماری جبینوں پر مُہرِ قدرت ثبت کر دی ہے۔
جگمگانا	رات کے وقت ستاروں کا جگمگانا اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔

۶۔ درج ذیل جملے پڑھیں اور مشابہ الفاظ الگ کریں۔

- اس عالم سے کئی عالم رخصت ہو گئے۔ (عالم، عالم)
- ارض و سمانے عرض کیا! (ارض، عرض)
- بال کا تو بُرا حال ہے۔ (ہال، حال)
- یہ علم، الم کا نشان ہے۔ (علم، الم)
- سبزی والا سدا سے یہی صدا لگاتا آ رہا ہے۔ (سدا، صدا)

۷۔ اپنے اساتذہ اور کسی مستند کتاب کی مدد سے حروفِ ندائیہ اور حروفِ فجائیہ کی تین تین مثالیں تحریر کریں۔

جواب: حروفِ ندائیہ:

1- یا اللہ! ہم پر رحم فرما۔ 2- ارے بھائی! ادھر تو آؤ۔
3- او سنو! تم غلط بات مت کرو۔

حروفِ فجائیہ:

1- افسوس! زاہد امتحان میں فیل ہو گیا۔ 2- ہائے! عمران کا باپ فوت ہو گیا۔
3- خبردار! میری کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا۔

تفصیلیہ: تفصیلیہ کی علامت (:۔) اشیا وغیرہ کی وضاحت یا تفصیل کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ یہ علامت اوپر تلے دو نقطوں اور ایک خط پر مشتمل ہوتی ہے۔

تفصیلیہ کی مثالیں:

- ورزش کے اہم فائدے یہ ہیں:۔
(الف) انسان صحت مند رہتا ہے۔ (ب) ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔
(ج) بدن میں چستی پیدا ہوتی ہے۔
- قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فرامین ہیں:۔
(الف) ایمان، اتحاد اور تنظیم کے اُصول اپناؤ۔
(ب) کام، کام اور کام ہی کے اُصول پر عمل کرو۔
(ج) کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔

۸۔ آپ بازار سے کتابیں، کاپیاں، پنسلیں، ربڑ اور بیگ خریدتے ہیں ان کی تعداد اور قیمت کی تفصیل تفصیلیہ کی علامت لگا کر لکھیں۔

جواب: کل چیزیں:۔ ۵ کل قیمت:۔ ۵۰۰

سوچیں اور بتائیں

- اگر سُورج نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟

جواب: اگر سُورج نہ ہوتا تو ہر وقت اندھیرا چھایا رہتا۔ سونے جاگنے کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔

- پانی ہمارے لیے کس طرح فائدہ مند ہے؟

جواب: پانی کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔ پانی پینے، کھانا پکانے اور صفائی کے حصول کے لیے ضروری ہے۔ درخت، پودے، جانور، پرندے اور آبی مخلوق وغیرہ سب پانی پر ہی انحصار کرتے ہیں۔

ٹھہریں اور بتائیں

- ''اختیارِ بشر پہ پہرے لگا رہا ہے'' سے آپ کیا سمجھے ہیں؟

جواب: اختیارِ بشر سے مراد وہ کام ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے اور پہرہ لگانے سے مراد اللہ تعالیٰ نے بدی کے کاموں سے منع کیا ہے۔

- شعلۂ جاں اور اس کے جلنے یا بجھنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: شعلۂ جاں سے مراد زندگی کا چراغ ہے۔ جس کا جلنا زندگی قائم رہنا اور بجھنا موت ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

تلاش اُس کو نہ کر بتوں میں، وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے، وہی خُدا ہے
کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہُوا جو خُدا نے چاہا
جو اختیارِ بشر پہ پہرے لگا رہا ہے، وہی خُدا ہے
نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے، وہی خُدا ہے

۱۔ سماعتیں کا واحد ہے:
(a) سمیع [b] سماعت (c) بصارت (d) سماع

۲۔ خانۂ لاشعور سے مراد ہے:
(a) دل کی گہرائی (b) دماغی خلجان
(c) دماغ کا فتور [d] دماغ کا پوشیدہ حصہ

۳۔ لاشعور کا متضاد ہے:
[a] شعور (b) تحت الشعور (c) بے شعور (d) کم شعور

۴۔ نیت کی جمع ہے:
(a) نیات (b) نیتی (c) نیتوں [d] نیتیں

۵۔ کسی کو سوچوں نے کب:
[a] سراہا (b) سمجھایا (c) بنایا (d) سنوارا

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی ہے:
[a] خدا (b) انسان (c) فرشتہ (d) مالک

۲۔ نظامِ ہستی سے مراد ہے:
(a) نظامِ تنفس [b] کائنات کا نظام
(c) نظامِ انہضام (d) نظامِ خون

۳۔ تلاش اُس کو نہ کر:
(a) لوگوں میں [b] بتوں میں
(c) رُتوں میں (d) باغوں میں

۴۔ وہ ہے بدلتی ہوئی:
[a] رُتوں میں (b) عادتوں میں
(c) عمروں میں (d) فضاؤں میں

۵۔ خدا دن کو رات اور رات کو بنا رہا ہے:
[a] دن (b) صبح (c) شام (d) دوپہر

۶۔ [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] **[c]** [illegible] (d) [illegible]

۷۔ پہرے لگنے سے مراد ہے:
[a] [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

۸۔ بشر کا مطلب ہے:
(a) جن (b) حیوان **[c]** انسان (d) عورت

۹۔ [illegible] رکھے سماعتیں بھی وہ جان لیتا ہے
(a) [illegible] (b) [illegible] **[c]** [illegible] (d) [illegible]

۱۰۔ جو [illegible] رہا ہے:
[a] [illegible] شعوروں میں (b) آسمان پر
(c) دلوں میں (d) فکر میں

۱۱۔ کسی کو تاج وقار بخشے، کسی کو ذلت کے بخشے
(a) گڑھے **[b]** غار (c) تاج (d) بار

۱۲۔ ذلت کا متضاد ہے:
(a) تعظیم (b) وقار **[c]** عزت (d) کامیابی

۱۳۔ تاج وقار سے مراد ہے:
[a] عزت کا تاج (b) ذلت کا تاج
(c) [illegible] (d) [illegible]

۱۴۔ ذلت کے غار سے مراد ہے:
(a) عزت کے گڑھے **[b]** بے عزتی کے گڑھے
(c) پستی کا گھر (d) عروج

۱۵۔ [illegible]
[a] ماتھے پر (b) کندھوں پر
(c) شکل پر (d) نیت پر

۱۶۔ ماتھے کا مترادف لفظ ہے:
(a) سر (b) کمر **[c]** پیشانی (d) بال

۱۷۔ مہر قدرت سے مراد ہے:
[a] قدرت کی نشانی (b) قدرت کی سند
(c) فطرت کا نشان (d) طاقت کا اظہار

۱۸۔ [illegible] اس کا ہے:
(a) واقف **[b]** گواہ (c) غائب (d) حاضر

۱۹۔ سیاہ کا متضاد ہے:
(a) کالا **[b]** سفید (c) پیلا (d) تاریک

۲۰۔ گواہ کا مترادف ہے:
(a) واقف **[b]** شاہد (c) آشنا (d) موجود

۲۱۔ حرف ندائیہ کے استعمال والا جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) سبحان اللہ! کتنا دل کش منظر ہے۔
[b] جناب! آپ ابھی تک سو رہے ہیں۔
(c) افسوس! میرا دوست ہلاک ہو گیا۔ (d) شاباش! تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

۲۲۔ متشابہ الفاظ پر مشتمل جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) وہاں بڑی چہل پہل ہے۔ (b) زندگی موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔
[c] قمری کی کمر میں بہت درد ہے۔ (d) [illegible]

۲۳۔ درست متشابہ الفاظ کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 24)
[a] [illegible] کے حق میں بہتر ہوگا۔ (b) اے ارض و سما کے مالک رحم فرما۔
(c) وہ صبح و شام لوگوں کی مدد کرتا ہے۔
(d) سکول کی عمارت بہت وسیع و عریض ہے۔

۲۴۔ حرف ندا کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 24)
[a] احمد! بارش میں مت بھیگو۔ (b) کاش! میں کراچی جا سکتی۔
(c) افسوس! تم نے محنت نہیں کی۔ (d) ارے واہ! کیا سہانا موسم ہے۔

۲۵۔ حرف ندا کے استعمال کی مثال ہے: (First Term 24)
(a) شاباش! تم دل لگا کر محنت کرو۔ (b) کاش! وہ محنت سے کام کرتا۔
[c] اے اللہ! ہم پر رحم فرما۔ (d) واہ! کیا خوب صورت وادی ہے۔

۲۶۔ حرف ندا کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 24)
(a) آہ! ہم اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے۔ **[b]** ارے! ذرا میری بات تو سنتے جاؤ۔
(c) کاش! ہم آخرت کا بھی سوچتے۔ (d) واہ! کیا شان دار پہاڑ نظر آ رہے ہیں۔

۲۷۔ متشابہ الفاظ کے درست استعمال پر مشتمل جملہ ہے: (First Term 24)
[a] وہ دن دور نہیں جب سنہری دور کا آغاز ہوگا۔
(b) سچ کہتے ہیں کہ یہ دور کتابوں سے محبت کا دور ہے۔
(c) لوگ عبدالستار ایدھی کو دور دور سے ملنے آتے۔
(d) ہمارے ملک میں ہر طرف مہنگائی کا دور دورہ ہے۔

سبق نمبر ۳

نعت

(ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی)

تعارف ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ آپ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اس دنیا میں بھی آپ ﷺ نے خیر بانٹی اور آخرت میں بھی ہماری شفاعت کریں گے۔ آپ ﷺ تمام انبیا اور رسولوں کے سردار ہیں۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو جنت کی خوش خبری سنائی۔ ہمیں نبی کریم ﷺ پر صبح و شام درود پاک پڑھنا چاہیے۔ اس درود میں ہی ہمارے ہر غم کا علاج ہے۔ نعت لکھنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ آپ ﷺ کی ذات میں اتنے اوصاف ہیں کہ الفاظ کم پڑ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ آپ ﷺ اتنے سخی تھے کہ آپ ﷺ کی سخاوت سے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق فیض یاب ہوتی ہے۔ آپ ﷺ جیسا انسان آج تک دنیا میں نہیں آیا اور نہ ہی آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں آپ ﷺ سب سے اعلیٰ و ارفع ہیں۔

مرکزی خیال ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ہماری دنیا اور آخرت دونوں سنوار دی ہیں۔ آپ ﷺ سخی، مسیحا اور سراپا رحمت تھے۔ آپ ﷺ نے انسانیت کے دکھوں کا مداوا کیا۔

اشعار کی تشریح

شعر۱:
دو عالم کے آقا ہمارے نبیؐ
ہیں رحمت سراپا ہمارے نبیؐ

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دو عالم	دو جہاں	آقا	بادشاہ، حکمران
رحمت	مہربانی، شفقت	سراپا	وجود

تشریح شاعر اس شعر میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صفات حسنہ کی توصیف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ ﷺ دونوں جہاں یعنی دنیا اور آخرت کے بادشاہ ہیں۔ آپ ﷺ دونوں جہانوں میں بنی نوع انسان کی مدد کرنے والے، رہبری کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ہستی کو دونوں جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کی پیدائش سے قبل لوگ کفر اور جہالت کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کے تمام طریقے بتائے۔ آپ ﷺ کا وجود دنیا کے لیے رحمت کا باعث تھا۔ آپ ﷺ غریبوں، مسکینوں، بیواؤں اور یتیموں کے کام آنے والے، غلاموں کو غلامی سے نجات دلانے والے اور جہالت میں مبتلا لوگوں کو سیدھی راہ دکھانے والے تھے۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ چرند، پرند سب کے لیے بھی رحمت کی نوید بن کر آئے۔ جانوروں اور پرندوں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت سے قوم کو روشناس کرایا۔ آپ ﷺ اس جہان فانی میں لوگوں کی اصلاح کے لیے رہبری کا فریضہ انجام دیتے رہے اور روز قیامت بھی اپنی امت کی شفاعت و بخشش کا وسیلہ بنیں گے۔

بقول احسان دانش:

وہ عالم کا امداد گار آ گیا ہے
امین آ گیا ہے، غم گسار آ گیا ہے

شعر۲:
وہ ہیں انبیا و رُسُل کے امام
نویدِ مسیحا ہمارے نبیؐ

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
انبیا	نبی کی جمع	امام	راہبر، سردار
رُسُل	رسول	نویدِ مسیحا	جن کے آنے کی خوش خبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سنائی

تشریح اس شعر میں شاعر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ ﷺ تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے پیشوا ہیں۔ آپ ﷺ جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھی امام ہیں۔ آپ ﷺ کی فضیلت تمام پیغمبروں سے بڑھ کر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں کو زمین پر بھیج کر حقیقت میں آپ ﷺ کی آمد کی راہ ہموار کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی رسول پاک ﷺ کی آمد کی خوش خبری لے کر آئے۔ آپ ﷺ کی آمد کی خوش خبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب انجیل میں بھی موجود تھی۔ پس اس شعر کے مطابق آپ ﷺ تمام پیغمبروں کے سردار ہیں اور فضیلت میں ان سب سے بڑھ کر ہیں۔ آپ ﷺ وہ ہستی ہیں جن کے آنے کی خوش خبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے۔

بقول شاعر:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

شعر۳:
زباں پہ صَلِّ عَلٰی صبح و شام
دُکھوں کا مداوا ہمارے نبیؐ

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صلِ علی	درود پاک	دکھوں	دکھ کی جمع، غموں
مداوا	تدبیر، علاج		

تشریح شاعر نے اس شعر میں نبی کریم ﷺ کی محبت میں لکھا ہے۔ ہمیں اپنی زبانوں کو صبح و شام درود پاک سے معطر رکھنا چاہیے۔ رسول پاک ﷺ خدا کے محبوب ترین رسول تھے۔ انھی کے نقش کی روشنی سے دونوں جہانوں کو سجایا گیا۔ وہ اپنی صفات میں سب انسانوں سے افضل تھے۔ اس لیے ان کی اتباع کو اللہ نے اپنی اتباع قرار دیا۔

قرآن مجید میں ہے:

ترجمہ: "بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔"

درود پاک پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ آپ ﷺ پر درود بھیجنے سے ہمارے تمام دکھ دور ہو جاتے ہیں۔ درود پاک ہمیں تمام مسئلوں اور پریشانیوں سے نکال لیتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ صبح و شام آپ ﷺ پر درود پاک بھیجیں۔

رسول پاک ﷺ کی زندگی اہل دنیا کے لیے کامل نمونہ ہے۔ راہبری کے لیے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہی مشعل راہ ہے۔ تمام خوبیاں اور تمام کمالات آپ ﷺ کی ذات میں جمع تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی ذات کی ان خوبیوں سے انسانیت کو فائدہ پہنچایا۔

شعر۴:
ہم سے ممکن کہاں نعت ہم لکھ سکیں
جن پہ رب بھی ہے فِدا ہمارے نبیؐ

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نعت	نبی کریم ﷺ کی تعریف میں لکھی گئی نظم	رب	اللہ تعالیٰ
		شیدا	عاشق

تشریح اس شعر میں شاعر نبی کریم ﷺ کی تعریف میں کہتا ہے کہ مجھ میں اتنی صلاحیت کہاں ہے کہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں اشعار لکھ سکوں۔ آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ لکھنے کی قلم میں ہمت نہیں۔ آپ ﷺ تو وہ ہستی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر نہایت پیار سے کیا ہے۔ اس لیے شاعر نے بھی ادب کے تمام تقاضے ملحوظ رکھتے ہوئے عشق رسول ﷺ کے اظہار کے لیے قلم اُٹھایا ہے۔ آپ ﷺ کا ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کے احکامات کے عین مطابق ہے۔ رسول پاک ﷺ مخلوق خدا سے محبت و الفت رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین رسول تھے، وہ اپنی صفات میں سب انسانوں سے افضل تھے۔ آپ ﷺ کی اتباع اللہ تعالیٰ نے اپنی اتباع قرار دی ہے۔

بقول احسان دانش:

اصول محبت ہے پیغام جس کا
وہ محبوب پروردگار آ گیا ہے

شعر۵:
جن سے سیراب ہے ساری خلقِ خدا
وہ سخاوت کا دریا ہمارے نبیؐ

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سیراب	فیض یاب	خلق خدا	اللہ کی مخلوق	سخاوت	فیاضی

تشریح: اس شعر میں شاعر آپ خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت جیسی اعلیٰ خوبی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نہ صرف خود سخاوت کا ایک نمونہ تھے، بلکہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت سے تمام غریبوں، مسکینوں، لاچاروں، ضرورت مندوں اور بیواؤں کو فائدہ پہنچا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اہلِ بیت رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام اُمتِ مسلمہ کو سخاوت کا درس دیا۔

''ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے انکار کیا ہو۔'' (صحیح مسلم ۲۳۱۱)

آپ خاتم النبیین ﷺ نے صدقہ و خیرات کا حکم دیا تا کہ ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ سخاوت انسانی دل سے مال و دولت کی لالچ و محبت اور لالچ ختم کر دیتی ہے، جس کے بعد انسان کو سکونِ قلبی کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

شعر ۶:
اُن کا ہم سَر کوئی اور نہ اُن کا مِثل
رَب کی خلقت میں تنہا ہمارے نبیؐ

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہم سَر	ہم پلہ، برابر	مِثل	جیسا	تنہا	اکیلا
خلقت	مخلوقات				

تشریح: اس شعر میں شاعر ہمارے پیارے نبی خاتم النبیین ﷺ کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ اس دنیا کے سب سے عظیم انسان ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں۔ ان گنت لوگ اس دنیا میں آئے مگر آپ خاتم النبیین ﷺ کے برابر اور ہم پلہ کوئی نہیں تھا، اور نہ ہوگا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جیسی اخلاقی اقدار رکھنے والی شخصیت نہ کبھی آئی ہے اور نہ آئے گی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی خوبیوں کا مرقع تھے۔ دورِ جدید میں غیر مسلموں کی تحقیق نے یہ ثابت کیا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ دنیا کی سب سے عظیم ترین ہستی ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو پیدا کرنے سے پہلے ہی آپ خاتم النبیین ﷺ کا نور عرش پر موجود تھا۔ مگر آپ خاتم النبیین ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد آخر میں دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات آپ خاتم النبیین ﷺ کے لیے ہی بنائی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سراپا رحمت ہیں اور دونوں جہانوں کے بادشاہ ہیں۔

بقول امیر مینائی:
جو بے داغ لالہ، جو بے خار گل ہے
وہ تو ہے، وہ تو ہے، وہ تو ہے، وہ تو ہے،

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) نظم (نعت) میں کون کون سے موضوعات بیان ہوئے ہیں؟

جواب: نظم نعت میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اوصافِ حمیدہ کی تعریف کی گئی ہے۔ درود پاک پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے کے موضوعات بیان ہوئے ہیں۔

(ب) حمد اور نعت میں کیا فرق ہے؟

جواب: حمد، وہ نظم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جاتی ہے اور نعت وہ نظم ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

(ج) زبان پر صبح و شام کیا جاری ہے؟

جواب: زبان پر صبح و شام صلِّ علیٰ جاری ہے۔

(د) ''انبیا و رُسل'' کے امام کِن کو کہا گیا ہے؟

جواب: ''انبیا و رُسل'' کے امام حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو کہا گیا ہے۔

(ہ) ''سخاوت کا دریا'' سے شاعر کی کیا مُراد ہے؟

جواب: ''سخاوت کا دریا'' سے شاعر کی مراد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا حد سے زیادہ سخی ہونا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت ہر خاص و عام کے لیے تھی۔

۲۔ نعت کے اس شعر کا خیال (مفہوم) پہلے زبانی بیان کریں بعد ازاں لکھ کر واضح کریں۔

ہم سے ممکن کہاں نعت ہم لکھ سکیں
جن پہ رَبّ بھی ہے شیدا ہمارے نبیؐ

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی مکمل شانِ مبارکہ کو بیان کرنا کسی کے اختیار میں نہیں کیوں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کا مقام و مرتبہ تمام انسانیت سے بلند ہے اور آپ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین ہستی ہیں۔

۳۔ نعت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مصرعے مکمل کریں۔

(الف) دو عالم کے آقا ہمارے نبیؐ — (ب) نوید مسیحا ہمارے نبیؐ

(ج) دُکھوں کا مداوا ہمارے نبیؐ — (د) وہ سخاوت کا دریا ہمارے نبیؐ

(ہ) اُن کا ہم سر کوئی اور نہ اُن کا مِثل — (و) ہیں رَحمت سراپا ہمارے نبیؐ

۴۔ نعت کے متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) دو عالم کے آقا کا نام ہے:

(i) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ
(ii) حضرت آدم علیہ السلام
(iii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (iv) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(ب) شاعر کے مطابق زباں پر صَلِّ علیٰ رہے:

(i) ہر صبح (ii) ہر شام (iii) دن رات **(iv)** صبح و شام

(ج) انبیا و رُسل کے امام ہیں:

(i) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ii) حضرت یوسف علیہ السلام
(iii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
(iv) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

(د) آپ خاتم النبیین ﷺ نے سیراب کی:

(i) خلقت **(ii)** خلقِ خدا (iii) دُنیا (iv) انسانیت

(ہ) ہم سری اور مثل میں آپ خاتم النبیین ﷺ ہیں:

(i) تنہا (ii) یکساں (iii) سردار (iv) اعلیٰ

۵۔ اس نعت میں بیان کیے گئے اہم نکات پر ہم جماعت ساتھیوں سے گفتگو کریں اور اُنھیں بتائیں کہ آپ کو اس کے علاوہ کون کون سی نعتیں زبانی یاد ہیں۔

جواب: اس نعت میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو دونوں جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ تمام انبیا کے سردار ہیں۔ ہمیں صبح و شام درود پڑھنا چاہیے۔ اس سے دکھوں کا مداوا ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت سے تمام خلقت سیراب ہوتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سب سے اعلیٰ و ارفع ہیں۔

مجھے تمام مشہور نعتیں زبانی یاد ہیں۔

۶۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

جواب:

الفاظ	جملے
آقا	ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ دو عالم کے آقا ہیں۔
رَحمت	ہم اللہ کی رَحمت کے طلب گار ہیں۔
نوید	مجھے حج پر جانے کی نوید ملی ہے۔
مداوا	درود پاک پڑھنے سے دکھوں کا مداوا ہوتا ہے۔
شیدا	تمام مسلمان نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی محبت میں شیدا ہیں۔

۷۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر درست تلفظ واضح کریں۔

جواب:

الفاظ	درست تلفظ	الفاظ	درست تلفظ
خلقت	خَلقت	شیدا	شَیدا
سیراب	سَیراب	مداوا	مُداوا
رسل	رُسُل		

۸۔ مذکر اور مؤنث الفاظ الگ الگ کر کے لکھیں۔

عالم۔ آقا۔ رَحمت۔ نعت۔ خلق۔ خلقت۔ ہم سر۔ سخاوت۔ مِثل۔ زبان

جواب: مذکر: عالم آقا ہم سر خلقت خلق

مؤنث: رحمت نعت سخاوت زَبان مِثل

۹۔ درج بالا وضاحت کی روشنی میں پانچ مفرد جملوں کو مرکب جملوں میں تبدیل کر کے اپنے ٹیچر کو دکھائیں اور اُن کی رائے لیں۔

جواب:

مفرد جملے	مرکب جملے
امی نے روٹی پکائی۔	امی نے روٹی پکائی اور نادیہ نے سالن تیار کیا۔
حمزہ پارک گیا۔	حمزہ پارک گیا تو علی گھر جا چکا تھا۔
سورج صبح کے وقت طلوع ہوتا ہے۔	سورج صبح کے وقت طلوع ہوتا ہے اور ستارے رات کو جگمگاتے ہیں۔
پاکستان کا دارالحکومت اسلام آباد ہے۔	پاکستان کا دارالحکومت اسلام آباد ہے اور سب سے بڑا شہر کراچی ہے۔
علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان بنانے کا خواب دیکھا۔	علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان بنانے کا خواب دیکھا اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس خواب کی تعبیر کی۔

سوچیں اور بتائیں

- جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ذکرِ مبارک آئے تو کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ذکرِ مبارک آئے تو ہمیں ''درود پاک'' پڑھنا چاہیے۔

- ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کے نبی خاتم النبیین ﷺ کی شان بیان کی جائے، اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کے نبی خاتم النبیین ﷺ کی شان بیان کی جائے اُسے ''نعت'' کہتے ہیں۔

ٹھہریں اور بتائیں

- نعت میں مسیحا سے مراد کون سی ہستی ہیں؟

جواب: نعت میں مسیحا سے مراد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہیں۔

- صَلِّ علیٰ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: صَلِّ علیٰ کے معنی ہیں آپ خاتم النبیین ﷺ پر درود بھیجنا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

دو عالم کے آقا ہمارے نبیؐ
ہیں رَحمت سراپا ہمارے نبیؐ
وہ ہیں اَنبیا و رُسُل کے امام
نوید مسیحا ہمارے نبیؐ

۱۔ عالم سے مراد ہے:
(a) دنیا (b) آخرت (c) فاضل (d) اُستاد

۲۔ نوید سے مراد ہے:
(a) بدخبری **(b)** خوش خبری (c) حیرانی (d) عام خبر

۳۔ مسیحا کہتے ہیں:
(a) بیمار کو (b) پیغمبر کو **(c)** معالج کو (d) باپ کو

۴۔ آپ خاتم النبیین ﷺ امام ہیں:
(a) مسلمانوں کے **(b)** انبیا اور رسل کے
(c) فرشتوں کے (d) نمازیوں کے

۵۔ رحمت کا متضاد ہے:
(a) برکت (b) عزت (c) دولت **(d)** زحمت

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ دو عالم سے مراد ہیں؟
(a) دنیا اور آخرت (b) چاند اور سورج
(c) زمین اور آسمان (d) زندگی اور موت

۲۔ ہیں رحمت سراپا:
(a) ہمارے ولی **(b)** ہمارے نبی خاتم النبیین ﷺ
(c) ہمارے رہنما (d) ہمارے دوست

۳۔ وہ ہیں انبیا و رُسل کے:
(a) امام (b) نبی (c) ہادی (d) پیشوا

۴۔ ہمارے نبی خاتم النبیین ﷺ ہمارے دکھوں کا ہیں:
(a) مرہم (b) علاج **(c)** مداوا (d) معالج

۵۔ ہم سے ممکن کہاں کہ ہم لکھ سکیں:
(a) نظم **(b)** نعت (c) غزل (d) قصیدہ

۶۔ نعت کے مطابق ہمارے نبی خاتم النبیین ﷺ پر شیدا ہے:
(a) رب (b) ولی (c) جنات (d) مسلمان

۷۔ جن سے سیراب ہے ساری:
(a) کھیتی **(b)** خلقِ خدا (c) دنیا (d) آخرت

۸۔ ہمارے نبی خاتم النبیین ﷺ کو شاعر نے دریا قرار دیا ہے:
(a) سخاوت کا (b) محبت کا (c) رحمت کا (d) عزت کا

۹۔ اُن کا ہم سر کوئی اور نہ اُن کا:
(a) مِثل (b) دوست (c) مسیحا (d) ساتھی

۱۰۔ خلقت سے مراد ہے:
(a) لوگ (b) ہجوم **(c)** مخلوق (d) حشرات

۱۱۔ ایسا جملہ جس میں صرف ایک مسند الیہ اور ایک ہی مسند ہو کہلاتا ہے:
(a) مفرد جملہ (b) مرکب جملہ (c) تعریفی جملہ (d) انشائیہ جملہ

۱۲۔ ایسا جملہ جس میں ایک سے زیادہ مفرد جملے مل کر مفہوم کو واضح کریں، کہلاتا ہے:
(a) مرکب جملہ (b) مفرد جملہ (c) انشائیہ جملہ (d) تنقیدی جملہ

۱۳۔ درج ذیل میں سے مفرد جملہ ہے:
(a) علی گھر آیا تو حمزہ چلا گیا۔ **(b)** آمنہ باورچی خانے میں گئی۔
(c) آمنہ نے چائے بنائی اور کباب تلے۔
(d) مومن نے وضو کیا اور نماز پڑھنے مسجد چلا گیا۔

۱۴۔ ''ہمیں خوش رہنا چاہیے۔'' جملے میں لفظ ''خوش'' کا درست تلفظ ہے: (First Term 23)
(a) خُوش (b) خوش (c) خوش (d) خوش

۱۵۔ لاحقہ ''پسند'' سے بننے والے الفاظ کی درست فہرست ہے: (First Term 23)
(a) من پسند، دل پسند، آرام پسند (b) کمال پسند، خوش پسند، امن پسند
(c) دل پسند، روشن پسند، کم پسند (d) عیش پسند، بد پسند، ناپسند

۱۶۔ لفظ ''عمل'' کا درست تلفظ ہے: (Final Term 23)
(a) عملن (b) عمل **(c)** عمَل (d) عمل

۱۷۔ مؤنث غیر حقیقی کی مثال ہے: (Final Term 23)
(a) خط (b) مرہم (c) صابن **(d)** چارپائی

۱۸۔ ذیل میں مرکب جملہ ہے: (First Term 24)
(a) علی تھکا ہوا آیا اور سو گیا۔ (b) لڑکا گھر میں کھیل رہا ہے۔
(c) احمد ایک ذہین لڑکا ہے۔ (d) نو نے سب کو سلام کیا۔

۱۹۔ درج ذیل میں سے مرکب جملہ ہے: (First Term 24)
(a) میں گھر جانے کے لیے لاری اڈے پہنچا۔
(b) لاری اڈے میں مسافروں کی بہت بھیڑ تھی۔
(c) میں لاری اڈے پہنچا تو گاڑی جا چکی تھی۔
(d) میں نے دوسری گاڑی کا انتظار کرنا شروع کر دیا۔

۲۰۔ درج ذیل میں سے مرکب جملہ ہے: (First Term 24)
(a) عمر نے تقریر میں پہلا انعام جیتا۔
(b) ڈاکٹر پہنچا تو مریض دم توڑ چکا تھا۔
(c) میں نے ایک دل چسپ کہانی پڑھی۔ (d) مجرم کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔

سبق نمبر ۳

آدابِ معاشرت سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آداب	ادب کی جمع	تفسیر	وضاحت
دستور	قانون، قاعدہ، طریقہ	بالاتر	بہت بلند، اُونچا
ضابطۂ حیات	زندگی گزارنے کا طریقہ	باہمی روابط	ایک دوسرے سے تعلقات
آگاہ	واقف	مقیم	رہائشی
تفریق	فرق	تقویٰ	پرہیزگاری
مشترکہ مفاد	باہمی فائدہ	ایثار	قربانی
وجود میں آنا	قائم ہونا	احترامِ انسانیت	انسان کی عزت کرنا
لازوال	جسے کبھی زوال نہ آئے	مساوات	برابری

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اخوت	بھائی چارہ	استحکام	مضبوطی
آبرو	عزت	پیوند	جوڑ، ٹانکا
تحفظ	حفاظت	ہاتھ بٹانا	کام کروانا
مشعلِ راہ	مثال، نمونہ	امین	امانت دار
دودھ دوہنا	دودھ نکالنا	فریقین	دو پارٹیاں، دو طرف کے لوگ
صادق	سچا		
امانت	تحویل، وہ چیز جو کسی کے سپرد کی جائے	تقدس	پاکیزگی
		ازواجِ مطہرات	نبی کریم ﷺ کی بیویاں
صلح	دوستی		
وراثت	ترکہ	قبیح فعل	بُرا کام
دل جوئی	دل بہلانا، حوصلہ افزائی کرنا	معاہدہ	عہد کرنا
آمد	آنا	باریک بین	چھان بین
تحریری دستور	لکھا ہوا قانون	فلاحی ریاست	ایسی حکومت جس میں عوام کو ہر طرح کی سہولیات میسر ہوں
فتنہ فساد	لڑائی جھگڑا		
منور	روشن		
قلع قمع کرنا	خاتمہ کرنا	آفتاب	سورج
کفالت	خرچ اُٹھانا	کارفرما	کام کرنے والا، حکم چلانے والا
معاشرت	سماجی زندگی		
خاطر خواہ	خواہش کے مطابق	میثاق	معاہدہ
گوشہ	رُخ، کونا	ناگزیر	ہر صورت میں لازمی
طالب	چاہنا	اخوت	بھائی چارہ

خلاصہ آدابِ معاشرت سے مراد معاشرے میں رہنے سہنے اور زندگی گزارنے کے طریقے ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں زندگی گزارنے کے تمام طریقوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔ قرآن مجید زندگی کے تمام معاملات کے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی ہمارے لیے عملی نمونہ ہے۔ معاشرہ مذہب، قوم، رنگ و نسل، چھوٹے بڑے کی تفریق سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد کی بنیاد پر تشکیل پاتا ہے۔ اسلامی معاشرت کی بنیاد تقویٰ، اخوت، بھائی چارہ، انصاف، ایثار اور احترامِ انسانیت پر مبنی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مساوات اور اخوت کی بنیاد پر مدینہ منورہ میں مثالی معاشرے کی بنیاد رکھی۔

معاشرے کے استحکام کے لیے ضروری ہے کہ ہر شخص معاشرے کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔ اس متن میں سیرتِ طیبہ سے مثالیں لی جا سکتی ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ گھر میں ہوتے تو اپنے کام خود کرتے، کپڑوں میں پیوند لگا لیتے، بکریوں کا دودھ دوہ دیتے، جوتے سی لیتے، جانوروں کے چارے کا انتظام کر دیتے، مسافروں کی مدد اور مہمان نوازی کرتے، رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے اور ان کے حقوق ادا کرتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی سچائی اور ایمان داری کی وجہ سے دشمن بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ دوسروں کو کام کرتا دیکھتے تو خود ان کے ساتھ کام میں شامل ہو جاتے۔ کوئی کسی سے ناراض ہو جاتا تو دونوں میں صلح کروا دیتے تھے۔ اسلام نے عورتوں کے حقوق مقرر کیے، انھیں وراثت میں حصے دار بنایا بلکہ ان کے اخلاقی اور قانونی حقوق کو بھی تحفظ دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ انصاف اور محبت کا سلوک کرتے۔ اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی آمد پر کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے۔ اسلام نے پُرامن معاشرے کی بنیاد رکھی۔ مدینہ منورہ میں بھائی چارے کا نظام قائم

کیا۔ امن و امان قائم رکھنے کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے میثاقِ مدینہ کے تحت کئی قبیلوں سے صلح کے معاہدے کیے۔ یہ معاہدہ دنیا کے پہلے دستور کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس معاہدے میں مسلمانوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کے حقوق اور ذمہ داریوں کو بھی تحفظ فراہم کیا گیا۔

معاشرے میں فتنہ فساد کا خاتمہ کرنے کے لیے انصاف کا نظام ہونا ضروری ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی زندگی میں انصاف کا لاجواب نظام قائم کیا۔ جس میں امیر و غریب کا فرق ختم کیا۔ ہمارے لیے اپنے ملک و معاشرے کی فلاح و بہبود اور ترقی کو یقینی بنانے کے لیے لازم ہے کہ معاشرے کی تعمیر و تشکیل اسلام کے لازوال سنہری اصولوں پر کریں اور سیرتِ طیبہ (ﷺ) کو اپنا رہنما بنائیں۔

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) آداب کے لفظی معنی کیا ہیں؟
جواب: آداب ادب کی جمع ہے، اس کے لفظی معنی دستور، قاعدے یا طور طریقے وغیرہ کے ہیں۔

(ب) معاشرہ کس طرح وجود میں آتا ہے؟
جواب: معاشرہ مذہب، قوم، رنگ و نسل، چھوٹے بڑے اور امیر غریب کی تفریق سے بالاتر ہو کر لوگوں کے مشترکہ مفاد اور باہمی روابط سے وجود میں آتا ہے۔

(ج) جب کوئی شخص کسی سے ناراض ہو جاتا تو آپ خاتم النبیین ﷺ کا کیا طرزِ عمل ہوتا تھا؟
جواب: جب کوئی شخص کسی سے ناراض ہو جاتا تو آپ خاتم النبیین ﷺ فریقین میں صلح کروا دیتے۔

(د) حضور خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ میں کس قسم کے معاشرے کی بنیاد رکھی؟
جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ نے مساوات اور بھائی چارے کی بنیاد پر مدینہ منورہ میں جس مثالی معاشرے کی بنیاد رکھی اُس کی دوسری مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

(ہ) ہمیں حضور خاتم النبیین ﷺ کی زندگی سے کیا سبق ملتا ہے؟
جواب: ہمیں حضور خاتم النبیین ﷺ کی زندگی سے یہ سبق ملتا ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی زندگی ہدایت و رہنمائی کا وہ آفتاب ہے جس کی روشنی تمام جہانوں کو ہمیشہ منور کرتی رہے گی۔

۲۔ دیے گئے الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں اور ان کے معنی بتائیں۔
اصول۔ تفریق۔ مشغل۔ وراثت۔ معتبر
جواب: اُصُول۔ تَفْرِیْق۔ مَشْعَل۔ وِرَاثَت۔ مُعْتَبَر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اُصُول	قاعدہ	تَفْرِیْق	فرق	مَشْعَل	شمع، روشنی
وِرَاثَت	ورثہ، ترکہ	مُعْتَبَر	بلند مرتبہ، اعتماد کے قابل		

۳۔ سبق کے متن کے مطابق درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) ادب کی جمع ہے:
(i) ادبا (ii) ادیب **(iii)** آداب (iv) ادبیت

(ب) سیرتِ طیبہ میں ہر ایک کے لیے عمدہ طرز پر زندگی بسر کرنے کی موجود ہیں لازوال:
(i) زبانی نصیحتیں (ii) عملی باتیں **(iii)** عملی مثالیں (iv) زبانی باتیں

(ج) حضور خاتم النبیین ﷺ کفالت کرتے:
(i) یتیموں کی (ii) مسلمانوں کی
(iii) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی (iv) غریبوں کی

(د) معاشرے میں فتنہ فساد اور ظلم و زیادتی کا قلع قمع کرنے کے لیے مستحکم اور معتبر نظام ناگزیر ہے:
(i) امانت کا (ii) حکومت کا **(iii)** انصاف کا (iv) عقیدت کا

(ہ) اگر کمزور چوری کر لیتا تو اُس کو:
(i) معاف کر دیا جاتا (ii) ٹال لیا جاتا
(iii) سزا دی جاتی (iv) چھوڑ دیا جاتا

۴۔ اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔
جواب: دیکھیے سبق کے شروع میں۔

۵۔ رسالت مآب خاتم النبیین ﷺ کی زندگی میں حُسنِ معاشرت کی اہمیت پر ہم جماعت ساتھیوں سے گفت گو کریں۔
جواب: عملی کام۔

۶۔ دیے گئے معمے سے مدد لے کر زیادہ سے زیادہ الفاظ بنائیں۔

ر	و	ن	ق	ا	ف	ر	و	ز
ا	ر	م	ا	ن	ا	و	ا	ر
ط	ا	ل	ب	ع	ل	م	ی	و

جواب: رونق، روز، ارمان، روم، طالب علم۔

۷۔ مذکر الفاظ کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر لکھیں۔
دادا۔ چچا۔ ممانی۔ خالہ۔ بھائی۔ پھوپی۔ تایا۔ دادی

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
دادا	دادی	چچا	چچی	بھائی	بھاوج	تایا	تائی
مؤنث	**مذکر**	**مؤنث**	**مذکر**	**مؤنث**	**مذکر**	**مؤنث**	**مذکر**
ممانی	ماموں	خالہ	خالو	پھوپھی	پھوپھا	دادی	دادا

۸۔ سبق کی مدد سے الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کر کے نیچے درج کریں۔
دستور۔ انسانیت۔ طرز۔ مشعل۔ منور
جواب: دَسْتُور۔ اِنْسَانِیَت۔ طَرْز۔ مَشْعَل۔ مُنَوَّر

۹۔ درج ذیل عبارت میں نمایاں کیے گئے الفاظ کے مترادف تلاش کریں اور ان کی فہرست مرتب کریں۔
زندگی بے حد خوب صورت، حسین اور دل کش ہے۔ ہمیں اس کی قدر و قیمت کو محسوس کرنا چاہیے۔ ہمیں اس نادر و نایاب شے کو دل پسند بنانے کے لیے مسلسل محنت، مشقت اور جستجو سے کام لینا چاہیے۔ یہی کوشش ہماری کامیابی کا راستہ بنے گی۔

مترادف الفاظ کی فہرست

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
خوب صورت	حسین، دل کش	نادر	نایاب	محنت	مشقت
قدر	قیمت	دل پسند	محبوب	جستجو	کوشش، تلاش

۱۰۔ درج ذیل عبارت میں نمایاں کیے گئے الفاظ کے متضاد تلاش کریں اور ان کی فہرست مرتب کریں۔
زندگی کا ہر لمحہ دُکھ سکھ، اچھے بُرے، اُونچ نیچ، مسرت و غم اور فتح و شکست سے ترتیب پاتا ہے۔ زندگی کی مشکلوں کا مقابلہ کرنا اور مایوس ہو کر کبھی ہار نہ ماننا پُراُمید اور بہادر لوگوں کا شیوہ ہے۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
دُکھ	سُکھ	اُونچ	نیچ	شکست	فتح
بُرے	اچھے	غم	مسرت	پُراُمید	مایوس

۱۱۔ دیے گئے سابقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیے۔

سابقے	الفاظ
بے	بے ادب، بے حیا، بے مروت
خوش	خوش نما، خوش شکل، خوش پوش
قابل	قابل اعتماد، قابل غور، قابل عزت
کم	کم ظرف، کم علم، کم فہم
پاک	پاک دامن، پاک ذات، پاک باز

۱۲۔ دوست کے نام خط لکھیں جس میں اُسے چھٹیاں اپنے ساتھ گزارنے کا کہیں۔

محلہ شام نگر، لاہور

۷ مئی ۲۰۲۳ء

پیارے دوست مومن!

السلام علیکم!

موسم گرما کی تعطیلات ہونے والی ہیں۔ اس لیے میں نے منصوبہ بنایا ہے کہ تم جون کا پورا مہینہ میرے ساتھ گاؤں میں گزارو۔ یہاں خالص غذاؤں اور صاف ستھری آب و ہوا کے باعث تمھاری صحت اچھی ہو جائے گی۔ ہم روزانہ صبح کی سیر کریں گے۔ ٹیوب ویل پر نہائیں گے۔ مل کر چھٹیوں کا کام کریں گے اور کرکٹ کھیلیں گے۔ اُمید ہے تمھیں میرا منصوبہ اچھا لگے گا۔ اپنے ارادوں سے جلد آگاہ کرو۔ گھر میں سب کو میرا سلام کہنا۔

والسلام

تمھارا دوست

زبیر احمد

سوچیں اور بتائیں

- اُسوۂ حسنہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اُسوۂ حسنہ کا مطلب بہترین نمونہ یا خوب صورت طریقہ ہے۔ اس سے مراد رسول ﷺ کی پاکیزہ زندگی ہے۔

سمجھیں اور بتائیں

- آداب معاشرت کسے کہتے ہیں؟

جواب: معاشرے میں رہنے سہنے اور زندگی گزارنے کے طریقے کو آداب معاشرت کہتے ہیں۔

- حضور ﷺ رشتہ داروں کے ساتھ کس طرح پیش آتے؟

جواب: حضور ﷺ رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھتے اور ان کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے۔

- اسلام سے قبل عرب معاشرے میں بیٹیوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا تھا؟

جواب: اسلام سے قبل عرب معاشرے میں بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔

- دنیا کا پہلا تحریری دستور کسے کہا جاتا ہے؟

جواب: "میثاقِ مدینہ" کو دنیا کا پہلا تحریری دستور کہا جاتا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے زیر اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

آداب ادب کی جمع ہے۔ اس کے معنی دستور، قاعدے یا طور طریقے وغیرہ کے ہیں۔ معاشرت سے مراد معاشرے کا رہن سہن ہے۔ یوں آداب معاشرت، معاشرے میں رہنے سہنے اور زندگی گزارنے کے طریقوں کو کہا جاتا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو فرد کو زندگی گزارنے کے تمام طریقوں اور رہنما اصولوں سے مکمل آگاہ کرتا ہے۔ زندگی کا کوئی گوشہ ہو، آپ کسی بھی معاملے میں رہنمائی کے طالب ہوں، قرآن مجید اور سیرت طیبہ ﷺ آپ کی مکمل رہنمائی کے لیے موجود ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی ہمارے لیے قرآن پاک کی عملی تفسیر کی صورت میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (ﷺ کی ذات مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے۔"

۱۔ معاشرت سے مراد معاشرے کا ہے:
(a) ✓ رہن سہن (b) چال چلن (c) رویہ (d) طور طریقہ

۲۔ معاشرے میں رہنے سہنے کے طریقوں کو کہا جاتا ہے:
(a) رجحان (b) ✓ آداب معاشرت (c) نقل و حرکت (d) قواعد

۳۔ زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی ملتی ہے:
(a) ✓ سیرت طیبہ ﷺ سے (b) والدین سے (c) اساتذہ سے (d) گھر والوں سے

۴۔ "نادر" کا مترادف ہے:
(a) ✓ نایاب (b) مہنگا (c) سستا (d) طاقت ور

۵۔ "حیات" کا متضاد ہے:
(a) زندگی (b) زیست (c) ✓ موت (d) روح

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے:
(a) ✓ اسلام (b) مسیحیت (c) ہندومت (d) یہودیت

۲۔ مساوات سے مراد ہے:
(a) انصاف (b) اخوت (c) ✓ برابری (d) احترامِ انسانیت

۳۔ فرد اور خاندان بنیادی اکائیاں ہیں:
(a) ✓ معاشرے کی (b) اسلام کی (c) گھر کی (d) شہر کی

۴۔ آپ ﷺ کاموں میں ہاتھ بٹاتے:
(a) ✓ گھر کے (b) سیاست کے (c) مذہب کے (d) لوگوں کے

۵۔ آپ ﷺ مدد اور مہمان نوازی کرتے:
(a) دوستوں کی (b) ✓ مسافروں کی (c) بچوں کی (d) پڑوسیوں کی

۶۔ آپ ﷺ کفالت کرتے تھے:
(a) ✓ یتیموں کی (b) امیروں کی (c) بچوں کی (d) بڑوں کی

۷۔ دشمن تک آپ ﷺ کو کہہ کر مخاطب کرتے:
(a) منصف (b) اعلیٰ و ارفع (c) ✓ صادق اور امین (d) وکیل

۸۔ کوئی کسی سے ناراض ہو جاتا تو آپ ﷺ فریقین میں کروا دیتے:
(a) ✓ صلح (b) بھائی چارہ (c) اخوت (d) دوستی

۹۔ عورتوں کے حقوق مقرر کیے ہیں:
(a) ✓ اسلام نے (b) لوگوں نے (c) مسلمانوں نے (d) بڑوں نے

۱۰۔ پُرامن معاشرے کی بنیاد رکھی:
(a) مسیحیوں نے (b) ✓ اسلام نے (c) کافروں نے (d) ہندوؤں نے

۱۱۔ مہاجرین اور انصارِ مدینہ آپس میں بن گئے:
(a) دشمن (b) ✓ بھائی بھائی (c) دوست (d) رشتہ دار

۱۲۔ دنیا کے پہلے دستور کی حیثیت رکھتا ہے:
(a) صلح حدیبیہ (b) شعب ابی طالب (c) ✓ میثاقِ مدینہ (d) میثاقِ لکھنؤ

۱۳۔ بنو مخزوم کی ایک عورت نے کی:
(a) خودکشی (b) ✓ چوری (c) چغلی (d) غیبت

۱۴۔ ایسا لفظ یا حرف جو کسی کلمے سے پہلے لگے تو اس سے ایک نیا بامعنی لفظ بن جائے، کہلاتا ہے:
(a) ✓ سابقہ (b) لاحقہ (c) مترادف (d) متضاد

۱۵۔ متضاد الفاظ کے استعمال والا درست جملہ ہے: (First Term 23)
(a) کسان کھیتوں میں ہل چلا رہا ہے۔
(b) ✓ وسیم نے میرے ہر سوال کا جواب دیا۔
(c) کامیابی سخت محنت کرنے سے ملتی ہے۔
(d) باغ میں رنگ رنگ کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔

۱۶۔ لاحقہ "ساز" سے بننے والے الفاظ کی درست فہرست ہے: (First Term 23)
(a) خیر ساز، وفا ساز، سخن ساز (b) خیر ساز، خود ساز، مال ساز
(c) جاں ساز، خانہ ساز، حیلہ ساز (d) ✓ زمانہ ساز، دم ساز، حیلہ ساز

۱۷۔ تانیث کے حوالے سے درست جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) آج میرا طبیعت کچھ ناساز ہو گئی ہے۔
(b) یہ میز کمرے کے درمیان میں پڑا ہے۔
(c) پنکھا بہت کم ہوا دے رہی ہے۔
(d) ✓ زمین اپنے مقررہ مدار میں گھوم رہی ہے۔

۱۸۔ سابقہ "نیک" سے بننے والے الفاظ کی درست فہرست ہے: (First Term 24)
(a) نیک نصیب، نیک رحم، نیک نوا (b) نیک اخلاق، نیک صاحب، نیک دل
(c) نیک مزاج، نیک سیرت، نیک زبان (d) ✓ نیک دل، نیک سیرت، نیک چلن

سبق نمبر ۴

مُلکی ترقی میں خواتین کا کردار

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سماج	معاشرہ	موجزن	لبالب، ٹھاٹھیں مارنا
فراموش	بھولنا	سربلند	سر اونچا کرنا
شانہ بشانہ	ساتھ ساتھ	سسکتی	روتی
نصف	آدھا	جذام	کوڑھ، برص
کفیل	خرچ اُٹھانا	وظائف	رقم دینا
در وا کرنا	دروازہ کھولنا	سلیقہ مندی	سگھڑپن
کارہائے نمایاں	اہم کام	شعبہ ہائے زندگی	زندگی کے معاملات
ثبت کرنا	نشان چھوڑنا	علم	جھنڈا
ادھورا	نامکمل	پیش نظر	سامنے رکھتے ہوئے
عالمی سطح پر	دنیاوی سطح پر	باہنر	ہنرمند، کارآمد
انسٹرکٹر	سکھانے والا، اُستاد	طب	علاج معالجے کا علم
اہلیہ	بیوی	عسکری	فوجی
مہلک	خطرناک	کوہ پیما	پہاڑ پر چڑھنے والے
زائد	زیادہ	شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی	صنعتی فنون کے علم کی اطلاع دینے والا شعبہ
جام شہادت	شہادت کا جام، شہید ہونا		
پروفیشنل	پیشہ ور	حوصلہ افزائی	ہمت بڑھانا
ناگفتہ بہ	بری حالت	خالقِ حقیقی	اللہ تعالیٰ
متحرک	حرکت میں	دفاعِ وطن	ملک کی حفاظت
فعال	کام کرنا	نقشِ قدم	قدموں کے نشان
عہد جدید	نیا دور	محسنوں	احسان کرنے والے
تعلیم یافتہ	پڑھی لکھی	پُرعزم	پختہ ارادہ
امور خانہ داری	گھر کے کام	تناظر	پہلو
صنعت	کارخانے	دورِ نو	نیا زمانہ
مایہ ناز	قابل فخر	ہاتھ دھونا	محروم ہونا
چسپاں کرنا	جوڑنا	صلہ	بدلہ
کم و بیش	کم اور زیادہ		

خلاصہ کسی ملک یا سماج کی ترقی کے لیے مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کے متحرک کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ خواتین کا معاشرے کے لیے فعال کردار ملک و ملت کی ترقی کا ضامن ہے۔ عہد جدید میں نت نئی ضرورتوں کی وجہ سے خواتین کے کام کرنے کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ خواتین کی نصف آبادی کو نظر انداز کر کے کوئی بھی ملک اپنی قومی ضروریات پوری نہیں کر سکتا۔ خواتین نے زندگی کے ہر میدان میں عملی کردار ادا کیا ہے۔ قیام پاکستان کی جدوجہد، صنعت و حرفت، ادب، طب، عسکری اور سماجی خدمات میں بھی خواتین نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کی چند قابل ذکر خواتین کے کارنامے درج ذیل ہیں۔

ثمینہ خیال بیگ گلگت بلتستان کی وادی شمشال میں پیدا ہوئیں۔ آپ نے صرف ۲۱ سال کی عمر میں دنیا کی سب سے بلند چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کیا اور پاکستان کی واحد، کم عمر خاتون کوہ پیما کا اعزاز حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ نے کے۔ ٹو اور دنیا کی کئی بلند و بالا چوٹیوں پر پاکستان کا جھنڈا لہرایا۔

شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ارفع کریم رندھاوا کا نام قابل ذکر ہے۔ آپ دنیا کی کم عمر ترین مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل ہونے کا اعزاز رکھتی ہیں۔ انھیں تمغائے حسن کارکردگی سے نوازا گیا مگر افسوس یہ صرف سولہ سال کی عمر میں ہی خالق حقیقی سے جا ملیں۔

مریم مختار نے پاک فضائیہ میں بطور پائلٹ کمیشن حاصل کیا۔ ۲۰۱۵ء میں آپ اپنے انسٹرکٹر کے ہمراہ معمول کی پرواز پر تھیں کہ طیارے کے انجن میں آگ لگ گئی۔ آپ دونوں پیراشوٹ سے چھلانگ لگا کر اپنی جان بچا سکتے تھے۔ مگر اس وقت طیارہ آبادی کے اوپر اُڑ رہا تھا۔ طیارہ گرنے سے کئی جانیں جا سکتی تھیں یوں یہ دونوں طیارے کو آبادی سے دور لے گئے مگر اپنی جانیں نہ بچا پائے۔ مریم مختار کو اس کارنامے پر تمغائے بسالت سے نوازا گیا۔ آپ کو پہلی شہید پائلٹ کا اعزاز حاصل ہے۔

بلقیس ایدھی نے اپنے شوہر عبدالستار ایدھی کے خدمت خلق کے مشن کو جاری رکھا۔ محترمہ کو ان کی لازوال خدمات کے صلے میں حکومت پاکستان کی جانب سے ملک کے سب سے بڑے سول اعزاز "ستارۂ امتیاز" سے نوازا گیا۔

ڈاکٹر رتھ فاؤ کا تعلق جرمنی سے تھا۔ آپ نے اپنی تمام عمر پاکستان میں کوڑھ کے مریضوں کے علاج کے لیے وقف کر دی، ڈاکٹر رتھ فاؤ نے اپنی زندگی کے ۵۰ سال خرچ کر دیے۔ ڈاکٹر رتھ فاؤ نے ۸۷ سال کی عمر پائی۔ پاکستان کی بیٹی نہ ہونے کے باوجود انھوں نے اپنے عمل اور خدمت کے سچے جذبوں سے اس ملک اور اس میں بسنے والوں سے محبت کا حق ادا کر دیا۔

ملک پاکستان کی تعمیر و ترقی کا یہ سفر اپنے عروج کو پہنچ سکتا ہے۔ اگر ہمارے ملک کی خواتین زندگی کے ہر میدان میں آگے بڑھنے میں پُرعزم ہو جائیں۔

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) آپ ملکی ترقی میں خواتین کے کردار کو کیسے دیکھتے ہیں؟

جواب: ایک خاتون کا معاشرے کے لیے متحرک اور فعال کردار ہی ملک و ملت کی ترقی کا ضامن ہوتا ہے۔ مشاہدے اور تجربے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جہاں جہاں خواتین نے مردوں کے شانہ بشانہ ملکی ترقی میں کردار ادا کیا ان معاشروں میں ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی۔

(ب) ڈاکٹر رُتھ فاؤ کا تعلق کس ملک سے تھا اور انھوں نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ڈاکٹر رُتھ فاؤ کا تعلق جرمنی سے تھا۔ انھوں نے ۲۰۱۷ء میں کراچی میں وفات پائی۔

(ج) ملکی ترقی میں خواتین کے کردار کو نظر انداز کرنے کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں؟

جواب: خواتین کی کم و بیش نصف آبادی کو نظر انداز کر کے کوئی بھی ملک یا معاشرہ اپنی قومی و سماجی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔

(د) ارفع کریم رندھاوا نے کون سا اعزاز اپنے نام کیا؟

جواب: ارفع کریم رندھاوا نے دنیا بھر میں کم عمر ترین مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل (۲۰۰۴ء) ہونے کا اعزاز اپنے نام کیا۔

(ہ) سبق میں خواتین کے کام کرنے کے حوالے سے کن شعبوں کا ذکر ہے؟ نام لکھیں۔

جواب: سبق میں خواتین کے کام کرنے کے حوالے سے ادب، صنعت و حرفت، تعلیم و طب، عسکری خدمات، انفارمیشن ٹیکنالوجی، خدمتِ خلق اور کوہ پیمائی کے شعبوں کا ذکر ہے۔

(و) ثمینہ خیال بیگ نے کیا کارنامے سرانجام دیے؟

جواب: ثمینہ خیال بیگ نے پاکستان کی واحد اور کم عمر ترین خاتون کوہ پیما ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ یہی نہیں، وہ ۲۲ر جولائی ۲۰۲۲ء کو دنیا کی دوسری بلند ترین اور خطرناک چوٹی کے۔ٹو (K-2) سر کرنے والی پہلی پاکستانی خاتون کوہ پیما بن گئیں۔

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) ایک خاتون کا معاشرے کے لیے متحرک اور فعال کردار ہی ملک و ملت کی ترقی کا:

(i) منہ بولتا ثبوت ہے (ii) مسئلہ ہے
(iii) ضامن ہے (iv) جواز ہے

(ب) شانہ بشانہ کا مطلب ہے:

(i) باری باری (ii) آگے پیچھے **(iii)** ساتھ ساتھ (iv) دائیں بائیں

(ج) خواتین نے اپنے کار ہائے نمایاں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ کوئی بھی کام کرنے کی صلاحیت میں:

(i) کسی سے آگے نہیں **(ii)** کسی سے پیچھے نہیں
(iii) کسی کے ساتھ نہیں (iv) کسی کے مقابل نہیں

(د) کاروبارِ زندگی مفلوج ہونے کے سبب صورتِ حال تھی:

(i) بہتر **(ii)** مایوس کن (iii) پُر اُمید (iv) پریشان کن

(ہ) ارفع کریم کو نوازا گیا:

(i) تمغائے بسالت سے (ii) تمغائے جرأت سے
(iii) تمغائے حُسنِ کارکردگی سے (iv) تمغائے امتیاز سے

(و) ثمینہ خیال بیگ پیدا ہوئیں:

(i) وادیِ کاغان میں (ii) وادیِ کشمیر میں
(iii) وادیِ شمشال میں (iv) وادیِ نیلم میں

۳۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

(الف) ثمینہ خیال بیگ کے کارناموں کو وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: ۱۹ر مئی ۲۰۱۳ء کو صرف اکیس سال کی عمر میں دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ (نیپال) سر کر کے ثمینہ خیال بیگ نے پاکستان کی واحد اور کم عمر ترین خاتون کوہ پیما ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ یہی نہیں، وہ ۲۲ر جولائی ۲۰۲۲ء کو دُنیا کی دوسری بلند ترین اور خطرناک چوٹی کے۔ٹو (K-2) سر کرنے والی بھی پہلی پاکستانی خاتون کوہ پیما بن گئیں۔ پاکستان کی یہ قابلِ فخر بیٹی ۲۰۱۳ء سے ۲۰۲۲ء کے درمیان "سیون سمٹ" (Seven Summits) سمیت دُنیا کی بلند و بالا چوٹیوں پر اپنے قدموں کے نشان ثبت کر چکی ہیں لیکن اُن میں سبز ہلالی پرچم کو بلندیوں پر لہرانے کا شوق کم ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ قوم وطن کی اس بیٹی کے جذبوں کو سلام پیش کرتی ہے۔

(ب) ڈاکٹر رُتھ فاؤ کون تھیں اور انھوں نے پاکستان کے لیے کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: ڈاکٹر رُتھ فاؤ جرمنی سے تعلق رکھتی تھیں۔ اُنھوں نے اپنی تمام زندگی کوڑھ کے مریضوں کا علاج کرنے میں گزار دی۔ اس مہلک مرض کے خاتمے اور دیگر طبی خدمات کے لیے ڈاکٹر رُتھ فاؤ نے اپنی زندگی کے کم و بیش ۵۰ قیمتی سال خرچ کر دیے۔ ڈاکٹر رُتھ فاؤ۔ نے ۸۷ سال کی عمر پائی۔ ۲۰۱۷ء (کراچی) میں اُن کا انتقال ہو گیا۔ اُنھوں نے جوانی سے بڑھاپے تک نصف سے زائد عمر پاکستان کے لیے وقف کر دی۔ پاکستان کی بیٹی نہ ہونے کے باوجود انھوں نے اپنے عمل اور خدمت کے سچے جذبوں سے اس ملک اور اس میں بسنے والوں سے محبت کا حق ادا کر دیا۔

۴۔ غلط فقروں کے سامنے ✗ اور درست فقروں کے سامنے ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) مرد خاندان کا کفیل نہیں ہوتا ہے۔ [✗]
(ب) خواتین کے متحرک کردار کی ضرورت کو کسی طور پر فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ [✓]
(ج) ارفع کریم نے دُنیا بھر میں کم عمر ترین کوہ پیما ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ [✗]
(د) مریم مختار پاکستان کے شہر کراچی میں پیدا ہوئیں۔ [✓]
(ہ) ڈاکٹر رُتھ فاؤ نے جذام کے خاتمے کے لیے اپنی زندگی کے کم و بیش 50 قیمتی سال خرچ کر دیے۔ [✓]

۵۔ درج ذیل عبارت پڑھ کر محاوروں کی شناخت کریں اور انھیں اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے۔

<u>ہر روز روزِ عید ہو</u> ایسا خیال کرنا <u>احمقوں کی جنت میں رہنے</u> کے مترادف ہے۔ کچھ لوگ <u>ناک پر کھی نہیں بیٹھنے دیتے</u> لیکن زندگی اُنھیں بھی <u>دن میں تارے دکھا دیتی</u> ہے۔ <u>خیالی پلاؤ پکانے</u> سے <u>کچھ ہاتھ نہیں آتا</u>۔ <u>مارے مارے پھرتے رہنے</u> سے بہتر ہے محنت کی جائے۔ کامیابی ہمیشہ محنت کرنے والوں کے <u>قدم چومتی ہے</u>۔

محاورات	جملے
ہر روز روزِ عید ہو	بچے چاہتے ہیں شہر میں میلا لگا رہے اور ہر روز روزِ عید ہو۔
احمقوں کی جنت میں رہنا	اسد کا خیال ہے وہ پڑھے بغیر افسر بن جائے گا وہ احمقوں کی جنت میں رہتا ہے۔
ناک پر کھی نہ بیٹھنے دینا	فرح کے بہت نخرے ہیں وہ تو ناک پر کھی نہیں بیٹھنے دیتی۔
دن میں تارے دکھانا	میرا سر دیوار سے اتنی زور سے ٹکرایا کہ دن میں تارے نظر آنے لگے۔
خیالی پلاؤ پکانا	عدنان عملی طور پر کچھ نہیں کرتا بس خیالی پلاؤ پکاتا رہتا ہے۔
کچھ ہاتھ نہ آنا	لالچ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں لالچی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔
مارے مارے پھرنا	اسلم نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھر رہا ہے۔
قدم چومنا	محنت کرنے والوں کو پھل ضرور ملتا ہے کامیابی ایک دن ان کے قدم ضرور چومتی ہے۔

۶۔ کسی مستند لغت کی مدد سے درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر ان کا تلفظ واضح کریں۔
(حصول۔ ترقی۔ رہائش۔ ملازمت۔ رسوم۔ نسبت۔ تعاون۔ آزمائش۔ تکمیل۔ امر)

حُصُوْل	تَرَقّی	رِہَائِش	مُلَازَمَت	رُسُوْم
نِسْبَت	تَعَاوُن	آزْمَائِش	تَکْمِیْل	اَمْر

۷۔ کالم: الف اور کالم: ب کے متضاد الفاظ کو ملائیے۔

جواب:

کالم: الف	کالم: ب
دُور	جاہل
عالم	زَن
عُروج	مغلوب
مرد	نزدیک
غالب	زوال

۸۔ سبق میں دیے گئے مشکل الفاظ کے معانی لغت سے تلاش کر کے اپنی کاپیوں میں لکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
متحرک	حرکت میں، جاری	تعمیر	بنانا، مرمت کرنا
مفلوج	ناکارہ	خالقِ حقیقی	اللہ تعالیٰ
دوشیزہ	لڑکی	سنگِ میل	نشانِ منزل

۹۔ مندرجہ ذیل مرکب جملوں کو مفرد جملوں میں تبدیل کریں۔

جواب:

مرکب جملے	مفرد جملے
• علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان بنانے کا خواب دیکھا اور قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس خواب کی تعبیر کی۔	علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان بنانے کا خواب دیکھا۔
• میں نے چائے پی لی ہے مگر مجھے چائے بنانی نہیں آتی۔	میں نے چائے پی لی ہے۔
• سورج دن کے وقت طلوع ہوتا ہے اور چاند رات کو اپنی کرنیں بکھیرتا ہے۔	سورج دن کے وقت طلوع ہوتا ہے۔

سوچیں اور بتائیں

• ملکی تعمیر و ترقی میں خواتین کیا کردار ادا کر سکتی ہیں؟

جواب: ملکی تعمیر و ترقی میں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ فعال کردار ادا کر سکتی ہیں۔

• خواتین کے کام سے متعلق چند معروف شعبوں کے نام بتائیں۔

جواب: تعلیم، طب، ادب، انجینئر، پائلٹ، فوج، پولیس اور صنعت و حرفت۔

ٹھہریں اور بتائیں

• خواتین کو نظر انداز کرنے سے کیا نقصان ہو سکتا ہے؟

جواب: خواتین کو نظر انداز کرنے سے کوئی بھی ملک اپنی قومی و سماجی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔

• پاکستان کی کس بیٹی کو تمغائے حسنِ کارکردگی سے نوازا گیا؟

جواب: پاکستان کی بیٹی ارفع کریم رندھاوا کو تمغائے حسنِ کارکردگی سے نوازا گیا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وار امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے مطابق پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۹۶۰ء کے قریب پاکستان میں جذام (کوڑھ) کا مرض تیزی سے پھیل رہا تھا۔ اس مرض میں مریض کا جسم گل سڑ کر ٹکڑوں کی شکل میں الگ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کوڑھ کے اس مرض میں مبتلا لوگوں کے جسموں میں پیپ پڑنے سے ناقابلِ برداشت بدبُو کا احساس ہوتا ہے۔ ماضی میں لوگ اس بیماری کو اللہ کا عذاب گردانتے ہوئے مریضوں کو گھر سے دُور الگ بستیوں میں چھوڑ دیتے اور پلٹ کر خبر نہ لیتے تھے۔ ایسے حالات میں انسانی خدمت سے سرشار ایک جرمن نژاد دوشیزہ ڈاکٹر رُتھ فاؤ کو چند دنوں کے لیے کراچی میں قیام کا موقع ملا۔ انھیں اپنی ایک دوست کی مدد سے کوڑھ کے مریضوں کی ناگفتہ بہ حالت کا علم ہوا تو انھوں نے اپنی تمام عمر ان مریضوں کے علاج کے لیے وقف کر دی۔ ۱۹۹۶ء میں عالمی ادارۂ صحت نے پاکستان میں جذام (کوڑھ) کے مرض کو قابو میں قرار دیا۔

۱۔ ۱۹۶۰ء میں جذام کا مرض تیزی سے پھیل رہا تھا:
(a) پاکستان میں (b) جرمنی میں (c) ترکی میں (d) امریکا میں

۲۔ جذام کے مرض میں جسم میں پڑ جاتی ہے:
(a) کھجلی **(b)** پیپ (c) خارش (d) الرجی

۳۔ عالمی ادارۂ صحت نے پاکستان میں جذام کے مرض کو قابو میں قرار دیا:
(a) ۲۰۰۰ء میں **(b)** ۱۹۹۶ء میں (c) ۱۹۷۰ء میں (d) ۲۰۲۱ء میں

۴۔ "عُروج" کا متضاد ہے:
(a) شہرت (b) بلندی (c) پستی **(d)** زوال

۵۔ "رسوم" کا درست تلفظ ہے:
(a) رُسُوم (b) رِسُوم (c) رَسُوم (d) رَسْوم

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ دنیا میں خواتین کی آبادی کم و بیش مشتمل ہے:
(a) نصف (b) نصف سے کم
(c) نصف سے زیادہ (d) ایک تہائی

۲۔ کم عمر ترین مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل کا اعزاز حاصل کیا:
(a) مریم مختار نے (b) ثمینہ خیال بیگ نے
(c) ارفع کریم نے (d) ڈاکٹر رُتھ فاؤ نے

۳۔ انسان کی فطری خواہش ہے:
(a) بلندی کو چھونا (b) دولت کا حصول
(c) ملازمت (d) عزت

۴۔ دنیا کی بلند ترین چوٹی ہے:
(a) کے۔ٹو **(b)** ماؤنٹ ایورسٹ
(c) نانگا پربت (d) ہمالیہ

۵۔ ماؤنٹ ایورسٹ واقع ہے:
(a) پاکستان میں **(b)** نیپال میں (c) جرمنی میں (d) چین میں

۶۔ مریم مختار کے والد تھے:
(a) پولیس انسپکٹر (b) ڈاکٹر **(c)** فوجی افسر (d) انجینئر

۷۔ مریم مختار کے دل میں بچپن ہی سے موجزن تھا:

(a) دفاعِ وطن کا جذبہ (b) تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ
(c) پائلٹ بننے کا جذبہ (d) پولیس میں جانے کا جذبہ

۸۔ جذام کا مرض پاکستان میں پھیل رہا تھا:

(a) ۱۹۵۰ء میں **(b)** ۱۹۶۰ء میں (c) ۱۹۷۰ء میں (d) ۱۹۸۰ء میں

۹۔ مریض کا جسم گل سڑ کر ٹکڑوں کی شکل میں الگ ہونا شروع ہو جاتا ہے:

(a) جذام میں (b) ٹی بی میں (c) کینسر میں (d) ہیپاٹائٹس میں

۱۰۔ ماضی میں لوگ اللہ کا عذاب گردانتے تھے:

(a) سمندری طوفان کو **(b)** جذام کو (c) زلزلے کو (d) سیلاب کو

۱۱۔ مریم مختار کو ان کی خدمات کے صلے میں نوازا گیا:

(a) تمغائے بسالت سے (b) ستارۂ امتیاز سے
(c) ستارۂ بسالت سے (d) نوبل انعام سے

۱۲۔ جنیس ایدھی کو حکومتِ پاکستان نے اعزاز دیا:

(a) ستارۂ جرأت (b) نشانِ حیدر **(c)** ستارۂ امتیاز (d) نوبل انعام

۱۳۔ ارفع کریم کا شعبہ تھا:

(a) خدمتِ خلق **(b)** انفارمیشن ٹیکنالوجی
(c) فوج (d) کوہ پیما

۱۴۔ کوہ پیما سے کیا مراد ہے؟

(a) جہاز بنانے والا (b) عمارات بنانے والا
(c) پہاڑوں پر چڑھنے والا (d) پہاڑ کی بلندی ناپنے والا

۱۵۔ ہم مائیں، ہم بہنیں، ہم بیٹیاں قوموں کی ہم سے ہے:

(a) عزت (b) برکت (c) رحمت (d) ترقی

۱۶۔ متضاد الفاظ کے استعمال والا درست جملہ ہے: (First Term 23)

(a) امانت میں خیانت نہیں دیانت کرنی چاہیے۔
(b) وسیم روزانہ باغ میں سیر کو جاتا ہے۔
(c) ہمیں کسی کو تکلیف نہیں دینی چاہیے۔
(d) پرندے فضا میں اُڑ رہے ہیں۔

۱۷۔ مضمون کے عناصر والی ترتیب وار درست فہرست ہے: (First Term 23)

(a) تعارف، نتیجہ کلام، نفسِ مضمون، تمہید **(b)** عنوان، تمہید، نفسِ مضمون، نتیجہ کلام
(c) نتیجہ کلام، عنوان، نفسِ مضمون، تمہید (d) نفسِ مضمون، عنوان، تمہید، نتیجہ کلام

۱۸۔ درج ذیل میں سے مرکب جملہ ہے: (Final Term 23)

(a) باسط اور حبیب سکول کا کام کر چکے ہیں۔
(b) باسط نے حبیب کو سکول کا کام کروایا۔
(c) باسط آیا تو حبیب کام مکمل کر چکا تھا۔ (d) حبیب نے خود ہی اپنا مکمل کام کرلیا۔

۱۹۔ "رضا نے دن رات محنت کی اور کامیاب و کامران ہوا" ۔اس جملے میں متضاد الفاظ ہیں: (First Term 24)

(a) کامیاب، کامران **(b)** دن، رات
(c) محنت، کامیاب (d) رات، محنت

۲۰۔ درج ذیل میں سے مرکب جملہ ہے: (First Term 24)

(a) میں علی کے ساتھ بازار جاؤں گا۔
(b) میں اور علی بازار سے چیزیں خریدیں گے۔
(c) اگر علی آیا تو ہم بازار جائیں گے۔ (d) ہم بازار سے جلدی واپس آجائیں گے۔

سبق نمبر ۵

ٹریفک کے قوانین اور ہماری ذمہ داریاں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فرمائش	خواہش	براجمان	بیٹھے ہوئے
مقامات	جگہیں	معروف	مشہور، نام ور
بے تابی	بے صبری	دھیمی	ہلکی، آہستہ
تقاضا	مانگ	احتیاطاً	دھیان میں رکھتے ہوئے
روشن	چمکتا، منور	رش	ہجوم، بھیڑ
مناسب	بہتر	ایمبولینس	مریضوں کی گاڑی
رینگ رینگ کر چلنا	آہستہ آہستہ چلنا	دل دہلانا	خوف زدہ کرنا
ٹریفک	گاڑیاں	سائرن	ہارن
پھنسی	رُکی ہوئی	فٹ پاتھ	پیدل چلنے کی جگہ
جہالت	کم علمی	خلاف ورزی	قانون توڑنا
قانون	اصول، ضوابط	نصب	چسپاں، جڑنا
گلہ	شکوہ، شکایت	آگاہ	واقف
انتباہی	خبردار کرنا	زیبرا کراسنگ	سڑک پار کرنے کی جگہ
لائنیں	لکیریں	انڈر پاس	زیریں گزرگاہ
زیریں	نیچے	کرتب	تماشا
گزرگاہ	راستہ	ون ویلنگ	ایک پہیے پر موٹر سائیکل چلانا
اونچائی	بلندی	جرم	غلط کام
غیرقانونی	قانون کے خلاف	من چلوں	من مانی کرنے والوں
ارتکاب	سرزد	قابلِ رشک	قابلِ فخر
تفریح گاہ	سیر کی جگہ، باغ	بہار	رونق
تمتماتا	چمکنا	مثلث	تین کونوں والی شکل
ٹائر	پہیا	منچلے	کھلنڈرے
کی مناسبت سے	حوالے سے		

خلاصہ ۱۴ راگست کے دن بچوں نے اپنے والد صاحب سے لاہور کے مختلف مقامات کی سیر کی فرمائش کی۔ابا جان نے دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر آرام کے وقفے کے بعد سیر پر چلنے کی رضامندی ظاہر کی۔ بچے گاڑی میں سوار ہو گئے۔ ابا جان ڈرائیونگ کر رہے تھے۔لاہور کی معروف سڑک پر آگے چوک تھا۔سبز بتی جل رہی تھی۔مگر جیسے ہی وہ چوک کے قریب پہنچے سبز بتی بجھ گئی اور پیلی بتی روشن ہوگئی۔ ابا جان نے گاڑی روک دی اور بولے پیلی بتی دراصل یہ بتاتی ہے کہ سرخ بتی جلنے والی ہے اس لیے احتیاط کرنی چاہیے ایسے وقت میں چوک پار کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ سبز بتی جلنے پر سفر دوبارہ شروع ہو گیا۔آگے ٹریفک کا رش زیادہ تھا۔ گاڑیاں آہستہ آہستہ رینگ رہی تھیں۔ گاڑیوں والے ہارن پہ ہارن بجا رہے تھے۔ جیسے ہارن دینے سے راستہ کھل جائے گا۔ٹریفک میں پھنسی دو ایمبولینسوں کے سائرن دل دہلا رہے تھے۔ پتا نہیں مریضوں کی کیا حالت ہوگی۔ ہسپتال قریب ہی تھا۔اس کے باہر بھی ایک اشارہ لگا تھا جس کا مطلب تھا یہاں ہارن بجانا منع ہے۔ مگر بہت سے لوگ اس جگہ بھی ہارن بجا رہے تھے۔ابا جان بولے فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ ریڑھی والے فٹ پاتھ پر ریڑھیاں کھڑی کر دیتے ہیں جس سے پیدل چلنے کی جگہ نہیں رہتی۔ جب قانون حرکت میں آتا ہے اور ریڑھیاں ہٹائی جاتی ہیں تو یہ لوگ گلہ کرتے ہیں مگر خود ذمہ دار شہری نہیں بنتے۔

سڑک پر ایک سکول نظر آیا۔ اس کے باہر بھی ایک اشارہ موجود تھا۔ ابا جان نے بتایا کہ یہ انتباہی اشارہ ہے جس کا مطلب ہے گاڑی آہستہ چلائیں آگے سکول ہے۔ ابا جان نے مزید بتایا کہ سڑک کے کنارے پر بنے ہوئے کچھ نشانات گول، کچھ مثلث اور کچھ دیگر اشکال کے ہوتے ہیں اُن پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلث کے اندر بنے ہوئے نشانات کا مقصد خطرے سے آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ کچھ نشانات معلومات کی فراہمی کے لیے ہیں۔ سڑک پر بنی ہوئی سفید اور سیاہ لائنوں کو زیبرا کراسنگ کہتے ہیں۔ یہ سڑک پار کرنے کی جگہ ہے ان کی گاڑی انڈر پاس سے گزری تو ابا جان نے بتایا کہ "15'8" کا مطلب ہے انڈر پاس مقررہ اونچائی سے کم اونچائی والی گاڑیوں کے گزرنے کے لیے ہے۔ اس سے زیادہ اونچائی رکھنے والے ٹرک یہاں سے نہیں گزر سکتے یعنی انڈر پاس کی اونچائی پندرہ فٹ آٹھ انچ ہے۔ سفر جاری تھا کہ ابا جان کو گاڑی کی رفتار ایک دم آہستہ کرنی پڑی۔ اُن کے سامنے چند نوجوان موٹر سائیکلوں کا اگلا ٹائر اُٹھا کر سڑک پر ون ویلنگ کے کرتب دکھا رہے تھے۔ ابا جان نے کہا "ون ویلنگ ایک قابلِ سزا جرم ہے کیوں کہ یہ جان کے خطرے کا باعث بنتی ہے۔" سڑک کے قریب اشارے پر ہوائی جہاز بنا ہو تو اس کا مطلب ہے کہ کچھ دور آگے ایئرپورٹ ہے۔ بچے تفریح گاہ پہنچ گئے۔ ابا جان نے پارکنگ میں گاڑی روکی۔ آج یومِ آزادی تھا اور اسی حوالے سے پارک کو سجایا گیا تھا۔ ہر طرف سبز ہلالی پرچموں کی بہار تھی۔ ہر چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔

حل مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) بچے کس دن سیر کے لیے گئے؟

جواب: بچے ۱۴ راگست کے دن سیر کے لیے گئے۔

(ب) پیلے رنگ کی بتی کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

جواب: ٹریفک کی (پیلی بتی) زرد رنگ کی بتی دراصل یہ بتاتی ہے کہ کسی بھی وقت سُرخ بتی جل سکتی ہے لہٰذا ہمیں احتیاط کرنی چاہیے اور مناسب یہی ہوتا ہے کہ ہم رُک جائیں۔

(ج) ٹریفک کے اشارے کیوں بنائے جاتے ہیں؟

جواب: ٹریفک کے اشارے عوام کی بہتری کے لیے بنائے جاتے ہیں تاکہ وہ حادثات سے بچ سکیں۔

(د) اگر ہم ٹریفک کے قوانین پر عمل نہیں کریں گے تو کیا ہوگا؟

جواب: اگر ہم ٹریفک کے قوانین پر عمل نہیں کریں گے تو حادثات ہوں گے جن میں جانی اور مالی نقصان ہو سکتا ہے۔

(ہ) ہسپتال کے نزدیک ہارن بجانا کیوں منع ہے؟

جواب: ہسپتال کے نزدیک ہارن بجانا اس لیے منع ہے کیوں کہ ہارن کا شور مریضوں کی صحت پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔

(و) فٹ پاتھ کس لیے بنائے جاتے ہیں؟

جواب: فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کے لیے بنائے جاتے ہیں تاکہ وہ سڑک پر نہ چلیں اور حادثات سے محفوظ رہیں۔

(ز) زیبرا کراسنگ کا کیا مقصد ہے؟

جواب: زیبرا کراسنگ لوگوں کے پیدل سڑک پار کرنے کی جگہ ہے۔

۲۔ سبق کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) بچوں نے سیر کروانے کی فرمائش کی:

(i) والدہ سے **(ii)** والد سے (iii) چچا سے (iv) ماموں سے

(ب) دلہن کی طرح سجایا گیا تھا:

(i) گلیوں کو (ii) راستے کو **(iii)** شہر بھر کو (iv) گھروں کو

(ج) ٹریفک بتیوں کی تعداد ہوتی ہے:

(i) تین (ii) چار (iii) پانچ (iv) بہت سی

(د) مثلث کے اندر بنے ٹریفک کے نشان کا مقصد ہے:

(i) لازمی عمل کریں **(ii)** خطرے سے آگاہ رہیں
(iii) معلومات دینا (iv) ٹریفک روکنا

(ہ) پیدل سڑک پار کرنے والوں کے لیے سڑک پر بنے نشان کو کہتے ہیں:

(i) اشارے **(ii)** زیبرا کراسنگ (iii) بتیاں (iv) لائنیں

۳۔ دیے گئے الفاظ کو استعمال کر کے مرکب جملے بنائیں۔

جواب:

الفاظ	مرکب جملے
حادثہ، روک تھام، لیکن	ٹریفک کے اشارے حادثات کی روک تھام کے لیے ہیں لیکن لوگ ان پر عمل نہیں کرتے۔
قانون، اصول، اور	قانون پر عمل کرنا ہماری ذمہ داری ہے اور اصول ہی ہمیں منظم بناتے ہیں۔
معلومات، سیر، مگر	مختلف مقامات کی سیر کرنے سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے مگر وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔
مثلث، دائرہ، اگر	مثلث اور دائرے میں بھی کچھ اشارے بنائے جاتے ہیں اگر ہم ان کو سمجھ لیں تو اچھا ہے۔
مقررہ، خلاف ورزی، ضرور	ڈرائیور نے مقررہ جگہ پر گاڑی پارک کی اگر وہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتا تو اسے ضرور سزا ملتی۔

۴۔ غلط فقروں کے سامنے ✗ اور درست فقروں کے سامنے ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) سبز بتی پر گاڑیاں رُک جاتی ہیں۔ [✗]
(ب) زیبرا کراسنگ پر سے پیدل سڑک پار کی جاسکتی ہے۔ [✓]
(ج) سکول کے قریب گاڑی آہستہ چلانی چاہیے۔ [✓]
(د) بیلی کاپٹر کا نشان بتاتا ہے کہ ایئرپورٹ قریب ہے۔ [✗]
(ہ) انڈر پاس پر اُس کی چوڑائی لکھی گئی ہوتی ہے۔ [✗]
(و) فٹ پاتھ ریڑھیاں کھڑی کرنے کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ [✗]

۵۔ سبق پڑھیں اور رائے دیں کہ لوگ کیوں ٹریفک قوانین کی پروا نہیں کرتے۔

جواب: لوگ ٹریفک قوانین پر اس لیے عمل نہیں کرتے کہ آج کے دور میں لوگوں میں صبر اور برداشت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ چوں کہ ٹریفک کے اشاروں پر عمل کرتے ہوئے کچھ دیر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جب انھیں کسی مقام پر پہنچنے کی جلدی ہوتی ہے تو وہ ٹریفک قوانین کی پروا نہیں کرتے۔ یوں حادثات رونما ہوتے ہیں۔ لہٰذا اپنی منزل تک کبھی نہ پہنچنے سے بہتر ہے کہ ٹریفک قوانین پر عمل کر کے کچھ دیر بعد اپنے مقام پر پہنچا جائے۔

۶۔ درست تلفظ ظاہر کرنے کے لیے اعراب لگائیں اور تلفظ بھی لکھیں۔

(فرمائش۔ دوپہر۔ براجمان۔ دھیمی۔ مثلث)

فَرْمَائِش دوپَہَر بِراجَمان دھِیمی مُثَلَّث

تلفظ: فَر۔ما۔ئِش ، دو۔پہر ، ب۔را۔ج۔ما۔ن
دھ۔ی۔می ، مُ۔ثل۔لث

۷۔ حروفِ علت اور حروفِ تاکید کی تعریفوں اور مثالوں کی روشنی میں دو دو ایسے جملے لکھیں جن میں حروفِ علت اور حروفِ تاکید شامل ہوں۔

حروفِ علت کے جملے:

(۱) وہ بیمار ہو گیا کیوں کہ وہ رات کو سوتا نہیں تھا۔

(۲) اسلم کھیلنے نہیں آیا تاکہ امتحان کی تیاری کر سکے۔

حروفِ تاکید کے جملے:

(۱) میں مری سیر کرنے ضرور جاؤں گا۔ (۲) آج میں نے ہرگز کھیلنے نہیں جانا۔

۸۔ ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کے نام سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے درخواست لکھیے۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ہائی سکول باغبان پورہ، لاہور

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرے والد صاحب محکمہ ریلوے میں سرکاری ملازم ہیں۔ پچھلے ہفتے سے ان کا تبادلہ ساہیوال ہو گیا ہے۔ گھر کے تمام افراد وہاں منتقل ہو رہے ہیں۔ یہاں میرے لیے اکیلے رہ کر تعلیم جاری رکھنا ممکن نہیں۔ براہِ مہربانی مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ عطا فرمائیں تاکہ میں ساہیوال کے کسی سکول میں داخلہ لے کر تعلیم جاری رکھ سکوں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار

محمد عثمان

جماعت ہفتم

رول نمبر (۱۵)

۱۰ ستمبر ۲۰۔۔

۹۔ دیے گئے خاکے کی مدد سے کہانی لکھیے۔ کہانی کا اخلاقی سبق / نتیجہ بھی تحریر کریں۔

کسی ندی کے کنارے اُونٹ اور گیدڑ کی دوستی ہو جانا۔۔۔۔۔۔ اُونٹ کا روز ندی پار جانا۔۔۔۔۔ گیدڑ کا سوچنا۔۔۔۔۔ اُونٹ سے پوچھنا۔۔۔۔ ندی کے پار خربوزے کے کھیتوں کا بتانا۔۔۔۔ گیدڑ کے دل میں لالچ آنا۔۔۔۔۔ اُونٹ کی منت کرنا۔۔۔۔۔ اُونٹ کا گیدڑ کو اپنے اُوپر سوار کر کے ندی پار کرانا۔۔۔۔۔۔ گیدڑ کا خربوزے کھا کر شور مچانا۔۔۔۔ کھیت کے مالک کا آنا۔۔۔۔۔ گیدڑ کا چھپ جانا۔۔۔۔۔ اُونٹ کی پٹائی ہونا۔۔۔۔۔ واپسی پر اُونٹ کا ندی میں بیٹھ جانا۔۔۔۔۔ گیدڑ کا ندی میں ڈوب جانا۔

اخلاقی سبق / نتیجہ: ------------------

کہانی

اُونٹ اور گیدڑ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی ندی کے کنارے اُونٹ اور گیدڑ کی آپس میں دوستی ہو گئی۔ اُونٹ کو تیرنا آتا تھا۔ وہ روز ندی پار کر کے دوسری طرف جاتا۔ وہاں خربوزے کے کھیت تھے۔ اُونٹ بھی خربوزے کھاتا۔ اس نے یہ بات گیدڑ کو بتائی تو گیدڑ کا بھی دل للچانے لگا۔ اُس نے اُونٹ کی منت سماجت کی کہ کسی طرح اُسے بھی خربوزے کے کھیتوں میں لے جائے۔ اُونٹ نے کہا ٹھیک ہے میری پیٹھ پر سوار ہو جاؤ۔ گیدڑ اُونٹ کی پیٹھ پر سوار ہو گیا اور دونوں ندی پار کر کے خربوزوں کے کھیت میں گھس گئے۔ گیدڑ نے خربوزے کھا کر شور مچانا شروع کر دیا۔ اُونٹ نے کہا چپ رہو ورنہ کھیتوں کا مالک آ جائے گا۔ مگر گیدڑ نہ مانا۔ آوازیں سُن کر کھیت کا مالک آ گیا۔ گیدڑ اُسے دیکھ کر کھیت کے اندر چھپ گیا جب کہ اُونٹ کہیں نہ چھپ سکا۔ مالک نے ڈنڈوں سے اُونٹ کی خوب پٹائی کی۔ واپسی پر گیدڑ اُونٹ کی پیٹھ پر بیٹھ گیا۔ اُونٹ کو گیدڑ کے شور مچانے پر بہت غصہ تھا۔ وہ ندی کے بیچ میں زمین پر بیٹھ گیا یوں گیدڑ ندی میں ڈوب گیا اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

اخلاقی سبق / نتیجہ: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

سوچیں اور بتائیں

- ٹریفک کے قوانین کیوں بنائے جاتے ہیں؟

جواب: ٹریفک کے قوانین عوام کی فلاح و بہبود کے لیے بنائے جاتے ہیں۔

- ٹریفک کے قوانین پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: ٹریفک کے قوانین پر عمل کر کے ہم ٹریفک حادثات سے بچ سکتے ہیں۔

- پیدل سڑک کب اور کہاں سے پار کرنی چاہیے؟

جواب: جب اشارہ ٹریفک کے گزرنے کے لیے بند ہو اس وقت زیبرا کراسنگ سے پیدل سڑک پار کرنی چاہیے۔

ٹھہریں اور بتائیں

- فٹ پاتھ بنانے کا کیا مقصد ہوتا ہے؟

جواب: فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کے لیے بنائے جاتے ہیں۔

- مثلث کے اندر والے نشان کیا بتاتے ہیں؟

جواب: مثلث کے اندر والے نشان کسی خطرے کی نشان دہی کرتے ہیں۔

- کن نشانات پر عمل کرنا لازمی ہوتا ہے؟

جواب: سڑک کے کناروں پر جو نشانات دائروں کے اندر بنے ہوتے ہیں اُن پر عمل کرنا لازمی ہوتا ہے۔

- زیبرا کراسنگ کا نشان کیا ظاہر کرتا ہے؟

جواب: زیبرا کراسنگ کا نشان یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ لوگوں کے پیدل سڑک پار کرنے کی جگہ ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

فہد، انیلا اور ناصر شاید کچھ اور بھی پوچھتے لیکن اب وہ تفریح گاہ کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ ماما جان نے مقررہ جگہ پر گاڑی پارک کی اور سب گاڑی سے اُتر کر تفریح گاہ کے اندر داخل ہو گئے۔ بچوں کا جوش و جذبہ قابلِ رشک تھا۔ پارک کو آج یومِ آزادی کے حوالے سے خاص طور پر سجایا گیا تھا۔ ہر طرف سبز ہلالی پرچموں کی بہار تھی۔ ہر چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔

۱۔ ماما جان نے گاڑی پارک کی:
(a) ✓ مقررہ جگہ (b) سڑک پر (c) پارکنگ میں (d) غلط جگہ

۲۔ سب داخل ہو گئے:
(a) ✓ تفریح گاہ میں (b) عجائب گھر میں (c) مسجد میں (d) قلعے میں

۳۔ بچوں کا جوش و جذبہ تھا:
(a) قابلِ غور (b) قابلِ توجہ (c) ✓ قابلِ رشک (d) قابلِ ستائش

۴۔ بہار کا متضاد ہے:
(a) ✓ خزاں (b) سردی (c) گرمی (d) برسات

۵۔ درج ذیل میں سے حروفِ تاکید ہے:
(a) ✓ کبھی نہیں (b) اُف (c) آہ (d) واہ

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ پیدل چلنے والوں کے لیے بنائے جاتے ہیں:
(a) ✓ فٹ پاتھ (b) بریکر (c) انڈر پاس (d) اشارے

۲۔ دائروں کے اندر بنے ہوئے نشانات پر عمل کرنا ہوتا ہے:
(a) غیر ضروری (b) ✓ ضروری (c) غیر اہم (d) غیر یقینی

۳۔ خطرے سے آگاہ کرنے والے نشان، اندر بنے ہوتے ہیں:
(a) ✓ مثلث کے (b) دائرے کے (c) مستطیل کے (d) مربعے کے

۴۔ زیبرا کراسنگ کی لائنیں رنگوں سے بنی ہوتی ہیں:
(a) سرخ اور سبز (b) ✓ سفید اور سیاہ (c) نیلی اور پیلی (d) سفید اور سرخ

۵۔ انڈر پاس سے مراد ہے:
(a) اونچا پُل (b) ✓ زیرِ یں گزرگاہ (c) پٹڑی (d) فٹ پاتھ

۶۔ موٹر سائیکل والے اگلا ٹائر اُٹھا کر کرتے ہیں:
(a) ✓ ون ویلنگ (b) سڑک کراس (c) تجربہ (d) کرتب

۷۔ ایک قابلِ سزا جرم ہے:
(a) سڑک پار کرنا (b) ✓ ون ویلنگ (c) ہارن بجانا (d) گاڑی آہستہ چلانا

۸۔ "چالاک لومڑی جب انگوروں تک رسائی نہ پا سکی تو انگوروں کو ہی کھٹا کہہ کر چلتی بنی۔" یہ تحریر کہانی کا ہے: (First Term 23)
(a) نفسِ مضمون (b) مکالمہ (c) ✓ انجام (d) آغاز

۹۔ "برسوں پہلے کی بات ہے اس جنگل میں ایک لکڑہارا رہتا تھا۔ جس کی گزر بسر مشکل سے ہوتی تھی۔" یہ تحریر کہانی کا ہے: (First Term 23)
(a) نتیجہ (b) انجام (c) ✓ آغاز (d) نفسِ مضمون

۱۰۔ "اگر تم متحد رہو گے تو کبھی نقصان نہیں اُٹھاؤ گے۔" یہ الفاظ کہانی کے عنصر کو ظاہر کرتے ہیں: (First Term 23)
(a) آغاز (b) ✓ اختتام (c) تمہید (d) پلاٹ

۱۱۔ حرفِ تاکید کے استعمال والا جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) بچے ناشتا کر کے دوبارہ سو گئے۔ (b) ✓ میں تمہارے گھر کبھی نہیں آؤں گا۔
(c) گیدڑ خربوزے کھا کر شور مچانے لگا۔ (d) آج ہم نے چائے اور بسکٹ کھائے۔

☆ نثر پارہ غور سے پڑھیں اور پوچھے جانے والے سوالات کے جواب بتائیں۔ (Second Term 23)

ایک سقے (ماشکی) کے پاس گدھا تھا۔ وہ ہر وقت اس پر پانی ڈھوتا رہتا تھا۔ زیادہ کام لینے سے وہ گدھا خوراک کی کمی سے لاغر ہو گیا تھا۔ بھاری بوجھ اٹھانے کی وجہ سے جب اس کی کمر زخمی ہو گئی تو وہ اپنی موت کا خواہاں ہوا۔ اسے خوراک میں خشک گھاس بھی میسر نہ تھی۔ شاہی اصطبل کا داروغہ اس سقے کا دوست تھا۔ اس نے سقے سے گدھے کی کمزوری اور کاہلی کا سبب دریافت کیا۔ اس نے اسے بتایا کہ کام کی زیادتی اور خوراک کی کمی کی وجہ سے گدھے کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ اس داروغہ نے اسے کہا کہ اس گدھے کو چند دنوں کے لیے شاہی اصطبل بھجوا دو۔ میں اسے خوراک کھلا کر تن درست و توانا کر دوں گا۔ سقے نے ایسا ہی کیا۔ گدھا شاہی اصطبل میں آ گیا۔ اس نے ہر جانب عربی نسل کے گھوڑے دیکھے۔ ساز و سامان، عمدہ خوراک، صاف ستھرا ماحول گھاس جو بروقت حاضر۔ اس نے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا اے پروردگار! میں بھی تیری مخلوق اور یہ گھوڑے بھی تیری مخلوق، مگر ہم میں اتنا فرق کیوں؟ اچانک اس نے طبلِ جنگ سنا۔ گھوڑوں پر زینیں کسی گئیں۔ سواران پر بیٹھے، میدانِ جنگ میں چلے گئے۔ وہاں کچھ تو مارے گئے کچھ زخمی حالت میں واپس آئے۔ جہاں ان کی تیمارداری ہوتی اور وہ درد سے کراہتے تھے۔ گدھے نے جب ان گھوڑوں کی یہ حالت اور تکلیف دیکھی تو آسمان کی طرف منہ کر کے بولا: "اے اللہ! میں اپنے حال پہ خوش ہوں۔ میں اس سرو سامانی کو ان زخموں کی تکلیف کی وجہ سے سلام کرتا ہوں۔"

۱۔ اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: دوسروں کو راحت میں دیکھ کر اپنی حالت پر خدا سے شکوہ کسی طور پر درست نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

۲۔ گدھے کو کیا بیماری لاحق ہوئی؟

جواب: کام کی زیادتی کی وجہ سے وہ لاغر اور سست ہو گیا تھا اور اس کی کمر بھی زخمی ہو گئی تھی۔

۳۔ اصطبل سے کیا مراد ہے؟

جواب: اصطبل سے مراد گھوڑوں کے باندھنے کی جگہ ہے۔

۴۔ ماشکی اپنے گدھے سے کیا کام لیتا تھا؟

جواب: ماشکی ہر وقت اپنے گدھے پر پانی ڈھوتا رہتا تھا۔

۵۔ گدھا کس کی وجہ سے لاغر ہو گیا تھا؟

جواب: زیادہ کام لینے اور خوراک کی کمی کی وجہ سے گدھا لاغر ہو گیا تھا۔

سبق نمبر ۶

وطن کے لیے۔۔۔

(احمد ندیم قاسمی)

خلاصہ یہ ایک دعائیہ نظم ہے جس میں شاعر نے پاکستان کی ترقی و خوش حالی کے لیے دُعا کی ہے کہ اے خدا! میرے وطن میں ہمیشہ خوش حالی رہے۔ یہاں ہمیشہ امن کی بہار رہے اور اس کو کبھی زوال نہ ہو۔ یہاں کے کھیت، کھلیان، باغات اور وادیاں ہمیشہ سرسبز و شاداب رہیں۔ اس ملک میں ایسی گھنائیں بارش بن کر برسیں جن سے فصلیں لہلہانے لگیں اور بنجر زمین پر بھی ہریالی چھا جائے۔ ہمارے وطن کا پرچم ہمیشہ سربلند رہے۔ اس کا حسن کبھی ماند نہ پڑے۔ یہاں اسلامی تہذیب و تمدن کا بول بالا ہو۔ لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔ یہاں کوئی بھی فرد مصیبت زدہ نہ ہو۔ ہمارا ملک اس قدر ترقی کرے کہ بنیادی ضروریات اور سہولیات ہر فرد کو میسر ہوں۔ کوئی ایک فرد بھی تکلیف میں مبتلا نہ ہو۔ اے اللہ! میرے وطن کو وہ دوام عطا فرما جس کی کہیں مثال نہ ملے۔

مرکزی خیال اللہ تعالیٰ ہمارے وطن کو سرسبز و شاداب اور ترقی یافتہ بنا دے۔ اسے دنیا میں عزت و وقار عطا فرمائے۔ ہمارے وطن کے لوگ اتنے تہذیب یافتہ، تعلیم یافتہ اور ہنرمند ہوں کہ دنیا میں اس کی کوئی مثال نہ ملے۔

اشعار کی تشریح

شعر۱: خُدا کرے .... کہ مری اَرضِ پاک پر اُترے
وہ فصلِ گُل، جسے اَندیشۂ زوال نہ ہو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ارضِ پاک	پاک سرزمین، پاکستان	فصلِ گل	بہار کا موسم	اندیشہ	ڈر
		زوال	پستی		

تشریح شاعر اس شعر میں وطن سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے اللہ! میرے پاک وطن پر بہار کا وہ موسم اُتار دے جسے کبھی زوال نہ آئے۔ شاعر اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہا ہے کہ میرے وطن میں ہمیشہ خوش حالی کا دور دورہ ہو۔ اس کے چمن میں کبھی خزاں کا موسم نہ آئے۔ اس میں رہنے والے لوگ تن درست و توانا اور خوش حال رہیں۔ یہاں کی کھیتیاں ہمیشہ لہلہاتی رہیں۔ ملک میں امن و امان قائم رہے۔ ہمارا ملک ترقی کی اس معراج پر پہنچ جائے جہاں اسے زوال کا ڈر نہ رہے۔ اے اللہ! تیری رحمتوں اور برکتوں کے سائے تلے یہ ملک ہمیشہ قائم و دائم رہے۔

بقول شاعر:

اے وطن تو ہمیشہ ہمیشہ رہے
تو بسے، تو بڑھے تو پھلے آے وطن

شعر۲: یہاں جو پھول کھِلے، وہ کھِلا رہے صدیوں
یہاں خزاں کو گُزرنے کی بھی مجال نہ ہو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صدیوں	کئی سو سال	خزاں	پت جھڑ	مجال	جرأت

تشریح شاعر دعائیہ انداز میں حب الوطنی کے جذبے کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے خدا! میرے وطن میں جو پھول کھلے وہ صدیوں کھلا رہے۔ یہاں خزاں کا موسم کبھی نہ آئے۔ یعنی ہمارے ملک میں سدا امن اور خوش حالی رہے۔ یہاں کبھی ایسی صورت حال پیش نہ آئے

کہ لوگ پریشان حال ہوں۔ یہاں کے کھیت ہمیشہ سرسبز و شاداب رہیں اور ہماری زمین ہمیشہ زرخیز رہے۔ باغات میں پھول کھلتے رہیں۔ اے خدا! میرے ملک کو ہر آفت، مصیبت اور دشمن کی بری نظر سے بچانا۔ ہمارے ملک کا دفاع اتنا مضبوط ہو کہ دشمن کے ناپاک ارادے ناکام ہوں اور اسے ہمارے ملک کو نقصان پہنچانے کی جرأت نہ ہو سکے۔

شعر ۳: یہاں جو سبزہ اُگے ، وہ ہمیشہ سبز رہے
اور ایسا سبز ، کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سبزہ	ہریالی	سبز رہے	ہرا بھرا رہے	مثال	نمونہ

تشریح: اس شعر میں شاعر وطن سے محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے خدا سے دعا کرتا ہے کہ اے خدا! میرے وطن پاکستان میں ہریالی سدا قائم رہے یہاں کے کھیت، کھلیان، باغات ہمیشہ سرسبز و شاداب رہیں۔ یہاں کی مٹی ہمیشہ زرخیز رہے۔ یہاں فصلوں کی پیداوار اتنی کثیر تعداد میں ہو کہ دنیا میں کوئی مثال نہ ملے۔ ہمارا وطن ہماری پناہ گاہ ہے۔ یہاں جنگلات، وادیاں، درخت، پہاڑ اور جھرنے ہیں۔ اس مٹی سے ہمارے خوابوں کی تعبیریں لالہ و گل بن کر پھوٹتی ہیں۔ اے میرے وطن! تو شاد آباد رہے۔ تیرے باغ کا ہر گوشہ ہرا بھرا اور رنگ برنگے پھولوں سے مہکتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو اتنی ترقی و کامرانی دے کہ دنیا میں اس جیسی کوئی مثال نہ ملے۔

شعر ۴: گھنی گھٹائیں یہاں ایسی بارشیں برسائیں
کہ پتھروں سے بھی ، روئیدگی محال نہ ہو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گھنی گھٹائیں محال نہ ہو	گہرے بادل مشکل نہ ہو	روئیدگی	اُگنے کا عمل، بالیدگی

تشریح: اس شعر میں شاعر وطن کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے پیارے وطن پاکستان پر اللہ تعالیٰ ایسے بادل بھیجے جو یہاں ابرِ رحمت بن کر برسیں اور اس بارش سے کھیت، کھلیان اور جنگلات ہرے بھرے ہو جائیں۔ ہر طرف سبزہ لہلہانے لگے یہاں تک کہ اس بارش سے بنجر زمین سے بھی سبزہ اُگنے لگے یعنی بنجر زمین بھی سرسبز و شاداب ہو جائے۔ اس ملک کے لوگ تعلیم حاصل کر کے ترقی کی منازل طے کریں۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا ایسا نزول ہو کہ وطن کے ہر شعبے میں کامیابی و کامرانی حاصل ہو۔
بقول شاعر

تک تک ہے میرا پیارا وطن
لب پہ دُعا ہے دل میں لگن

شعر ۵: خدا کرے ______ کہ نہ خم ہو سرِ وقارِ وطن
اور اس کے حسن کو تشویشِ ماہ و سال نہ ہو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خم ماہ	جھکا ہوا مہینا	سرِ وقارِ وطن حسن	وطن کی سربلندی خوب صورتی	سال تشویش	برس اندیشہ، ڈر

تشریح: اس شعر میں شاعر خدا سے دُعا گو ہے کہ پاکستان کا سر ہمیشہ کامیابیوں سے بلند رہے۔ اس کا پرچم یونہی لہراتا رہے۔ کبھی کوئی ایسی بات نہ ہو جس کی وجہ سے ملک کا نام بدنام ہو۔ اس کی عزت و وقار میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہے۔ اس ملک کی عوام ترقی کرے۔ اس کی خوب صورتی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ماند نہ پڑے بلکہ اس کی زرخیزی اور شادابی میں اضافہ ہوتا رہے۔ ماہ و سال گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔ اے خدا! یہ وطن ہمیشہ قائم و دائم رہے۔

شعر ۶: ہر ایک فرد ہو تہذیب و فن کا اوجِ کمال
کوئی ملول نہ ہو ، کوئی خستہ حال نہ ہو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فرد اوجِ کمال	شخص بلندی پر پہنچنے کا ماہر	تہذیب فن	تمدن ہنر	ملول خستہ حال	غم زدہ بد حال

تشریح: اس شعر میں شاعر وطن کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے وطن کا ہر شخص تہذیب اور فن کی بلندی پر پہنچنے کا ہنر جانتا ہو۔ ملک میں ایسے باکمال اور ہنرمند لوگ پیدا ہوں جو دنیا میں اپنی قابلیت کا لوہا منوائیں۔ ہمارے ملک کے تعلیم یافتہ افراد زندگی کے ہر شعبے گویا اس کا تعلق تہذیب سے ہو یا فن سے ہر چیز میں مہارت رکھتے ہوں۔ اس ملک کے لوگ خوش حال رہیں۔ میرا ملک ہر قسم کی بیماریوں اور آفات سے محفوظ رہے۔ یہاں کوئی غریب اور بے آسرا نہ ہو۔ کوئی بھی شخص غربت اور بے روزگاری کے باعث غم زدہ اور مایوس نہ ہو۔ کوئی بھی فرد بے آسرا اور بد حال نہ ہو۔ میرے ملک میں اسلامی تہذیب و تمدن کی پاسداری ہو کیوں کہ جو قومیں اپنی تہذیب سے ہٹ جاتی ہیں وہ دنیا میں اپنا وجود کھو چکی ہیں۔

شعر ۷: خدا کرے ______ کہ مرے اک بھی ہم وطن کے لیے
حیات جرم نہ ہو ، زندگی وبال نہ ہو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حیات جرم	زندگی گناہ	ہم وطن وبال	پاکستان کے لوگ آفت، مصیبت

تشریح: اس دعائیہ شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! میرے وطن کے ہر فرد کی زندگی آسان ہو۔ ملک میں ہر طرح کی سہولیات ہوں تاکہ لوگ آرام و سکون سے زندگی بسر کر سکیں اور انھیں اپنی زندگی عذاب یا مصیبت نہ لگے۔ لوگوں کو علاج معالجے کی سہولیات میسر ہوں، یہاں زندگی گزارنا آسان ہو اور لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر ہوں۔ یہاں ہر کسی کو انصاف ملے۔ لوگوں کو اُن کا حق ملے۔ اے اللہ! میرے وطن کو اتنا ترقی یافتہ کر دے کہ اس وطن کا ہر فرد خوش حال ہو۔

شعر ۸: خدا کرے ______ کہ مری ارضِ پاک پر اُترے
وہ فصلِ گل ، جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ارضِ پاک	پاک سرزمین، پاکستان	فصلِ گل	بہار کا موسم	اندیشۂ زوال	پستی کا

تشریح: شاعر اس شعر میں وطن سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے اللہ! میرے وطن پر بہار کا وہ موسم اُتار دے جسے کبھی زوال نہ آئے۔ شاعر اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہا ہے کہ میرے وطن میں ہمیشہ خوش حالی کا دور دورہ ہو۔ اس کے چمن میں کبھی خزاں کا موسم نہ آئے۔ میں رہنے والے لوگ تن درست و توانا اور خوش حال رہیں۔ یہاں کی کھیتیاں ہمیشہ لہلہاتی رہیں۔

ملک میں امن و امان قائم رہے۔ ہمارا ملک ترقی کی اس معراج پر پہنچ جائے جہاں اسے زوال کا ڈر نہ ہو۔ اے اللہ! تیری رحمتوں اور برکتوں کے سائے تلے یہ ملک ہمیشہ قائم و دائم رہے۔
بقول شاعر:

اے وطن تو ہمیشہ ہمیشہ رہے
تو رہے ، تو بڑھے تو پھلے اے وطن

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) شاعر نے "فصلِ گل اور اندیشۂ زوال" کے الفاظ استعمال کیے ہیں ان سے کیا مراد ہے؟
جواب: فصلِ گل سے مراد بہار کا موسم ہے یعنی ملک میں ترقی اور خوش حالی قائم رہے اور اندیشۂ زوال سے مراد پستی کا خوف ہے۔ یعنی ملک میں کبھی بد حالی کے حالات کی نوبت نہ آئے۔

(ب) شاعر نے اپنے وطن کو بہت سی دُعائیں دی ہیں، کسی دو کے متعلق بتائیں۔
جواب: شاعر نے اپنے وطن کے لیے یہ دُعائیں کی ہیں
۱۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وطن کو ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے۔
۲۔ میرے وطن کے لوگوں کے لیے زندگی وبال نہ ہو۔

(ج) سرِ وقارِ وطن سے کیا مراد ہے؟
جواب: سرِ وقارِ وطن سے مراد وطن کی عزت و وقار ہے۔

(د) ہم اپنے وطن کا وقار کس طرح بڑھا سکتے ہیں؟
جواب: ہم اپنے وطن کا وقار تعلیم حاصل کر کے اور ہنر سیکھ کر بڑھا سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے اپنے شعبوں میں ایمان داری سے کام کریں تو ہمارا ملک ترقی کرے گا اور اس کے وقار میں اضافہ ہو گا۔

(ہ) آپ اپنے وطن کی کس طرح خدمت کرنا چاہتے ہیں؟
جواب: میں ڈاکٹر بن کر غریبوں کا مفت علاج کر کے اپنے وطن کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

۲۔ اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں جو تین سطور سے زائد نہ ہو۔
جواب: دیکھیے نظم کے شروع میں

۳۔ صحتِ زبان کا خیال رکھتے ہوئے جملے بنائیں۔
جواب:

الفاظ	جملے
ارض	ارض و سما کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے۔
زوال	اے اللہ! میرے وطن پر کبھی زوال نہ آئے۔
مجال	قانون سخت ہو تو مجرموں کی مجال نہیں کہ غلط کام کریں۔
وقار	تعلیم ہمارے وقار میں اضافہ کرتی ہے۔
تشویش	فرزانہ کی حالت تشویش ناک ہے۔
ملول	کبھی ملول نہ ہوں حالات بہتر ہو جائیں گے۔

۴۔ نظم "وطن کے لیے۔۔۔" کا متن پڑھیں اور نیچے دیے گئے مصرعوں کو درست طور پر مکمل کریں۔
(الف) یہاں جو پھول کھلے، وہ کھلا رہے صدیوں
(ب) اور ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو
(ج) گھنی گھٹائیں یہاں ایسی بارشیں برسائیں
(د) خدا کرے کہ نہ خم ہو سرِ وقارِ وطن
(ہ) کوئی ملول نہ ہو، کوئی خستہ حال نہ ہو (و) حیات جرم نہ ہو، زندگی وبال نہ ہو

۵۔ نظم کے پانچویں اور چھٹے شعر کی تشریح مع حوالۂ اشعار تحریر کریں۔
جواب: دیکھیے شعر ۵ اور ۶ کی تشریح۔

۶۔ درج ذیل تلفظ پڑھیں اور الفاظ کو اعراب کی مدد سے لکھیں۔
جواب:

الفاظ	الفاظ مع اعراب	تلفظ
اندیشہ	اَندیشَہ	اَن۔دے۔شہ
روئیدگی	رُوئِیدَگی	رو۔ئی۔دہ۔گی
تشویش	تَشوِیش	تش۔وی۔ش
ملول	مَلُول	م۔لو۔ل
وبال	وَبال	و۔با۔ل

۷۔ نظم دوبارہ پڑھیں اور بتائیں آپ کو اس نظم میں سے کون سا شعر پسند آیا؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیں۔
جواب: مجھے اس نظم میں سے پہلا شعر پسند آیا ہے کیوں کہ اس میں وطن کے لیے بہت خوب صورت دُعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وطن کی بہاریں ہمیشہ قائم رکھے اور یہاں کبھی خزاں نہ آئے۔

۸۔ درج بالا تصور کو مدِنظر رکھ کر اسمائے ضمیر "تو"، "تم" اور "آپ" کی مدد سے تین جملے بنائیں۔
جواب: ۱۔ تُو محنت کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔
۲۔ تم نے کھانا نہیں کھایا۔ ۳۔ آپ کہاں جا رہے ہیں؟

سوچیں اور بتائیں

• کیا آپ احمد ندیم قاسمی کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟
جواب: جی ہاں! احمد ندیم قاسمی کا شمار جدید شاعروں میں ہوتا ہے۔ آپ بڑے باکمال شاعر ہیں۔

• نغمہ "جیوے جیوے پاکستان" کس کی تخلیق ہے؟
جواب: نغمہ "جیوے جیوے پاکستان" جمیل الدین عالی کی تخلیق ہے۔

سمجھیں اور بتائیں

• پہلے شعر میں شاعر نے کون سی دُعا مانگی ہے؟
جواب: پہلے شعر میں شاعر نے وطن کی خوش حالی اور ایسے عروج کی دعا مانگی ہے جس کو کبھی زوال نہ ہو۔ یہاں ہمیشہ ترقی و خوش حالی کی بہاریں قائم و دائم رہیں اور تنزلی کا نشان بھی نہ ہو۔

• شاعر نے کس طرح کے سبزے کی دعا کی ہے؟
جواب: شاعر نے ایسے سبزے کی دعا کی ہے جو ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے۔

• وطن کا ہر فرد کیسا ہو؟
جواب: وطن کا ہر فرد تہذیب و فن میں اوجِ کمال رکھنے والا ہو۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

خدا کرے ______ کہ مرے اک بھی ہم وطن کے لیے
حیات جرم نہ ہو ، زندگی وبال نہ ہو
خدا کرے ______ کہ مری ارضِ پاک پر اُترے
وہ فصلِ گل ، جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

۱۔ میرے ہم وطن کے لیے حیات نہ ہو:
[a] جرم (b) مشکل (c) آسان (d) سہل

۲۔ زندگی وبال ہونے سے مراد ہے:
[a] مصیبت زدہ ہونا (b) بیمار ہونا
(c) غریب ہونا (d) تن درست ہونا

۳۔ ملول سے مراد ہے:
[a] غم زدہ (b) خوش (c) حیران (d) مصیبت

۴۔ زوال کا متضاد ہے:
(a) پستی (b) کامیابی (c) لازوال [d] عروج

۵۔ فصلِ گل کا مترادف لفظ ہے:
[a] موسمِ بہار (b) خزاں (c) گرمی (d) سردی

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ وہ فصلِ گل جسے نہ ہو:
[a] اندیشۂ زوال (b) اندیشۂ سوال
(c) اندیشۂ دُکھ (d) اندیشۂ گل

۲۔ یہاں جو پھول کھلے، وہ کھلا رہے:
(a) برسوں [b] صدیوں (c) مہینوں (d) ہفتوں

۳۔ یہاں گزرنے کی مجال نہ ہو:
(a) بہار کو [b] خزاں کو (c) دشمن کو (d) زوال کو

۴۔ یہاں جو سبزہ اُگے، وہ ہمیشہ رہے:
[a] سبز (b) قائم (c) زرد (d) زوال پذیر

۵۔ گھنی گھٹائیں یہاں ایسی برسائیں:
(a) رحمتیں (b) برکتیں [c] بارشیں (d) دولت

۶۔ خدا کرے کہ نہ خم ہو:
[a] سرِ وقارِ وطن (b) سرِ پرچم (c) سرِ جہاں (d) سرِ نہاں

۷۔ اور اس کے حُسن کو تشویش نہ ہو:
(a) زوال کی [b] ماہ و سال کی (c) صدیوں کی (d) ہفتوں کی

۸۔ روئیدگی سے مراد ہے:
(a) تازگی (b) سبزہ [c] نشوونما (d) رونا

۹۔ ہر ایک فرد ہو تہذیب وفن کا:
[a] اوجِ کمال (b) سمندر (c) دریا (d) پہاڑ

۱۰۔ کوئی ملول نہ ہو، کوئی نہ ہو:
(a) خوش حال [b] خستہ حال (c) بدحال (d) بے حال

۱۱۔ گھنی گھٹاؤں سے مراد ہے:
[a] گہرا بادل (b) سفید بادل (c) پیلا بادل (d) نیلا بادل

۱۲۔ روئیدگی محال نہ ہو:
[a] پتھروں سے (b) چٹانوں سے (c) کتابوں سے (d) درختوں سے

۱۳۔ اوجِ کمال سے مراد ہے:
(a) بلندی (b) ترقی [c] کمال کا عروج (d) کامیابی

۱۴۔ صدیوں سے مراد ہے:
(a) سوسال [b] ہزاروں سال (c) نوسال (d) ایک سال

۱۵۔ "میں نے ساتویں جماعت کا امتحان پاس کرلیا ہے۔"
لفظ "میں" اسمِ ضمیر کی قسم ہے: (First Term 23)
[a] ضمیرِ شخصی (b) ضمیرِ موصولہ (c) ضمیرِ استفہامیہ (d) ضمیرِ اشارہ

۱۶۔ "جسے اندیشۂ زوال نہ ہو" جملے میں لفظ "اندیشہ" کا درست تلفظ ہے: (First Term 23)
(a) اِندیشہ [b] اَندیشہ (c) اُندیشہ (d) اندیشہ

۱۷۔ یہ کتاب عامر کی ہے۔ لفظ "یہ" اسمِ ضمیر کی قسم ہے: (First Term 23)
[a] ضمیرِ اشارہ (b) ضمیرِ شخصی (c) ضمیرِ موصولہ (d) ضمیرِ تنکیری

سبق نمبر ۷

چچا چھکن نے تصویر ٹانگی

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تگنی کا ناچ نچانا	پریشان کرنا	بڑبڑ کرنا	باتیں بنانا
مہم	معرکہ، بڑا کام	چکنا چور ہونا	ٹکڑے ٹکڑے ہونا
شیروانی	لمبا کوٹ	میخیں	کیلیں
توفیق	بھلائی یا کسی اچھے کام کا حوصلہ	ستلی	دھاگا
		معائنہ	جائزہ
کھسیانا	شرمندہ	القابات	وہ نام جو کسی خاص مدرج زخم کے سبب پڑ جائے
ناپنا	پیمائش کرنا		
کھری کھری سنانا	برا بھلا کہنا	ضرب لگائی	ٹھونکنا
ٹیڑھی	جو سیدھی نہ ہو، ترچھی	نشانہ خطا ہونا	نشانہ چوک جانا
مستری	مزدور	بے حال	برے حال
سونپ	دینا، سپرد کرنا	نیند سے جھومنا	سخت نیند آنا
خدا خدا کرکے	بڑی مشکل سے	نادم	شرمندہ
بات کا بتنگڑ بنانا	ذرا سی بات کو بڑھا کر بیان کرنا	کرچی	شیشے کا ٹکڑا
		معرکہ سر کرنا	کارنامہ سرانجام دینا

خلاصہ چچا چھکن بہت کم اپنے ذمے کوئی کام لیتے تھے مگر اس کام کو کرتے وقت گھر والوں کو بہت پریشان کرتے۔ ہر کسی کو اپنے ساتھ مشغول کر لیتے۔ چند روز پہلے گھر میں ایک تصویر پر شیشہ لگ کر آیا تھا۔ جس کو دیوار پر لٹکانے کی ذمہ داری چچا چھکن نے لے لی اور سارے گھر کو کام پر لگا دیا۔ بدّو کو میخیں لینے بھیجا۔ جمّے کو سیڑھی لانے کے لیے بھیجا۔ ممّو کو سیدھ معلوم کرنے والا آلہ لینے بھیجا۔ میخیں آ گئیں تو بچّے کو ستلی لانے کے لیے بھیجا۔ چچا جان سیڑھی پر چڑھ گئے۔ بچّوں کو سیڑھی پکڑے رہنے کا حکم دیا۔ چھٹن نے چچا کو تصویر پکڑائی۔ خرابیِ قسمت سے تصویر ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گر گئی اور اُس کا شیشہ چکنا چور ہو گیا۔ چچا چھکن بہت شرمندہ ہوئے اور کرچیوں کا معائنہ کرنے لگے۔ ایک شیشہ اُن کی انگلی میں چبھ گیا اور خون بہنے لگا۔ خون تو کم نکلا مگر چچا چھکن نے بہت شور مچایا۔ خون روکنے کے لیے سب کو رومال ڈھونڈنے پر لگا دیا۔ چچا جان کرسی پر بیٹھ کر سب کو باتیں سناتے رہے۔ چچا جان بولتے ہوئے کرسی سے اٹھے تو دیکھا وہ خود اس شیروانی پر بیٹھے تھے جس کی جیب میں رومال تھا۔ پٹی باندھنے کے بعد نیا شیشہ منگوایا گیا۔ چچا سیڑھی پر چڑھ گئے اس دفعہ کیل ان کے ہاتھ سے گر گئی۔ سب کیل ڈھونڈنے لگے تو چچا جان نے کہا دوسری کیل ہی دے دو۔ کیل ٹھونکی تو پلستر کے اندر گھس گئی۔ تصویر لگانے کی نئی جگہ تلاش کی گئی۔ اس دفعہ چچا چھکن کے ہاتھ سے ہتھوڑا گر گیا اور بچّے کے پاؤں پر جا گرا۔ بچّے کا رونا پیٹنا اور چیخنا چلانا شروع ہو گیا۔ چچی جان نے چچا کو کھری کھری سنائیں۔ چچا چھکن نادم ہو گئے۔ اب رات ہونے والی تھی سب بچّے نیند اور بھوک سے بے حال ہو رہے تھے مگر تصویر ہے کہ ٹانگی ہی نہیں جا رہی تھی۔ دیوار پر جگہ جگہ کیلوں سے نشان پڑ گئے۔ آخر کار تصویر لگ ہی گئی وہ بھی اتنی ٹیڑھی کہ ایسا لگتا تھا ابھی گر جائے گی۔ چچا جان تصویر لگا کر سیڑھی سے اُترے تو سیدھے گنّدو کے پاؤں پر اُترے۔ گنّدو چیخ مار کر رو پڑا۔ چچا جان تھوڑا سا پریشان ہوئے مگر بولے اتنی سی بات تھی۔ لگ بھی گئی تصویر، لوگ اس کام کے لیے مستری بلوایا کرتے ہیں۔

حل مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

(الف) چچا چھکن نے تصویر ٹانگنے کی مہم کیسے شروع کی؟
جواب: چچا چھکن نے تصویر ٹانگنے کی مہم یوں شروع کی کہ اپنی شیروانی اُتاری اور بچّوں کو کام تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

(ب) گھر والے رومال کس لیے ڈھونڈ رہے تھے؟
جواب: گھر والے رومال اس لیے ڈھونڈ رہے تھے کیوں کہ چچا چھکن کی انگلی سے خون نکل رہا تھا اور خون روکنے کے لیے رومال کی ضرورت تھی۔

(ج) شیروانی کہاں سے ملی؟
جواب: چچا چھکن کرسی پر پڑی شیروانی پر بیٹھے تھے۔ جب وہ کرسی سے اٹھے تو شیروانی مل گئی۔

(د) چچی جان نے چچا کو کھری کھری کیوں سنائیں؟
جواب: چچا جان کی وجہ سے ہتھوڑا بچّے کے پاؤں پر گر گیا تھا۔ بچّہ چیخ چیخ کر رو رہا تھا جس کی وجہ سے چچی جان نے چچا کو کھری کھری سنائیں۔

(ہ) کمرے کی دیواروں کی کیا حالت تھی؟
جواب: کمرے کی دیواروں کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے نشانہ بازی ہوتی رہی ہو۔

(و) چچا چھکن تصویر لگانے کا معرکہ سر کرنے کے بعد سیدھے کس کے پاس آئے؟
جواب: چچا چھکن تصویر لگانے کا معرکہ سر کرنے کے بعد سیڑھی سے اُترے تو سیدھے گنّدو کے پاؤں پر آئے۔

۲۔ سبق کے متن کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) چچا چھکن تگنی کا ناچ نچاتے:
[i] گھر بھر کو (ii) گلی بھر کو (iii) محلّے بھر کو (iv) شہر بھر کو

(ب) تصویر لگانے کا کام شروع ہوا:
(i) پگڑی اُتار کر [ii] شیروانی اُتار کر
(iii) قمیص اُتار کر (iv) عینک اُتار کر

(ج) تصویر لگانے کے لیے ضرورت پڑی:
(i) میز کی (ii) کرسی کی [iii] سیڑھی کی (iv) زار کی

(د) چچا چھکن نے میخیں منگوائیں:
(i) ایک انچ کی (ii) تین انچ کی (iii) چار انچ کی [iv] دو انچ کی

(ہ) تصویر کا ٹوٹا شیشہ چچا چھکن کو چبھ گیا:
(i) انگوٹھے میں [ii] انگلی میں (iii) بازو میں (iv) پاؤں میں

۳۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جملے
مہم	چچا چھکن کے لیے تصویر لگانا بھی ایک مہم سے کم نہ تھا۔
تقسیم کرنا	اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق غریبوں میں تقسیم کرنا چاہیے۔
زاویہ	مسائل کو ہر زاویہ سے دیکھنا چاہیے۔
شرمندہ	عارف اپنی غلطی پر شرمندہ ہو گیا۔
چبھنا	شیشے کے ٹکڑے کا ہاتھ میں چبھنا ممکن ہے۔
معائنہ	ڈاکٹر نے مریض کا معائنہ کیا۔

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ پر درست اِعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

الفاظ	سونپنا	چکنا چور	کھسیانا	نادم	معرکہ
الفاظ مع اعراب	سَونْپنا	چَکْنا چُور	کَھسْیانا	نادِم	مَعْرَکہ
تلفظ	سَو۔نپ۔نا	چک۔نا۔چُور	کھس۔یا۔نا	نا۔دِم	مَع۔ر۔کہ

۵۔ سیّد امتیاز علی تاج نے اپنے مضمون "چچا چھکن نے تصویر ٹانگی" میں چچا چھکن کا مرکزی کردار پیش کیا ہے۔ آپ کو یہ کردار کیسا لگا؟ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔
جواب: مجھے چچا چھکن کا کردار بہت مزاحیہ لگا۔ ان کی حرکات وسکنات کے بارے میں پڑھ کر بہت ہنسی آئی۔ وہ کام کم کرتے تھے اور شور زیادہ مچاتے تھے۔ ذرا سا کام کرنے میں بہت سے لوگوں کو مصروف کر دیتے تھے۔ کام پھر بھی ٹھیک نہیں ہوتا تھا۔ چچا چھکن کی شخصیت درحقیقت بے ہنگم تھی۔

۶۔ درج ذیل الفاظ کی اسی طرز پر جمع اور پھر جمع الجمع بنائیں۔

الفاظ	جمع	جمع الجمع	الفاظ	جمع	جمع الجمع
جوہر	جواہر	جواہرات	اکبر	اکابر	اکابرین
شہر	شہروں	شہروں	حادثہ	حادثات	حوادث
رسم	رسوم	رسومات	عجیب	عجائب	عجائبات
عارضہ	عوارض	عوارضات	لقب	القاب	القابات
وجہ	وجوہ	وجوہات	فیض	فیوض	فیوضات

۷۔ حفظانِ صحت کے موضوع پر ایک فیچر سنیں یا پڑھیں، اُس سے معلومات اخذ کر کے خلاصہ تحریر کریں اور متعلقہ سوالات کے جواب دیں۔
جواب: صحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ہم دنیا کی دوسری نعمتوں سے تب ہی لطف اندوز ہو سکتے ہیں جب ہم صحت مند ہوں۔ صحت مند رہنے کے لیے متوازن غذا کا استعمال ضروری ہے۔ بہت زیادہ کھانا اور سارا دن آرام کرنا بھی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ اسی طرح سارا دن کام کرنا اور کھانا کم کھانا صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ غذا کی زیادتی اور کمی دل و دماغ کی نشوونما کو متاثر کرتی ہے۔ صبح کی سیر اور ورزش صحت پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ آٹھ گھنٹے پُر سکون نیند بھی ذہن اور جسم کی صحت پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ حفظانِ صحت کے لیے ایک اہم بات صفائی ستھرائی ہے۔ روزانہ غسل کرنا، پانچ وقت کی نماز پڑھنا، دانتوں کو برش کرنا، ناخن تراش کر رکھنا بھی صحت برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

سوالات: ۱۔ صحت کیوں ضروری ہے؟
جواب: صحت اس لیے ضروری ہے کیوں کہ صحت کے بغیر دنیا کی کسی نعمت کا لطف نہیں اُٹھایا جا سکتا۔

۲۔ صبح کی سیر اور ورزش کیوں ضروری ہے؟
جواب: صبح کی سیر اور ورزش اس لیے ضروری ہے کیوں کہ صبح کی سیر اور ورزش سے انسان کا جسم چست و توانا ہوتا ہے اور صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

۳۔ صفائی ستھرائی کا صحت سے کیا تعلق ہے؟
جواب: صاف ستھرا رہنے سے ہم بیمار نہیں ہوتے۔ اس لیے روزانہ غسل کرنا چاہیے۔ باقاعدگی سے دانت صاف کرنے چاہییں۔ ناخن تراش کر رکھنے چاہییں۔

۴۔ کتنے گھنٹے کی نیند صحت پر اچھے اثرات ڈالتی ہے؟
جواب: آٹھ گھنٹے کی نیند صحت پر اچھے اثرات ڈالتی ہے۔

سوچیں اور بتائیں

- آپ کو کس قسم کی تحریریں پڑھنا پسند ہیں؟

جواب: مجھے مزاحیہ اور معلوماتی تحریریں پڑھنا پسند ہیں۔

- کیا آپ گھر کے کام کرنے میں اپنے بڑوں کی مدد کرتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! میں گھر کے کام کرنے میں اپنے بڑوں کی مدد کرتا ہوں۔

سمجھیں اور بتائیں

- چچا جان کام کرتے وقت گھر والوں سے کیا رویہ اختیار کرتے؟

جواب: چچا جان کام کرتے وقت گھر والوں کو تگنی کا ناچ نچا دیتے۔

- چچی نے تصویر دیوار پر ٹانگنے کا کیوں کہا؟

جواب: چچی نے تصویر دیوار پر ٹانگنے کا اس لیے کہا کیوں کہ گھر میں بچے تھے۔ اُن کو ڈر تھا کہ کہیں تصویر کا شیشہ نہ ٹوٹ جائے۔

- چچا چھکن نے میخیں کس سے منگوائیں؟

جواب: چچا چھکن نے میخیں بدو سے منگوائیں۔

- تصویر کا شیشہ کیسے ٹوٹ گیا؟

جواب: چچا چھکن کے ہاتھ سے تصویر چھوٹ کر فرش پر گر گئی جس کی وجہ سے تصویر کا شیشہ ٹوٹ گیا۔

- بنی بندے اور تصویر کو نیا شیشہ لگنے میں کتنا وقت لگا؟

جواب: بنی بندے اور تصویر کو نیا شیشہ لگنے میں ایک گھنٹے سے زیادہ کا وقت لگا۔

- بچے کو چوٹ کیسے لگی؟

جواب: ہتھوڑا پاؤں پر گرنے سے بچے کو چوٹ لگی۔

- چچا چھکن نے تصویر ٹانگنے کے لیے کیا مانگا؟

جواب: چچا چھکن نے تصویر ٹانگنے کے لیے میخیں، سیڑھی، آلہ، ستلی اور ہتھوڑا مانگا۔

- چچا چھکن سیڑھی پر چڑھ کر کیا کرنے لگے؟

جواب: چچا چھکن سیڑھی پر چڑھ کر دیوار پر تصویر ٹانگنے کے لیے مناسب جگہ تلاش کرنے لگے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے ساتھ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

خدا خدا کر کے تصویر لگانے کی جگہ پسند آئی۔ کیل پکڑی، ہتھوڑا بلند کیا اور میخ پر ضرب لگائی۔ خدا کا کرنا، نشانہ خطا ہو گیا۔ ہتھوڑا سیدھا ہاتھ کے اُوپر جا لگا۔ ایک تیز سی آواز کے ساتھ ہاتھ سے ہتھوڑا چھوٹ گیا۔ جو نیچے کھڑے بچے کے پاؤں پر جا گرا۔ بچے کا رونا پیٹنا اور چیخنا چلانا شروع ہو گیا۔ اس موقع پر چچی جان بھی آ پہنچیں اور بچے کو سنبھالنے کے ساتھ چچا کو کھری کھری سنانے لگیں۔ کہنے لگیں: "اگر اسی قسم کے تماشے کرنے ہوں تو مجھے پہلے بتا دیا کریں۔ میں بچے لے کر گھر سے چلی جایا کروں گی۔" چچا نادم ہو کر کہنے لگے: "خواہ مخواہ بات کا بتنگڑ بنا رہی ہو، کیا ہو گیا ہے؟ کس بات پر طعنے دیے جا رہے ہیں؟"

۱۔ خدا خدا کر کے جگہ پسند آئی:
(a) تصویر لگانے کی (b) رہنے کی (c) بیٹھنے کی (d) سونے کی

۲۔ خدا کا کرنا خطا ہو گیا:
(a) تیر **(b)** نشانہ (c) وار (d) ضرب

۳۔ بچے کے پاؤں پر گرا تھا:
(a) پتھر (b) کیل **(c)** ہتھوڑا (d) مُجرا

۴۔ "سیدھا" کا متضاد ہے:
(a) ٹیڑھا **(b)** اُلٹا (c) دایاں (d) بایاں

۵۔ "نادم" کا مترادف لفظ ہے:
(a) فخر **(b)** شرمندہ (c) اکڑ (d) عاجزی

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ کبھی کبھار اپنے ذمے کوئی کام لیتے تھے:
(a) چچا چھکن (b) جھمیا (c) بدو (d) ممٹو

۲۔ دکان سے تصویر پر لگ کر آیا تھا:
(a) رنگ **(b)** شیشہ (c) دھاگا (d) فریم

۳۔ تصویر لگائی تھی:
(a) دروازے پر **(b)** دیوار پر (c) میز پر (d) سیڑھی پر

۴۔ چچا جان نے مہم شروع کی:
(a) تصویر لگانے کی (b) چائے بنانے کی
(c) سیڑھی لانے کی (d) شور مچانے کی

۵۔ میخیں لینے گیا:
(a) گُدو (b) ممٹو (c) جھمیا **(d)** بدو

۶۔ سیڑھی لے کر آیا:
(a) بدو **(b)** جھمیا (c) چھٹن (d) گُدو

۷۔ "سورج طلوع ہوتے ہی اندھیرا چھٹنے لگا۔ سنہری کرنوں کے دل کش جال میں زمین و آسمان کی ہر شے نہا کر شفاف نظر آنے لگی ہے۔" ان جملوں میں منظر کشی کی گئی ہے: (Final Term 23)
(a) طلوعِ سحر کی (b) بدلتے موسم کی
(c) چاندنی رات کی (d) موسمِ برسات کی

۸۔ "اسے اچانک دل کا عارضہ لاحق ہو گیا۔" لفظ "عارضہ" کی جمع الجمع کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 24)
(a) میں نے اپنے افسر کو عرضیاں لکھیں۔
(b) بد پرہیزی سے کئی عوارض لاحق ہو سکتے ہیں۔
(c) اس کپڑے کا عرض بالکل ٹھیک ہے۔
(d) میرے لب عارض اور زلفیں خدا کی بنائی ہوئی ہیں۔

۹۔ لفظ "اطمینان" کا درست تلفظ ہے: (First Term 24)
(a) اَطمینان **(b)** اِطمینان (c) اُطمینان (d) اطمِینان

☆ درج ذیل نثر پارہ کو پڑھیں۔ اس نثر پارہ کا خلاصہ بھی بتائیں۔ (First Term 24)

ہر مذہب میں صفائی کی اہمیت ہے، اسلام میں تو کہا گیا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ یہ اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے۔ ہمیں اسے پلے باندھ لینا چاہیے۔ صاف ستھرے انسان کو سب پسند کرتے ہیں۔ سب سے پہلے بدن کی صفائی نہایت ضروری ہے۔ صبح اٹھ کر دانت صاف کرنے ضروری ہیں۔ نہانا صحت کے لیے نہایت اہم ہے۔ صحت، صفائی کے بغیر ممکن نہیں۔ ہمیں خاص کر جمعے کے دن ناخن تراشنے چاہئیں، غسل کرنا چاہیے، اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھنا چاہیے۔ صفائی سے مراد صرف جسم کی صفائی ہی نہیں بلکہ اس جگہ کی صفائی بھی بہت ضروری ہے جہاں رہائش رکھی جائے۔ لباس اور بدن صاف ستھرا رکھنے کے ساتھ ساتھ کتابوں، بستر اور گھر کی صفائی بھی ضروری ہے۔ انسان جس ماحول میں رہتا ہے وہ صاف ستھرا ہونا چاہیے۔ گندے اور میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے شخص سے گھن آتی ہے۔ اسے پاس بٹھانا اچھا نہیں لگتا۔ گھر میں سفیدی کراتے رہنا چاہیے۔ جالوں سے گھر کو پاک رکھنا چاہیے۔ گھر کے کوڑا کرکٹ کو کوڑے دان میں ڈال کر ڈھانپنا چاہیے۔ صاف ستھری جگہ یا گھر میں بیٹھنا اچھا لگتا ہے۔ جانور تک کہیں بیٹھنے سے پہلے اپنی دُم سے جگہ صاف کر لیتے ہیں۔ ہمیں ان ہی سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

جواب: ہر مذہب میں صفائی کو اہمیت دی گئی ہے۔ اسلام میں صفائی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ صفائی کو نصف ایمان کہا گیا ہے۔ صفائی میں اپنے جسم کی صفائی، اپنے لباس کی صفائی اپنے گھر کی صفائی، سکول کی صفائی اور اپنے ماحول کی صفائی شامل ہے۔ یہ ایک فطری عمل ہے کہ صاف ستھرے انسان کو ہر کوئی پسند کرتا ہے۔

سبق نمبر ۸

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بَیر رکھنا

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تربیت	اچھی پرورش کرنا، اخلاقیات سکھانا	معتدل	اعتدال پسند، محتاط
بھیڑ	ہجوم	پیش نظر	مدنظر، سامنے رکھنا
حساس	بہت محسوس کرنے والا	بندوبست	انتظام
اختلاف رائے	سوچ کا فرق	تحمل	برداشت
انا کا مسئلہ	خودی، عزت کا مسئلہ	ضد	ہٹ دھرمی
غنیمت	کافی سمجھنا	فریضہ	فرض
لسانی	زبان، بولی	رواداری	رائے کا احترام
مذاہب	مذہب کی جمع	امن	صلح
صلح جوئی	دوستی، امن پسندی	پیروکار	پیروی کرنے والے، ماننے والے، عقیدت مند
اشتعال	غصہ، نفرت	درگزر	معاف کرنا
لاتعداد	اَن گنت	صلہ رحمی	اچھا سلوک
حسن سلوک	اچھا رویہ	روا رکھنا	اپنانا
عمدہ	بہترین	مقیم	رہائشی
غیر مسلم	جو مسلمان نہ ہو	تلقین	ہدایت
مظلوم	جس پر ظلم ہو	حمایت	طرف داری
وبائی امراض	اچانک پھیلنے والے امراض	آفات	مصیبتیں
ہلاکتیں	اموات	مذمت	غلط قرار دینا
آئین	قانون	اقلیتیں	غیر مذہبی افراد
دشمن عناصر	مخالف قوتیں	بدامنی	بے چینی
مذموم	برے	لقمہ اجل	موت آنا
اختلافات	دشمنی، مخالفت	مبذول	مبنی، مشتمل
المیہ	حادثہ	گہوارہ	گھر، جگہ

خلاصہ عابد خورشید صاحب اُردو کے بہترین استاد تھے۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت پر بہت توجہ دیتے تھے۔ آج صبح جب وہ سکول آ رہے تھے تو راستے میں بھیڑ دیکھ کر رُک گئے۔ وہاں دو افراد کے درمیان معمولی سی بات پر جھگڑا ہو رہا تھا۔ ایک نے دوسرے کو چھری سے زخمی کر دیا۔ زخمی کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا اور ملزم کو پولیس تھانے لے گئی۔ عابد صاحب نے سوچا کہ اگر اختلاف رائے کو خوش دلی سے برداشت کر لیا جائے تو نوبت جھگڑے تک نہ آئے۔ اُنھوں نے فوراً سوچا کہ وہ اپنے طالب علموں میں برداشت اور رواداری جیسی خصوصیات پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ آج کا سبق بھی "برداشت اور رواداری" کے موضوع پر تھا۔ آپ نے کمرہ جماعت میں طالب علموں سے پوچھا کہ برداشت اور رواداری کا کیا مطلب ہے؟ احمد نے کہا کہ میرے خیال میں ایک دوسرے کی سخت باتوں کو برداشت کرنا رواداری ہے۔

عابد خورشید صاحب نے بچوں کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ جن لوگوں کے ساتھ ہمارا مذہبی، لسانی، نسلی یا سیاسی اختلاف رائے ہو اُن سے اچھا رویہ رکھنا اور ان کی ناپسندیدہ باتوں کو برداشت کرنا رواداری ہے۔

دنیا کے تمام مذاہب امن، صلح جوئی، بھائی چارے اور رواداری کی تعلیم دیتے ہیں۔ کوئی مذہب بھی دوسروں سے نفرت کرنے کا سبق نہیں دیتا۔ اگر ہم دوسروں سے نرمی اور محبت سے پیش آئیں گے تو لوگ ہماری بات سنیں گے اور برداشت کریں گے۔ دین اسلام میں برداشت اور رواداری پر بہت زور دیا گیا ہے۔

آپ (خاتم النبیین ﷺ) بہت نرم دل اور مہربان تھے اگر آپ خاتم النبیین ﷺ سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو لوگ آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے قریب آنے کے بجائے آپ خاتم النبیین ﷺ سے دور بھاگتے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مبارک زندگی میں درگزر کی لاتعداد عملی مثالیں موجود ہیں۔ فتح مکہ کا موقع ہو یا سفرِ طائف کا واقعہ، جنگی قیدیوں کی بات ہو یا دشمن کی عورتوں اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ہر موقع پر صبر و تحمل، صلہ رحمی، معافی، حسن سلوک، برداشت اور رواداری کا سلوک روا رکھا۔ میثاق مدینہ رواداری کی عمدہ ترین مثال ہے۔ اسلام نے اقلیتوں کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔ یعنی مسلم معاشرے میں دوسرے مذہب کے لوگ اپنی مرضی سے اپنے مذہب کے مطابق جینے کا حق رکھتے ہیں۔ اس معاملے میں اُن سے کسی طور سختی کا رویہ اختیار کرنے سے ممانعت کی گئی ہے۔

نفرت افراد کے درمیان ہو یا اقوام کے درمیان سوائے تباہی اور بربادی کے کچھ نہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ ہلاکتیں نفرت کی بنیاد پر ہونے والی جنگوں سے ہوتی ہیں۔ خاص کر مذہب اور رنگ و نسل کی بنیاد پر تو لاتعداد انسانوں کا خون بہا ہے۔ پاکستان کے آئین میں اقلیتوں کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے۔

ہم سب سے پہلے انسانیت کے رشتے میں پروئے ہوئے موتی ہیں۔ اس کے بعد ہم مسلمان، ہندو، مسیحی، سکھ یا کچھ اور ہیں۔ کوئی مذہب ناحق خون بہانے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہمیں قومی اور انفرادی سطح پر اختلافات کا حل باہمی بات چیت اور صلح پسندی سے رکھنا چاہیے۔ اقوام متحدہ نے دنیا بھر میں امن و امان، تحمل، برداشت اور رواداری کے رویوں کو فروغ دینے کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی لیے یہ ادارہ ۱۶ نومبر کو برداشت اور رواداری کا دن مناتا ہے جس کا مقصد قومی، لسانی، تہذیبی، مذہبی اور مسلکی اختلافات بھلا کر معتدل رویوں کے زیر اثر برداشت اور رواداری کی قدروں کو پروان چڑھایا جا سکے۔ عابد خورشید صاحب نے تمام طلبہ کو برداشت اور رواداری کو اپنی شخصیت کا حصہ بنانے کی تلقین کی۔

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

(الف) بچوں کی تعلیم و تربیت کرتے ہوئے کس بات کا دھیان رکھنا چاہیے؟

جواب: بچوں کی تعلیم و تربیت کرتے ہوئے اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ ان میں تحمل، حلم اور برداشت کی خصوصیات پیدا ہوں۔ وہ سمجھ سکیں کہ اختلاف رائے گفت گو کا حسن ہوتا ہے۔ ہر شخص کو قانون اور اخلاقیات کے دائرے میں رہ کر بات کرنے کا حق حاصل ہے۔

(ب) دونوں افراد کے جھگڑے کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: دونوں افراد کے جھگڑے کا یہ نتیجہ نکلا کہ ایک زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گیا اور دوسرا تشدد کرنے کی وجہ سے تھانے پہنچ گیا۔

(ج) رواداری کسے کہتے ہیں؟

جواب: رواداری سے مراد یہ ہے کہ اُن لوگوں کو برداشت کرنا جن کے ساتھ ہمارا کسی بھی طرح کا مذہبی، لسانی، مسلکی، نسلی یا سیاسی اختلاف ہو اور اس اختلاف کی بنا پر ہم اُنھیں ناپسند کرتے ہوں۔ ہمیں نہ تو اُن سے محبت کرنا ہوتی ہے اور نہ ہی نفرت بلکہ اُن کو برداشت کرنا ہوتا ہے۔

(د) دُنیا میں سب سے زیادہ ہلاکتیں کیسے ہوئیں؟

جواب: دُنیا میں سب سے زیادہ ہلاکتیں انسانوں کی مذہب، قوم، قبیلے اور فرقوں کی بنیاد پر نفرت کی وجہ سے ہونے والی جنگوں سے ہوئیں۔

(ہ) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو لوگوں کے ساتھ کس طرح کا رویہ اختیار کرنے کا کہا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اعلیٰ ترین اخلاق کا مالک بنایا اور اپنے پیغمبر سے مخاطب ہو کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) پر احسان کیا اور آپ کو نرم دل اور مہربان اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اگر آپ (ﷺ) سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو لوگ آپ (ﷺ) کے قریب آنے کے بجائے آپ ﷺ سے دور بھاگتے۔ لہٰذا آپ (ﷺ) لوگوں کے ساتھ درگزر کا رویہ اختیار کریں۔

(و) برداشت اور رواداری کا عالمی دن کب منایا جاتا ہے؟

جواب: ۱۶ نومبر کو برداشت اور رواداری کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔

(ز) اختلافات کا حل کس چیز میں پوشیدہ ہے؟

جواب: اختلافات کا حل باہمی بات چیت اور صلح پسندی میں پوشیدہ ہے۔

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) عابد خورشید صاحب بہترین اُستاد ہیں:

(i) اُردو کے (ii) انگریزی کے (iii) کیمسٹری کے (iv) فزکس کے

(ب) افراد کے درمیان معمولی سی بات پر جھگڑا ہوا:

(i) دو (ii) تین (iii) چار (iv) پانچ

(ج) ہم ایک دوسرے کے ساتھ کیوں پیش نہیں آتے:

(i) رواداری سے **(ii)** صبر اور تحمل سے

(iii) محبت اور پیار سے (iv) شفقت سے

(د) ہر کسی کو جینے کا حق ہے:

(i) اپنے عقائد کے ساتھ **(ii)** اپنے عقائد و نظریات کے ساتھ

(iii) اپنی سوچ کے ساتھ (iv) اپنی محنت کے ساتھ

(ہ) اسلام کے نام پر قائم ہوا:

(i) عراق (ii) ملائیشیا (iii) ایران **(iv)** پاکستان

(و) دُنیا میں بڑی عالمی جنگیں ہو چکی ہیں:

(i) دو (ii) تین (iii) چار (iv) پانچ

(ز) برداشت اور رواداری کا عالمی دن منایا جاتا ہے:

(i) 16 نومبر کو (ii) 16 اکتوبر کو

(iii) 18 نومبر کو (iv) 16 دسمبر کو

(ح) 1945ء کو قیام عمل میں آیا:

(i) او آئی سی کا (ii) عالمی بینک کا

(iii) اقوامِ متحدہ کا (iv) سارک کا

۳۔ غلط فقروں کے سامنے (✗) اور درست فقروں کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) عابد خورشید صاحب حساس دل رکھنے والے آدمی ہیں۔ ✓

(ب) اختلافِ رائے گفت گو کی بدصورتی ہے۔ ✗

(ج) کسی شخص کو قانون اور اخلاقیات کے دائرے میں رہ کر بات کرنے کا حق نہیں۔ ✗

(د) ہر کسی کو اپنے عقیدے اور نظریے کے مطابق جینے کا حق ہے۔ ✓

(ہ) دُنیا میں آج سے قبل تین عالمی جنگیں ہو چکی ہیں۔ ✗

(و) ۱۸ نومبر کو برداشت اور رواداری کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ✗

۴۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

جواب

الفاظ	جملے
تلقین	امی نے مجھے ہر معاملے میں صبر و برداشت کی تلقین کی ہے۔
وبائی	کرونا ایک وبائی بیماری ہے۔
درپے	معمولی بات پر جان کے درپے نہ آؤ۔
لقمۂ اجل	جنگوں میں کئی افراد لقمۂ اجل بن گئے۔
گہوارہ	یہ دُنیا امن کا گہوارہ ہے۔

۵۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

(الف) مذاہبِ عالم ہمیں رواداری کے حوالے سے کیا تعلیم دیتے ہیں؟

جواب: دُنیا کے تمام مذاہب امن، صلح جوئی، بھائی چارے اور رواداری کی تعلیم دیتے ہیں۔ کوئی مذہب اپنے پیروکاروں کو دوسروں سے نفرت کرنا نہیں سکھاتا۔ اگر ہم دوسروں کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آئیں گے تو ہی وہ ہماری بات سنیں گے اور برداشت کریں گے۔ دینِ اسلام میں برداشت اور رواداری پر بہت زور دیا گیا ہے۔

(ب) اقوامِ متحدہ کا ادارہ کس مقصد کے لیے بنایا گیا؟

جواب: اقوامِ متحدہ ایک بین الاقوامی ادارہ ہے۔ دوسری عالمی جنگ (۱۹۳۹ء۔ ۱۹۴۵ء) کی تباہ کاریوں نے دُنیا کی توجہ ایسے کسی ادارے کے قیام کی طرف مبذول کروائی جس کا بنیادی مقصد اقوامِ عالم کے درمیان اختلافات کے خاتمے اور امن و امان کی صورتِ حال کو یقینی بنانا ہو۔ اس کے نتیجے میں ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا۔ اپنے قیام سے اب تک اس ادارے نے دُنیا بھر میں امن و امان، تحمل، برداشت اور رواداری کے رویوں کو فروغ دینے کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔

(ج) ملک دُشمن عناصر ملک میں کس وجہ سے نفرت اور بدامنی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں؟

جواب: پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا۔ ہمارے ملک کا آئین اقلیتوں کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔ ہمارے وطن کے جھنڈے میں سفید رنگ بھی اقلیتوں کی نمائندگی کرتا ہے لیکن بدقسمتی سے کچھ ملک دُشمن عناصر ہمارے درمیان نفرت اور بدامنی کی فضا پیدا کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ وہ اپنے مذموم مقاصد کے لیے ہمیں مذہب، مسلک، صوبائیت، لسانیت اور سیاست وغیرہ کے نام پر اشتعال دلانے اور لڑوانے کی تاک میں رہتے ہیں۔ ہمیں ایسے لوگوں کے جال میں نہیں پھنسنا بلکہ عقل اور تدبیر سے ان کا مقابلہ کرنا ہے۔

۶۔ مل جل کر رہنا کیوں ضروری ہے؟ گروپ کی شکل میں گفت گو کریں بعد ازاں اپنی رائے جماعت کے سامنے رکھیں۔

جواب: میری رائے: مل جل کر رہنے سے معاشرے میں امن و سکون رہتا ہے۔ ملک ترقی کرتا ہے۔ لڑائی جھگڑا، تشدد، مار پیٹ، نفرت سے ملک میں خوف و ہراس پھیل جاتا ہے اور ملک کی ترقی رک جاتی ہے۔

۷۔ خط کشید کیے گئے الفاظ کے مترادف لکھ کر عبارت مکمل کریں۔

وہ دیکھنے میں بالکل لاغر اور کمزور لگ رہا تھا۔ لاٹھی ٹیکتا اور جھک کے چلتا ہوا لیکن وہ اللہ کی رضا اور خوشنودی میں خوش تھا۔ اُس نے اپنے مقدر اور قسمت کو کبھی بُرا بھلا نہ کہا۔ تمام عمر رنج اور غم برداشت کیے مگر زبان پر کوئی گلہ کوئی شکوہ نہ لایا۔

۸۔ خط کشید کیے گئے الفاظ کے متضاد لکھ کر عبارت مکمل کریں۔

صبح سے شام ہو گئی۔ وہ گھر نہیں لوٹا۔ پہلے جب بھی وہ جاتا تھا تو دوپہر تک لوٹ آتا تھا۔ مجھے جا کر اس کی خبر لینی چاہیے۔ ہمارے بارے مقدر کا کچھ پتا نہیں ہوتا۔

مشکل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیے، بھولنا نہیں چاہیے۔ زندگی اور موت اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

۹۔ اُردو کے اُستاد عابد خورشید صاحب نے برداشت اور رواداری کی جو وضاحت کی اُس کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: اُردو کے استاد عابد خورشید صاحب نے کہا کہ ان لوگوں کی رائے اور اختلافات کو صبر و تحمل سے برداشت کرنا چاہیے جن سے ہم مذہبی، لسانی، رنگ و نسل اور سیاسی اختلاف رکھتے ہیں۔ مخالف کی ناپسندیدہ باتوں کو تحمل سے سننا رواداری ہے۔

سوچیں اور بتائیں

- لفظ "رواداری" سے آپ کے ذہن میں کیا خیال آتا ہے؟

جواب: دوسروں کی رائے کا احترام کرنا، صبر و تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرنا۔

- ہمیں دوسروں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے؟

جواب: ہمیں دوسروں کے ساتھ نرمی اور مہربانی سے پیش آنا چاہیے۔

سمجھیں اور بتائیں

- عابد خورشید صاحب کیسے آدمی ہیں؟

جواب: عابد خورشید صاحب ایک حساس دل رکھنے والے پڑھے لکھے آدمی ہیں۔

- گفت گو کا حسن کسے کہتے ہیں؟

جواب: اختلافِ رائے کو گفت گو کا حسن کہتے ہیں۔

- ہمیں کن کن معاملات میں رواداری اختیار کرنی چاہیے؟

جواب: ہمیں مذہبی، لسانی، مسلکی، نسلی یا سیاسی اختلافات جیسے معاملات میں رواداری اختیار کرنی چاہیے۔

- کون سا دین سب سے زیادہ برداشت اور رواداری پر زور دیتا ہے؟

جواب: دینِ اسلام سب سے زیادہ برداشت اور رواداری پر زور دیتا ہے۔

- دنیا میں آج سے قبل کتنی عالمی جنگیں ہو چکی ہیں؟

جواب: دنیا میں آج سے قبل دو عالمی جنگیں ہو چکی ہیں۔

- اقوامِ متحدہ کا ادارہ کب بنایا گیا؟

جواب: اقوامِ متحدہ کا ادارہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو بنایا گیا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

عابد خورشید صاحب اُردو کے بہترین اُستاد ہیں۔ وہ پڑھاتے ہوئے طلبہ کی تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھی پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ آج صبح جب وہ گھر سے سکول کے لیے روانہ ہوئے تو راستے میں ایک جگہ بھیڑ دیکھ کر رُک گئے۔ قریب جا کر دیکھا تو پتا چلا کہ دو افراد کے درمیان معمولی سی بات پر جھگڑا ہوا اور ایک نے دوسرے کو چھری سے زخمی کر دیا۔ پولیس نے فوراً زخمی کو ہسپتال پہنچانے کا بندوبست کیا اور ملزم کو گاڑی میں بٹھا کر تھانے میں لے گئے۔ عابد خورشید صاحب حساس دل رکھنے والے آدمی ہیں۔ اُنھیں بہت افسوس ہوا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ کیوں صبر اور تحمل سے پیش نہیں آتے۔ اختلافِ رائے کو خوش دلی سے برداشت کرنے کی بجائے ذاتی ضد اور انا کا مسئلہ کیوں بنا لیتے ہیں۔

۱۔ عابد خورشید صاحب راستے میں رُک گئے:

(a) بھیڑ دیکھ کر (b) سودا لینے کے لیے

(c) حادثے کی وجہ سے (d) سکول آنے کی وجہ سے

۲۔ پولیس نے زخمی کو پہنچایا:

(a) سکول (b) دفتر **(c)** ہسپتال (d) گھر

۳۔ ملزم کو گاڑی میں بٹھا کر لے گئے:

(a) مطلوبہ جگہ **(b)** تھانے (c) عدالت (d) ہسپتال

۴۔ برداشت کا متضاد ہے:

(a) غصہ **(b)** عدمِ برداشت (c) تحمل (d) درگزر

۵۔ اختلاف کی جمع ہے:

(a) مختلف (b) فرق **(c)** اختلافات (d) اختلافوں

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ عابد خورشید صاحب دل رکھتے تھے:

(a) سخت **(b)** حساس (c) نرم (d) مہربان

۲۔ دو افراد کے درمیان جھگڑا ہوا تھا:

(a) معمولی بات پر (b) چوری پر (c) چغلی پر (d) جھوٹ پر

۳۔ اختلافِ رائے گفت گو کا ہے:

(a) فن **(b)** حسن (c) موقع (d) طریقہ

۴۔ خوش دلی سے برداشت کریں:

(a) اختلافِ رائے کو (b) دوستی کو (c) دشمنی کو (d) غلط باتوں کو

۵۔ متضاد الفاظ کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 23)

(a) دن رات محنت کرنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔

(b) ہمیں کھیل تماشے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

(c) وہ میرا بہترین دوست اور ہم خیال ہے۔

(d) پریشان شخص کی پریشانی میں اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔

۶۔ "عبادت گاہ کی حرمت کا خیال کرنا چاہیے۔" مفہوم کے پیشِ نظر لفظ "حرمت" کا درست مترادف ہے: (Final Term 23)

(a) حرام (b) ممنوع **(c)** عزت (d) عمارت

۷۔ "ایک معاشرے کے لیے قانون کی رو سے حاکم اور محکوم برابر ہوتے ہیں۔" اس جملے میں متضاد الفاظ ہیں: (First Term 24)

(a) معاشرہ، قانون (b) قانون، حاکم

(c) حاکم، محکوم (d) محکوم، قانون

۸۔ "ایک سماجی کارکن معاشرے میں عوامی مسائل اور مشکلات کو حل کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ منس مکھ اور طبیعت کا نرم ہے۔" ایسا شخص معاشرے کے لیے ہوتا ہے: (Final Term 23)

(a) ایک طاقت ور اور بہادر سماجی کارکن (b) ایک خود پسند اور مغرور سماجی کارکن

(c) ایک کارساز اور خوش اخلاق سماجی کارکن

(d) ایک لاچار اور مجبور سماجی کارکن

☆ نثر پارہ غور سے پڑھیں اور پوچھے جانے والے سوالات کے جواب بتائیں۔ (Second Term 23)

"ابتدائی طبی امداد" دراصل ایسی امداد ہے جو کسی حادثے کا شکار ہونے والے شخص کو فوری طور پر بہم پہنچائی جاتی ہے۔ اس امداد کی بدولت متاثرہ فرد کی زندگی بچانے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے اہم مقاصد میں بہتے خون کو روکنا، زخم کو گہرا نہ ہونے دینا، اعضا کا تحفظ اور آگے کے علاج میں مدد کرنا شامل ہیں۔ اُردو میں ابتدائی طبی امداد کے الفاظ انگریزی کے لفظ فرسٹ ایڈ (First Aid) کے متبادل ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ڈبا یا تھیلا جس میں ابتدائی طبی امداد کا سامان موجود ہوتا ہے۔ اُسے "فرسٹ ایڈ باکس" کہتے ہیں۔ اس میں پٹیاں، روئی، مختلف قسم کے مرہم، ٹنکچر اور زخم صاف کرنے کی ادویات موجود ہوتی ہیں۔

۱۔ یہ نثر پارہ کس چیز کے متعلق ہے؟

جواب: یہ نثر پارہ ابتدائی طبی امداد کے متعلق ہے۔

۲۔ ابتدائی طبی امداد سے کیا مراد ہے؟
جواب: ابتدائی طبی امداد سے مراد ہے کسی حادثے کی صورت میں فوری طور پر بہم پہنچائی جانے والی امداد۔
۳۔ ابتدائی طبی امداد کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟
جواب: اس امداد کی بدولت متاثرہ فرد کی زندگی بچانے میں مدد ملتی ہے۔
۴۔ ابتدائی طبی امداد کے مقاصد کیا ہیں؟
جواب: اس کے اہم مقاصد میں بہتے خون کو روکنا، زخم کو گہرا نہ ہونے دینا، اعضا کا تحفظ اور آگے کے علاج میں مدد کرنا شامل ہیں۔
۵۔ فرسٹ ایڈ باکس کسے کہتے ہیں؟
جواب: وہ ڈبا یا تھیلا جس میں ابتدائی طبی امداد کا سامان موجود ہوتا ہے، اُسے فرسٹ ایڈ باکس کہتے ہیں۔

سبق نمبر ۹

پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شاہین	عقاب	اعلیٰ اوصاف	عمدہ خصوصیات
لاجواب	بے مثال	منفرد	انوکھا
خواہاں	چاہنا، خواہش کرنا	متحرک	حرکت میں
خوددار	غیرت مند	سربلند	اونچا
امداد	مدد	فقر و درویشی	بے تعلقی، بزرگی
دیارِ عشق	محبت کا گھر	لذتیں	لطف
عارضی ٹھکانا	غیر مستقل گھر	کوہ و بیاباں	پہاڑ اور ویرانی
آسائشیں	آرام، سہولتیں	قناعت پسندی	اعتدال پسندی
کارِ آشیاں بندی	گھر بنانا	فانی اسباب	عارضی چیزیں
مراتب	عہدے	بلاشبہ	شک کے بغیر
بادشاہت	حکمرانی	گنبد	محراب
کامل توکل	مکمل بھروسا	بلند پروازی	اونچا اُڑنا
قصرِ سلطانی	بادشاہ کا محل	قوتِ عمل	کام کی طاقت
بسیرا	رہائش رکھنا	متمنی	خواہش مند
آئینہ دار	عکاس	پرواز	اُڑنا
تحرک	حرکت	خلوت پسندی	تنہائی پسند
تن آسانی	آرام طلبی	نکما	نالائق
رسائی	پہنچ	احوال	حالات
آہِ سحر	صبح کی فریاد	دور بینی	تیز نگاہی
آرزو	تمنا	تجسس	کھوج
ترجیح دینا	اہمیت دینا	بال و پر	عمدہ صلاحیتیں
توانا	مضبوط	نورِ بصیرت	حکمت کی روشنی
شایانِ شان	شان کے مطابق	پنہاں	چھپا ہوا
صلاحیتوں کا لوہا منوانا	قابلیت سے مشہور ہونا	ترک کرنا	چھوڑنا
معیت	ساتھ	رضائے الٰہی	اللہ کی مرضی
ممتاز	نمایاں	ملک و ملت	وطن اور قوم

خلاصہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری میں شاہین کا بہت ذکر کیا ہے۔ وہ مسلمان نوجوانوں میں شاہین کی صفات دیکھنا چاہتے تھے۔ شاہین میں بہت سے اعلیٰ اوصاف پائے جاتے ہیں اگر وہ اوصاف ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہو جائیں تو ہمارا نوجوان دنیا میں انقلاب برپا کر سکتا ہے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں کو متحرک، مثبت فکر اور بلند کردار کا حامل دیکھنا چاہتے تھے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خط میں شاہین کی خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔

شاہین کی پہلی صفت غیرت اور خودداری ہے۔ وہ کسی جانور کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا۔ وہ دوسروں کے سہارے تلاش نہیں کرتا بلکہ اپنے زورِ بازو پر بھروسا کرتا ہے۔ مسلمان نوجوانوں کو بھی خودداری اور غیرت مندی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اپنی قوم کو سربلند اور خوددار دیکھنا چاہتے تھے وہ امیری کے بجائے غریبی میں نام پیدا کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔

شاہین کی دوسری صفت درویشی ہے کیوں کہ شاہین اپنے رہنے کے لیے گھر یا گھونسلا نہیں بناتا۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دنیا عارضی ٹھکانا ہے۔ دنیاوی آسائشوں کو اکٹھا کرنے کے بجائے اپنی نظر بلند مقاصد پر رکھنی چاہیے۔ وہ مقاصد جن کے لیے ہمیں دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اللہ پر توکل کرنا اور سیدھے راستے پر چلنا ہی مسلمانوں کی زندگی کا مقصد ہونا چاہیے۔

شاہین کی تیسری صفت بلند پروازی ہے۔ بلند پروازی ترقی اور اونچے عزائم کی آئینہ دار ہے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ تن آسانی اور آرام طلبی کو پسند نہیں کرتے تھے وہ مسلمان نوجوانوں کو آگے سے آگے بڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے اسی لیے اُنھوں نے کہا کہ محبت مجھے ان جوانوں سے ہے جو ستاروں پر ڈالتے ہیں کمند۔

شاہین کی چوتھی صفت خلوت پسندی ہے۔ وہ عام پرندوں کی طرح کم پرواز، خوف زدہ اور کم زور نہیں ہوتا۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ بھی چاہتے تھے کہ ہمارا نوجوان بُرے اور بزدل لوگوں سے دور رہے۔ وہ خلوت میں رہ کر اپنی صلاحیتوں کو نکھارے۔ خلوت پسندی سے غور و فکر کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ مذہب اور دنیاوی معاملات کے بارے میں گہری نظر پروان چڑھتی ہے۔ جب کہ بے کار لوگوں کی صحبت انسان کو نکما بنا دیتی ہے۔

شاہین کی پانچویں صفت دور بینی اور تیز نگاہی ہے۔ وہ کئی میل دور سے اپنے شکار کو دیکھ لیتا ہے۔ وہ بلند پروازی اور دور بینی سے وہ مقامات دیکھ لیتا ہے جہاں تک عام پرندوں کی رسائی نہیں ہوتی۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے نوجوانوں میں عقابی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ نوجوان اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر اپنی منزل خود پیدا کریں۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ مسلمان نوجوانوں میں وہ تمام صفات دیکھنا چاہتے تھے جو ایک شاہین میں پائی جاتی ہیں تاکہ مسلمان قوم غلامی کے اندھیروں سے نکل کر ایک آزاد قوم کے طور پر اُبھرے اور دنیا میں نام پیدا کرے۔

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔
(الف) شاہین کو اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری میں مزید کن ناموں سے ظاہر کیا ہے؟
جواب: شاہین کو اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری میں باز، شہباز اور کبھی عقاب کے ناموں سے ظاہر کیا ہے۔
(ب) کوئی قوم کب زندہ قوم کہلانے کی مستحق ہوتی ہے؟
جواب: کوئی بھی قوم تب ہی زندہ قوم کہلانے کی مستحق ہوتی ہے جب خوددار اور غیرت مند ہو۔ وہ دوسروں کے سہارے تلاش کرنے اور ان کے انتظار میں نہ رہے بلکہ وہ اپنے زورِ بازو سے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوائے اور دُنیا میں ملک و ملت کا نام سربلند کرے۔
(ج) دوسروں کی امداد کے طالب ہو کر ہم کیا کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں؟
جواب: جب ہم دوسروں سے امداد کے طالب ہوتے ہیں تو ہم اپنی عزت اور غیرت داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

(د) اسباب پر تکیہ کرنا کس کے شایانِ شان نہیں؟
جواب: اسباب پر تکیہ کرنا فقر اور درویشی کے شایانِ شان نہیں۔
(ہ) کون سا عمل ہمیں کامیابی اور فلاح سے ہم کنار کر سکتا ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا، اُس کی ذات پر کامل توکل کرنا اور اُس کے بتائے ہوئے طریقوں پر زندگی بسر کرنا ہی ہمیں کامیابی اور فلاح سے ہم کنار کر سکتا ہے۔
۲۔ سبق کے متن کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔
(الف) سبق میں شاہین کی کتنی صفات گنوائی گئی ہیں؟
(i) دو (ii) تین (iii) چار **(iv) پانچ**
(ب) اِسلامی فقر کی تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں:
(i) کبوتر میں (ii) چکور میں **(iii) شاہین میں** (iv) کرگس میں
(ج) اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے شاہین کی علامت بالخصوص استعمال کی ہے:
(i) جوانوں کے لیے (ii) بوڑھوں کے لیے
(iii) فقیروں کے لیے (iv) سب کے لیے
(د) بلند پروازی آئینہ دار ہے:
(i) زوال کی (ii) معاشی تنگی کی
(iii) رزق میں کمی کی **(iv) ترقی کی**
(ہ) شاہین پسند کرتا ہے:
(i) خلوت (ii) شور و غل (iii) مجلس (iv) ہجوم
۳۔ درج ذیل سوالات کے مُفصل جواب دیں۔
(الف) شاہین کی کون سی صفت کا تعلق خالص دینِ اسلام سے ہے؟ اس صفت کی وضاحت کریں۔
جواب: شاہین کی دوسری صفت فقر و درویشی کا تعلق خالص دینِ اسلام سے ہے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے شاہین کی دوسری صفت کے ذیل میں اس پرندے کو بے تعلق اور درویش صفت قرار دیا ہے۔ کیوں کہ شاہین اپنے رہنے کے لیے کوئی گھر، گھونسلا یا آشیاں نہیں بناتا۔ اسباب پر تکیہ کرنا فقر اور درویشی کے شایانِ شان نہیں سمجھا جاتا۔

پرندوں کی دُنیا کا درویش ہوں میں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

شاہین کی اس صفت کے حوالے سے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا ہونا چاہیے۔ یہ دُنیا عارضی ٹھکانا ہے۔ اس کی لذتیں اور آسائشیں سب عارضی ہیں۔
(ب) شاہین کی چوتھی اور پانچویں صفات کیا ہیں؟ ان کی وضاحت مع اشعار کریں۔
جواب: شاہین کی چوتھی صفت خلوت پسندی ہے۔ شاہین خلوت پسند پرندہ ہے۔ وہ دوسرے پرندوں مثلاً کبوتر، چکور اور زاغ وغیرہ کی محبت سے دور رہتا ہے۔ محبت کا اثر ہونا یقینی ہوتا ہے۔ اس لیے وہ خود کو ان پرندوں کی طرح کم پرواز، مشقت سے خوف زدہ اور کمزور نہیں بنانا چاہتا۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ بھی چاہتے تھے کہ ہمارا نوجوان بُرے لوگوں، بُرے دوستوں اور بُرے کاموں سے دُور رہے۔ وہ خلوت پسندی اختیار کرے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر سے بہتر انداز میں استعمال کر سکے۔ دوسروں کی غلط صحبت اُسے تن آسان، آرام طلب اور نکمانہ بنا دے۔ خلوت پسندی کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان تنہائی میں زندگی اور اس سے منسلک دُنیا کے تمام معاملات پر بہتر انداز میں سوچ سکتا ہے۔ غور و فکر کے لیے بھی خلوت پسندی کا ہونا نہایت اہم ہے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ شاہین کو دوسرے پرندوں سے ممتاز کر کے پیش کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اقبال رحمۃ اللہ علیہ دوسرے پرندوں سے شاہین کی دُوری اور الگ تھلگ رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خیال میں کمزور پرندوں سے شاہین کا رہن سہن اور احوال پوشیدہ رہنے میں ہی بہتری ہے۔

بہتر ہے کہ بے چارے ممولوں کی نظر سے
پوشیدہ رہیں باز کے احوال و مقامات

اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق شاہین میں پانچویں بڑی صفت دور بینی اور تیز نگاہی ہے۔ شاہین میں یہ خوبی ہے کہ وہ کئی میل کی بلندی سے اپنے شکار کو دیکھ لیتا ہے۔ وہ اپنی بلند پروازی اور دور بینی کی صلاحیتوں سے ایسے مقامات بھی دیکھ لیتا ہے جہاں تک باقی پرندوں کو رسائی حاصل نہیں ہوتی۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں کو بھی ایسا ہی تیز نگاہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اُن میں عقابی رُوح پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چاہتے ہیں کہ یہ ذلت کی زندگی ترک کر دیں، اپنی صلاحیتوں کو نا صرف پہچانیں بلکہ اُن میں خاطر خواہ اضافہ بھی کریں اور یوں وہ آسمانوں میں چھپی منزلوں کو بھی پا سکتے ہیں:

عقابی رُوح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اُن کو اپنی منزل آسمانوں میں

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو نوجوانوں سے بہت اُمیدیں وابستہ تھیں۔ کسی بھی قوم کی قسمت بدلنے میں سب سے مضبوط اور توانا کردار نوجوانوں کا ہوتا ہے۔ اُن کی خواہش تھی کہ میرے نوجوان اپنے شوق، تجسس اور جستجو سے نت نئی منزلوں کا تعین کریں اور جہدِ مسلسل سے اُن تک رسائی کو آسان بنائیں۔ اس سب کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں میں وہ تمام صفات دیکھنے کی تمنا رکھتے تھے جو شاہین میں پائی جاتی ہیں۔ اُن کی اس تمنا کا واضح اظہار اُن کے ان شعار کی صورت میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا! آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے

۴۔ غلط فقروں پر (✗) اور درست فقروں پر (✓) کا نشان لگائیں۔
(الف) وقت کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر نہیں چلنا چاہیے۔ (✗)
(ب) شاہین رہنے کے لیے کوئی گھر، گھونسلا یا آشیاں نہیں بناتا ہے۔ (✓)
(ج) شاہین میں تیز نگاہی نہیں ہے۔ (✗)
(د) شاہین کی ایک صفت فقر اور درویشی بھی ہے۔ (✓)
(ہ) اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں میں شاہین کی صفات نہیں دیکھنا چاہتے۔ (✗)
۵۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔
جواب:

الفاظ	جملے
خودداری	اسلم میں خودداری ہے وہ کسی سے کچھ نہیں مانگتا۔
دیارِ عشق	دیارِ عشق میں اپنا مقام خود پیدا کرنا چاہیے۔
طریق	میرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے۔
نشیمن	شاہین نشیمن نہیں بناتا۔
بصیرت	کتابیں پڑھنے سے بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے۔

۶۔ دیے گئے محاورات کا مفہوم/معانی معلوم کریں اور جملوں میں استعمال کریں۔
جواب:

محاورات	مفہوم/معانی	جملے
آگ بگولا ہونا	غصہ ہونا	بچے کی شرارت پر آگ بگولا نہ ہوں۔

طیش میں آنا	غصے میں آنا	اسلم ذرا سی بات پر ہی طیش میں آ گیا۔
اش اش کرنا	تعریف کرنا	آمنہ کی نظم سن کر سب اش اش کر اٹھے۔
تارے گننا	رات بھر جاگنا	امجد کی تمام رات تارے گنتے گزری۔
پھولے نہ سمانا	خوش ہونا	اپنی کامیابی پر فرح پھولے نہ سمارہی تھی۔
اوسان خطا ہونا	گھبرا جانا	سانپ کو دیکھ کر آمنہ کے اوسان خطا ہو گئے۔

۷۔ درج بالا مثالوں کی روشنی میں دیے گئے الفاظ کے متشابہ الفاظ اور ان کے معانی لکھیں۔

الفاظ	معانی	متشابہ الفاظ	معانی
مُلک	وطن	مِلک	مالک ہونا
کثرت	زیادتی	کسرت	ورزش، جسمانی مشقت
چین	ملک کا نام	چَین	سکون
چوک	چوراہا	چُوک	غلطی
سَحَر	صبح	سِحر	جادو
سَمر	چھاپہ	سمر	ہمدردی

۸۔ مندرجہ ذیل جملوں میں سے اسم موصول اور اسم ضمیر تلاش کریں۔

وہ درخت جو میرے بھائی نے لگایا تھا، اب بہت بڑا ہو گیا ہے مگر یہ درخت جو میں نے لگایا تھا، ابھی زیادہ پھلا پھولا نہیں۔ دعا ہے کہ یہ بھی جلد بڑا ہو جائے۔

جواب: اسم موصول: جو — اسم ضمیر: وہ، یہ

۹۔ "علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نوجوانوں کے لیے شاعری" کے موضوع پر مضمون تحریر کریں۔

جواب: شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے وقت میں پیدا ہوئے کہ جب ہندوستان کے مسلمان شدید ذہنی دباؤ میں مبتلا تھے اور تیزی سے بدلتے حالات نے ان کی صلاحیتوں کو بُری طرح نقصان پہنچایا تھا۔ اس وقت کے مسلمانوں کی حالت ایسی تھی کہ وہ سارا دن ماضی کی یاد میں کھوئے رہتے اور ہاتھ پہ ہاتھ دھرے گھر میں پڑے رہتے۔ اس بے عمل زندگی کی وجہ سے مسلمانانِ ہند کسی بھی قسم کی مزاحمت کے قابل نہ رہے۔ خوابوں اور خیالوں کی دنیا میں رہنے کا نقصان یہ ہوا کہ دنیا فضاؤں میں پہنچ گئی اور ہندوستانی مسلمان زمین کی خاک چھانتے رہ گئے۔ تعلیم اور ٹیکنالوجی کے میدان میں پیچھے رہ جانے والے یہ مسلمان دھیرے دھیرے پستی کا شکار ہونے لگے اور حال یہ کہ یہ قوم اپنی اصل شناخت بھول گئی۔

مسلمانوں کو اُن کی اصل شناخت یاد دلانے کے لیے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری اور نثر کے ذریعے ایک ماہر ڈاکٹر کی طرح دنیا بھر کے مسلمانوں میں پائی جانے والی بیماریوں کی نشان دہی کی، پھر ان بیماریوں سے جان چھڑانے کا موثر اور مکمل علاج بھی بتایا۔ یہ طریقۂ علاج توحید، رسالت اور وحدت پر مبنی ہے۔

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خود کشی
رستہ بھی ڈھونڈ، خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا تجویز کردہ یہ علاج قرآن و سنت کے عین مطابق اور علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی دن رات محنت کا نتیجہ ہے۔ اس سلسلے میں علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا سفرِ یورپ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سفر میں علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے یورپی قوم کا نہایت قریب سے مشاہدہ کر کے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ قوم ایمان کی دولت سے محروم ہے، مگر اس قوم میں وہ تمام اوصاف موجود ہیں کہ جو ایک اچھے مسلمان میں ہونا ضروری ہیں۔ اس حقیقت کو جان لینے کے بعد علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا بھر کے تباہ حال انسانوں بالخصوص مسلمانانِ ہند کو بیدار کرنے کا کام شروع کیا اور ایسی حکمت و دانائی کا پرچار کیا، جس سے اسلامی طرزِ زندگی کی ترجمانی ہوتی ہے۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق دنیا کا ہر انسان کسی خاص صلاحیت کا مالک ہے۔ اگر یہ صلاحیت کسی اچھے اور تخلیقی کام کے لیے استعمال کی جائے تو اس سے ملک و ملت کو فائدہ ہوتا ہے اور خود انسان کا نام بھی روشن ہوتا ہے، مگر مسئلہ یہ ہے کہ انسان اس صلاحیت کو تلاش کرنے کے بجائے اندھی تقلید کا شکار ہو جاتا ہے اور یوں وہ معاشرے اور اپنے لیے بُرائی کا سامان پیدا کرتا ہے۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت غور و فکر کے بعد 'خودی کو کر بلند اتنا' جیسا عظیم شعر کہا تھا اور اپنی شاعری کے ذریعے یہ بھی کہا تھا کہ اچھائی اور کبھی نہ ختم ہونے والی فلاح و بہبود کا راستہ صرف عقل و شعور کی مدد سے نظر نہیں آتا۔ اس کے لیے ایک پاک صاف دل اور ایک عظیم رہنما درکار ہے۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی اس شاعری کی بدولت مسلمانانِ ہند نے اپنا اصل مقام اور مقصدِ حیات پہچانا، جس کے بعد پاکستان جیسی عظیم مملکت وجود میں آئی اور اسی شاعری کی بدولت یہ مملکت آج بھی قائم ہے اور تا قیامت قائم دائم رہے گی۔

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

بطور شاعر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے پوری دنیا پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ کلامِ اقبال دنیا کی بیشتر زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے اور ان کے کلام میں بیان کردہ موضوعات کی تشریحات بھی جا بجا بکھری ہوئی ہیں۔

طالب علموں کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین و دنیا کے معاملات بہتر انداز میں سمجھنے کے لیے کلامِ اقبال کا بغور مطالعہ ضرور کریں اور کلامِ اقبال میں بیان کردہ حکایات کو سمجھ کر ملک و ملت کی تعمیر میں اپنا اپنا حصہ شامل کریں۔

سوچیں اور بتائیں

- علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو "شاعرِ مشرق" کے علاوہ کن القاب سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو شاعرِ مشرق کے علاوہ مفکرِ پاکستان، حکیم الامت اور مصورِ پاکستان کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔

- کیا آپ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی بچوں کے لیے لکھی تین نظموں کے نام بتا سکتے ہیں؟

جواب: ہمدردی، ایک پہاڑ اور گلہری، ایک مکڑا اور مکھی۔

ٹھہریں اور بتائیں

- اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی محبوب علامت کون سی ہے؟

جواب: اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی محبوب علامت شاہین ہے۔

- شاہین میں اسلامی فقر کی کون سی خصوصیات ہیں؟

جواب: خوددار، غیرت مند، بلند پرواز اور فقر و درویشی شاہین میں اسلامی فقر کی یہ خصوصیات ہیں۔

- شاہین کس جانور کا مارا ہوا شکار کھاتا ہے؟

جواب: شاہین کسی جانور کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا۔

- اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے شاہین کو درویش صفت کیوں قرار دیا ہے؟

جواب: اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے شاہین کو درویش صفت اس لیے قرار دیا ہے کیوں کہ شاہین رہنے کے لیے کوئی گھر، گھونسلا یا آشیاں نہیں بناتا۔

- آشیاں تک بنانے کی فکر نہ کرنا کس کا طریقہ ہے؟

جواب: آشیاں تک بنانے کی فکر نہ کرنا شاہین کا طریقہ ہے۔

- اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری ہمیں کیا پیغام دیتی ہے؟

جواب: اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری ہمیں مسلسل محنت، بلند مقاصد اور ترقی کا پیغام دیتی ہے۔

- شاہین کو بلند پروازی کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: شاہین چوں کہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر بلند پروازی کے ساتھ جھپٹنے، پلٹنے اور پلٹ کر جھپٹنے کو لہو گرم کرنے کا بہانہ خیال کرتا ہے یعنی مایوس ہوئے بغیر مسلسل کوشش اور جستجو سے کام لیتا ہے۔

- اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں میں کس قسم کی صفات دیکھنے کی تمنا رکھتے تھے؟

جواب: اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں میں وہ تمام صفات دیکھنے کی تمنا رکھتے تھے جو شاہین میں پائی جاتی ہیں یعنی خودداری، فقر و درویشی، بلند پروازی، خلوت پسندی، دور بینی اور تیز نگاہی۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔ (Second Term 23)

خلوت پسندی شاہین کی چوتھی صفت ہے۔ شاہین خلوت پسند پرندہ ہے۔ وہ دوسرے پرندوں مثلاً کبوتر، چکور اور زاغ وغیرہ کی صحبت سے دور رہتا ہے۔ صحبت کا اثر ہونا یقینی ہوتا ہے۔ اس لیے وہ خود کو ان پرندوں کی طرح کم پرواز، مشقت سے خوف زدہ اور کمزور نہیں بنانا چاہتا۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ بھی چاہتے تھے کہ ہمارا نوجوان بُرے دوستوں اور بُرے کاموں سے دُور رہے۔ وہ خلوت پسندی اختیار کرے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر سے بہتر انداز میں استعمال کر سکے۔ دوسروں کی غلط صحبت اُسے تن آسان، آرام طلب اور نکمانہ بنا دے۔ خلوت پسندی کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان تنہائی میں زندگی اور اس سے منسلک دُنیا کے تمام معاملات پر بہتر انداز میں سوچ سکتا ہے۔ غور و فکر کے لیے بھی خلوت پسندی کا ہونا نہایت اہم ہے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ شاہین کو دوسرے پرندوں سے ممتاز کر کے پیش کرتے ہیں۔

۱۔ تنہائی کو پسند کرنے والا پرندہ ہے:
(a) کبوتر (b) چکور (c) زاغ **(d)** شاہین

۲۔ مشقت سے جی چرانے والے اور کم پرواز پرندوں کی فہرست ہے:
(a) چکور، شاہین (b) شاہین، زاغ **(c)** چکور، زاغ (d) کرگس، شاہین

۳۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں کے لیے خلوت پسندی اس لیے چاہتے تھے تاکہ وہ:
(a) تن آسان اور آرام طلب ہو سکیں۔
(b) اپنی صلاحیتوں کو بہتر انداز سے استعمال کر سکیں۔
(c) مشقت سے عاری اور سست ہو سکیں۔ (d) پرندوں سے محبت نہ کر سکیں۔

۴۔ اپنی صلاحیتوں کے بہتر استعمال کے علاوہ خلوت پسندی کے فوائد میں شامل ہیں:
(a) بُرے دوستوں سے دوری، غور و فکر کی عادت
(b) تن آسانی، بُرے کاموں سے بچاؤ
(c) آرام طلبی، غور و فکر کی عادت (d) آسائش پسندی، آرام طلبی

۵۔ اس عبارت کا موزوں عنوان ہے:
(a) مختلف پرندوں کی خصوصیات (b) آرام طلبی کے نقصانات
(c) کرگس اور شاہین **(d)** اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں شاہین اور نوجوان

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی محبوب علامت ہے:
(a) شاہین (b) چڑیا (c) بلبل (d) مکھی

۲۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں کو نہیں دیکھنا چاہتے تھے:
(a) کامیاب **(b)** ناکام (c) بزدل (d) خاموش

۳۔ پرندوں کی دُنیا کا درویش ہے:
(a) جگنو (b) بلبل **(c)** شاہین (d) ہُد ہُد

۴۔ یہ دنیا ٹھکانا ہے:
(a) مستقل **(b)** عارضی (c) بہترین (d) مسلسل

۵۔ دنیا میں ہمیں بھیجنے کا مقصد ہے:
(a) رضائے الٰہی (b) آرام (c) لطف و سرور (d) امتحان

۶۔ نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے:
(a) گنبد پر (b) مینار پر (c) میدان پر (d) کھڑکی پر

۷۔ تو شاہیں ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی:
(a) ڈھلوانوں پر **(b)** چٹانوں پر (c) چوٹی پر (d) راہ گزر پر

۸۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پسند نہیں کرتے تھے:
(a) محنت (b) بہادری **(c)** تن آسانی (d) خوب صورتی

۹۔ غور و فکر کے لیے نہایت ضروری ہے:
(a) خلوت پسندی (b) محفل (c) تقریب (d) ہجوم

۱۰۔ کئی میل کی بلندی سے وہ اپنے شکار کو دیکھ لیتا ہے:
(a) شیر (b) چیتا (c) کوا **(d)** شاہین

۱۱۔ غلط صحبت نوجوان کو بنا دیتی ہے:
(a) تن آسان (b) آرام طلب (c) نکما **(d)** مذکورہ تمام

۱۲۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ عقابی روح پیدا کرنا چاہتے تھے:
(a) نوجوانوں میں (b) خواتین میں (c) بچوں میں (d) مردوں میں

۱۳۔ شاہین کی پانچویں صفت ہے:
(a) بلند پروازی **(b)** تیز نگاہی (c) شکار کرنا (d) خودداری

۱۴۔ محاورہ پر مبنی جملہ ہے: (First Term 23)
(a) خبر سنتے ہی وہ باغ باغ ہو گیا۔ (b) آسمان کا تھوکا مُنہ پر آتا ہے۔
(c) الٹے بانس بریلی کو۔ (d) آج مرے کل دوسرا دن۔

۱۵۔ محاورے کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 23)
(a) وہ گھوڑے بیچ کر سوتا ہے۔ (b) ابھی آج کا اخبار نہیں آیا۔
(c) گالم گلوچ شریفوں کا کام نہیں۔ (d) ہمیں والدین کا کہنا ماننا چاہیے۔

۱۶۔ "انعام کس کو ملا؟" جملے میں اسم ضمیر کی قسم ہے: (First Term 23)
(a) ضمیر شخصی (b) ضمیر موصولہ **(c)** ضمیر استفہامیہ (d) ضمیر اشارہ

۱۷۔ "وہ، اُس، اُن" کا تعلق اسم ضمیر کی قسم سے ہے: (Second Term 23)
(a) اسم ضمیر حاضر **(b)** اسم ضمیر غائب
(c) اسم ضمیر متکلم (d) اسم اشارہ قریب

۱۸۔ "ضمیر اشارہ" کے استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) یہ گاڑی حبیب نے کل خریدی ہے۔
(b) جو مری کی سیر کو جانا چاہتا ہے، وہ اپنا نام لکھوا دے۔
(c) آپ بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہیں؟
(d) میں نے کل ایک خوب صورت منظر دیکھا۔

۱۹۔ "ادھر دیکھو! وہ احمد کھڑا ہے۔" لفظ "وہ" اسم ضمیر کی قسم ہے: (Second Term 23)
(a) شخصی **(b)** اشارہ (c) موصولہ (d) استفہامیہ

۲۰۔ "شاہد اچھا لڑکا ہے۔ وہ صبح سویرے سکول جاتا ہے۔ اُس کا رویہ اپنے اساتذہ کے ساتھ بہت اچھا ہے۔" ان جملوں میں "وہ اور اُس" قواعد کی رُو سے ہیں: (Final Term 23)
(a) اسم ضمیر حاضر **(b)** اسم ضمیر غائب
(c) اسم ضمیر متکلم (d) اسم ضمیر تنکیری

۲۱۔ ''آپے سے باہر ہونا'' محاورہ ہے۔ اس کے درست استعمال والا جملہ ہے:
(First Term 24)

(a) اویس کھانا کھاتے ہوئے آپے سے باہر ہو گیا۔
(b) حمزہ شدید غصے میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔
(c) جنید خوشی کی خبر سن کر آپے سے باہر ہو گیا۔
(d) شہزاد اپنی تعریف سن کر آپے سے باہر ہو گیا۔

سبق نمبر ۱۰

بارش کا پہلا قطرہ

(اسماعیل میرٹھی)

خلاصہ آسمان پر گہرے کالے بادل چھائے ہوئے تھے۔ مگر ابھی بارش شروع نہیں ہوئی تھی ہر قطرہ یہ سوچ رہا تھا کہ میرا ننھا سا وجود کھیت کی پیاس کیسے بجھائے گا میں تو زمین پر گر کر فنا ہو جاؤں گا، میں کس لیے بہادری کا مظاہرہ کروں میری کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ مگر ایک قطرہ بہت بہادر تھا۔ اُس میں حوصلے کا دریا موجزن تھا۔ اُس نے سب کو آواز دی کہ آؤ! میرے پیچھے چلو ہم سب اکٹھے زمین کی طرف جاتے ہیں اور مردہ زمین میں جان ڈالتے ہیں۔ اگر ہم مل کر یہ کام کریں گے تو میدان پانی سے سیراب ہو جائیں گے۔ یہ کہ کر اس نے زمین کی راہ لی۔ زندگی ختم کرنے کا یہ فیصلہ کافی مشکل تھا۔ اپنے دوست کی جرأت دیکھ کر دو چار قطرے اور بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ اس کے بعد مزید کچھ اور قطروں نے ہمت کی۔

اسی طرح قطروں کی قطار بندھ گئی اور موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ ویران جگہ پر پانی بھر گیا۔ باغ اور کھیت پانی سے سیراب ہو گئے۔ خشک سالی کے اس دور میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق بارش سے خوش ہو گئی۔ اے دوستو! اگر تم مضبوط قوم بننا چاہتے ہو تو بارش کے قطروں کی طرح اتحاد کر لو۔ ان قطروں نے زمین کے حالات بدل دیے۔ ان قطروں سے نہر میں پانی بھر گیا اور ان میں کشتیاں چلنے لگیں۔

مرکزی خیال اتحاد میں بڑی طاقت ہے۔ مل کر جو بھی کام کیا جائے وہ بہت انقلاب آفریں ہوتا ہے۔ قوم بھی اُس وقت مضبوط ہو سکتی ہے جب اس کے افراد میں اتحاد ہو۔ اتحاد ہی سے انقلاب آیا کرتے ہیں۔

اشعار کی تشریح

شعر۱: گھنگھور گھٹا تُلی کھڑی تھی
پر بُوند ابھی نہیں پڑی تھی

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گھنگھور	گہرے	تُلی ہونا	تیار ہونا	گھٹا	کالے بادل	بُوند	قطرہ

تشریح اس شعر میں شاعر بارش ہونے سے پہلے کے حالات بیان کر رہا ہے۔ بارش ہونے سے پہلے آسمان پر گہرے کالے بادل کے غول کے غول آتے ہیں اور آسمان پر چھا جاتے ہیں۔ گہرے بادل اس بات کی عکاسی کر رہے ہوتے ہیں کہ بارش آنے والی ہے۔ مگر ابھی تک ایک قطرہ بھی بارش کا نہیں گرا تھا۔

شعر۲: ہر قطرہ کے دل میں تھا یہ خطرہ
ناچیز ہوں مَیں غریب قطرہ

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خطرہ	ڈر	ناچیز	غیر اہم، کم زور	غریب قطرہ	ننھی سی بوند

تشریح اس شعر میں شاعر بارش ہونے سے پہلے کے حالات کا ذکر کر رہا ہے۔ گھنا آسمان سایہ فگن ہے۔ مگر ہر قطرہ زمین پر آنے سے ڈر رہا ہے۔ اُسے یہ خدشہ ہے کہ وہ ننھی سی بوند ہے بھلا اس کی ذات سے زمین کی پیاس کیسے بجھے گی؟ وہ زمین پر گر کر فنا ہو جائے گا۔ اس کی ذات سے کسی کو فائدہ نہ ہوگا۔

شعر۳: کیا کھیت کی مَیں بُجھاؤں گا پیاس
اپنا ہی کروں گا ستیاناس

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پیاس	پانی کی خواہش	ستیاناس	خرابی	کھیت	سرسبز میدان

تشریح اس شعر میں شاعر بارش کے قطرے کے جذبات بیان کر رہا ہے جو بارش ہونے سے پہلے ہر قطرہ زمین پر آنے سے پہلے سوچ رہا ہوتا ہے کہ میں زمین پر آ کر کیا کروں میرے ننھے سے وجود سے کسی کھیت کی کیسے پیاس بجھے گی؟ میں اکیلا اتنے بڑے کھیت کو کیسے سیراب کروں گا۔ اگر میں کھیت پر گر گیا تو پیاسی زمین مجھے فوراً جذب کر لے گی اور میرا وجود بغیر کسی کام آئے ختم ہو جائے گا۔

شعر۴: کس برتے پہ مَیں کروں دلیری
مَیں کون ہوں کیا بساط میری

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کس برتے پر	کس بنیاد پر	دلیری	بہادری	بساط	طاقت/اوقات

تشریح اس شعر میں شاعر بیان کرتا ہے کہ بارش ہونے سے پہلے بارش کا ہر قطرہ یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ میں کس بنیاد پر بہادری دکھاؤں اور ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے زمین کی طرف کود پڑوں۔ میں تو اتنا چھوٹا سا ہوں، میری کوئی اوقات نہیں ہے۔ زمین والے تیز بارش کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں اکیلا کیا کر سکوں گا۔ میری ذات کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

شعر۵: اِک قطرہ کہ تھا بڑا دلاور
ہمت کے محیط کا شناور

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دلاور	بہادر	ہمت	حوصلہ	محیط	چھا جانا	شناور	ماہر تیراک

تشریح شاعر اس شعر میں بارش کے قطروں میں سے ایک قطرے کی بہادری کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ان قطروں میں سے ایک قطرہ سب سے زیادہ بہادر تھا۔ اُس میں اتنی ہمت تھی کہ وہ فیصلہ کرے اور زمین پر کسی ماہر کی طرح کود پڑے۔ وہ سمندر پر چھا جانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

شعر۶: بولا للکار کر کہ آؤ!
میرے پیچھے قدم بڑھاؤ

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
للکار کر	چیخ کر	قدم بڑھاؤ	آگے بڑھو	قدم	پاؤں

تشریح شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ سیاہ بادلوں میں چھپے ننھے قطروں میں سے ایک بہادر قطرہ جرأت مندی سے اونچی آواز میں اپنے ساتھیوں سے بولا آؤ میرے ساتھ ہمت کرو اور زمین کی طرف کود پڑو۔ زمین والے تمھارے استقبال کے لیے کھڑے ہیں۔ میرے ساتھ زمین کی طرف چلو۔

شعر۷: کر گزرو جو ہو سکے کچھ احسان
ڈالو مُردہ زمین میں جان

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
احسان	مہربانی	مردہ زمین	بنجر زمین	کر گزرو	کام مکمل کرو

تشریح اس شعر میں شاعر بارش کے قطروں کی گفت گو بیان کر رہا ہے۔ بہادر قطرے نے اپنے ساتھیوں کو ہمت دلائی اور کہا کہ اگر کسی کے ساتھ اچھا سلوک اور مہربانی کر سکتے ہو تو فوراً کر گزرو۔ نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ تمھارے زمین کی طرف جانے سے بنجر زمین پھر سے زرخیز ہو جائے گی۔ پھول اپنے اور کھیت ہرے بھرے ہو جائیں گے۔

شعر۸: مل کر جو کرو گے جاں فشانی
میدان پہ پھیر دو گے پانی

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جاں فشانی	محنت	میدان	زرخیز علاقہ	پانی پھیرنا	حالات بدلنا

تشریح شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ بہادر قطرے نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر تم سب مل کر کوئی کام کرو گے تو زمین کے حالات بدل دو گے۔ مردہ زمین میں جان پڑ جائے گی۔ کھیتیاں سیراب ہو جائیں گی۔ چراگاہ ہری بھری ہو جائے گی۔ پتے دُھل کر صاف ہو جائیں گے۔

شعر۹: یہ کہہ کے وہ ہو گیا روانہ
''دُشوار ہے جی پہ کھیل جانا''

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
روانہ	چل پڑنا	دشوار	مشکل	جی پر کھیل جانا	جان مشکل میں ڈالنا

تشریح شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ دلیر قطرہ سب کو اپنے پیچھے آنے کا درس دے کر خود زمین کی طرف کود پڑا۔ یہ فیصلہ خاصا مشکل تھا۔ خود کو ہلاکت میں ڈالنا آسان نہ تھا۔ مگر قطرہ بہت بہادر تھا اُس نے جان پر کھیل کر زمین کی طرف قدم بڑھا دیا تھا۔

شعر۱۰: دیکھی جرأت جو اُس سَکھی کی
دو چار نے اور پیروی کی

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جرأت	بہادری	سکھی	ساتھی
پیروی	نقل، فرماں برداری	دو چار	چند، مزید کچھ اور

تشریح شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ بہادر قطرے کے زمین کی طرف روانہ ہونے پر اس کی بہادری کے اظہار پر کچھ مزید بارش کے قطرے جرأت مندی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ساتھی کا ساتھ دینے کے لیے اس کے پیچھے چل پڑے۔ انجام سوچے بغیر اُنھوں نے روانہ ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ دلیر قطرے کے دوست تھے۔ اُنھوں نے اپنے ساتھی کے ساتھ جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔

شعر۱۱: پھر ایک کے بعد ایک لپکا
قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لپکا	آگے بڑھا	ٹپکا	گرا	قطرہ	پانی کی بوند

تشریح شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ دلیر قطرے کے زمین کی طرف روانہ ہونے کے بعد اس کے کچھ ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ حتیٰ کہ ایک کے بعد ایک زمین کی طرف چل پڑے۔ ایک کے پیچھے ایک بوند زمین پر پانی بن کر برسنے لگی۔ اپنے ساتھیوں کا ساتھ دینا بھی ضروری تھا۔

شعر۱۲: آخر قطروں کا بندھ گیا تار
بارش ہونے لگی موسلا دھار

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تار بندھنا	قطار لگنا	موسلا دھار	تیز اور مسلسل	بارش ہونے لگی	بارش برسنے لگی

تشریح اس شعر میں بارش کے قطروں کے جذبات کا ذکر کرتے ہوئے شاعر کہ رہا ہے کہ ایک قطرے کے بہادری دکھانے کی دیر تھی کہ اس کے پیچھے سب قطرے چل پڑے قطروں کی قطار لگ گئی۔ ڈھیر سارے قطروں نے مل کر تیز بارش کی صورت اختیار کر لی اور زمین جل تھل ہو گئی۔ آسمان سے ڈھیروں قطرے کود پڑے۔ جن سے پانی کا ریلا اُمڈ آیا اور ہر طرف پانی ہی پانی بھر گیا۔

شعر۱۳: پانی پانی ہُوا بیاباں
سیراب ہوئے چمن، خیاباں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بیاباں	ویران جگہ	سیراب	آب پاشی
خیاباں	باغ	چمن	باغ

تشریح اس شعر میں شاعر بارش کا منظر بیان کر رہا ہے۔ تیز بارش ہونے کی وجہ سے ویرانے میں بھی جل تھل ہو گئی۔ سوکھی زمین تر ہو گئی۔ باغوں، کھیتوں، فصلوں اور جنگلوں کے پودے پانی سے دُھل گئے۔ باغ اور کھیت پانی سے سیراب ہو گئے۔ پتے، پھول اور درختوں میں تازگی آ گئی۔ پورا باغ نکھر گیا۔ ویرانے میں بھی بارش سے رونق ہو گئی۔

شعر۱۴: تھی قحط سے پائمال خلقت
اس مینھ سے ہُوئی نِہال خلقت

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قحط	خشک سالی	پامال	ختم	خلقت	مخلوق
مینھ	بارش	نہال	خوش		

تشریح شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین پر موجود انسان، حیوان اور نباتات خشک سالی کا شکار تھے۔ فصلیں خراب ہو رہی تھیں، پودے مرجھا رہے تھے۔ سمندری مخلوق پانی کم ہونے کی وجہ سے پریشان تھی۔ انسان گرمی سے بے حال تھے۔ زمین پر خشک سالی تھی۔ لوگ پینے کے پانی سے محروم تھے۔ بارش آنے کی وجہ سے تمام مخلوق فیض یاب ہوئی۔ فصلیں سیراب ہو گئیں۔ جنگل میں منگل ہو گیا۔ دریاؤں اور ندی نالوں میں پانی بھر گیا۔ انسان بارش میں نہانے لگے۔ حیوانات اور پرندوں نے اپنی پیاس بجھائی۔ اس بارش سے تمام مخلوق خوش ہوئی۔

شعر۱۵: اے صاحبو! قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتفاق کر لو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صاحبو	دوستو	خبر لو	حالات معلوم کرو	اتفاق	اتحاد

تشریح اس شعر میں شاعر نے قوم کو اتحاد کا سبق دیا ہے کہ ایک قطرہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا مگر

جب سب قطرے مل کر روانہ ہوتے ہیں تو موسلا دھار بارش کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لیے اے دوستو! اگر ترقی کرنا چاہتے ہو تو سب مل جل کر کام کرو۔ اتفاق میں برکت ہے۔ قطروں کی طرح متحد ہو جاؤ تم ایک مضبوط قوم بن جاؤ گے۔

شعر۱۶:

قطروں ہی سے ہو گی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمہاری

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نہر جاری ہونا	پانی جمع ہونا	قطروں	بوندوں	کشتیاں چلنا	کام چلنا

تشریح اس شعر میں شاعر یہ سبق دے رہا ہے کہ اتفاق اور اتحاد کا سبق بارش کے قطروں سے سیکھو۔ یہ قطرے جب مل کر زمین پر گرتے ہیں تو انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ سوکھی ہوئی نہریں پانی سے بھر جاتی ہیں۔ ان نہروں میں کشتیاں چلنے لگتی ہیں اور تمام لوگ خوش حال ہو جاتے ہیں۔ کسان کی فصلیں شاداب ہو جاتی ہیں۔ جو کام رُکے ہوئے تھے وہ پھر سے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح تم مل کر رہو گے تو تمہارے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

(الف) جس قطرے نے پہل کی وہ کیسا قطرہ تھا؟

جواب: جس قطرے نے پہل کی وہ بہت دلیر اور جرأت مند قطرہ تھا۔ اس میں ہمت و حوصلے کا دریا موجزن تھا۔

(ب) قطرہ کیا کہہ کر روانہ ہوا؟

جواب: قطرہ یہ کہہ کر روانہ ہوا کہ "دشوار ہے جی پہ کھیل جانا۔"

(ج) موسلا دھار بارش کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: موسلا دھار بارش سے بیابان، باغ اور جنگل پانی سے نہا گئے۔

(د) قطروں کے جانے سے کیسی بارش ہونے لگی؟

جواب: ایک کے بعد ایک قطرہ زمین کی طرف آیا۔ قطروں کی قطار بندھ گئی اس قطار نے موسلا دھار بارش کا روپ دھار لیا۔

(ہ) قوم کو قطروں سے کیا سبق لینا چاہیے؟

جواب: قوم کو قطروں سے اتحاد کا سبق لینا چاہیے جنھوں نے مل کر زمین کے حالات بدل دیے۔

۲۔ نظم کے مطابق دُرست مصرعے ملا کر اشعار مکمل کریں۔

کالم الف	کالم ب
مضطر کہ تھی کڑی گھڑی	میں کون ہوں کیا بساط میری
کس برتے پہ میں کروں دلیری	دو چار نے اور پیروی کی
بولا للکار کر کہ آؤ	پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی
مل کر جو کرو گے جاں فشانی	قطروں کا سا اتفاق کر لو
دیکھی جرأت جو اس سخی کی	میرے پیچھے قدم بڑھاؤ
پانی پانی ہوا بیاباں	میدان پہ پھیر دو گے پانی
اے صاحبو! قوم کی خبر لو	سیراب ہوئے چمن خیاباں

۳۔ نظم کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

(الف) ناچیز ہوں میں غریب قطرہ
(ب) سیراب ہوئے چمن خیاباں
(ج) اک قطرہ کہ تھا بڑا دلاور
(د) ڈالو مرد وزمین میں جان
(ہ) پھر ایک کے بعد ایک لپکا

۴۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

جواب:

الفاظ	جملے
ناچیز	ہر قطرہ خود کو ناچیز سمجھ رہا تھا۔
خطرہ	مجھے تم سے جان کا خطرہ ہے۔
سخاوت	سخاوت کرنا ایک بہت بڑی خوبی ہے۔
دلیری	علی نے دلیری کا مظاہرہ کیا اور مقابلہ جیت گیا۔
جاں فشانی	مل کر جاں فشانی کرنے سے اچھے نتائج نکلتے ہیں۔
شجاعت	پاکستانی فوج نے ہر جنگ میں شجاعت دکھائی۔

۵۔ فعل ماضی مطلق اور فعل ماضی استمراری کے پانچ پانچ جملے تحریر کریں۔

فعل ماضی مطلق کے جملے	فعل ماضی استمراری کے جملے
۱۔ آمنہ نے ناشتا کیا۔	۱۔ منیر ہر روز کرکٹ کھیلتا تھا۔
۲۔ فرح بازار سے انار لائی۔	۲۔ امی صبح سویرے ناشتا بناتی تھیں۔
۳۔ مانو نے دودھ پی لیا۔	۳۔ بابا جی صبح کی نماز پڑھنے مسجد جایا کرتے تھے۔
۴۔ گائے نے چارا کھایا۔	۴۔ درختوں پر ڈھیر سارے آم لگتے تھے۔
۵۔ بلی چھت پر سو گئی۔	۵۔ مُنا دودھ پی کر سوتا تھا۔

سوچیں اور بتائیں

- آپ کے خیال میں بارش رحمت ہے یا زحمت اور کیوں؟

جواب: میرے خیال میں بارش رحمت ہے اگر کم مقدار میں ہو۔ بہت زیادہ بارشیں ہونے سے زمین میں سیلاب آ جاتا ہے۔ یوں بارش زحمت بن جاتی ہے۔

- آپ کے خیال میں بارش ہمارے لیے کس طرح فائدہ مند ہے؟

جواب: میرے خیال میں بارش ہمارے لیے بہت فائدہ مند ہے کیوں کہ بارش سے خشک سالی کا خاتمہ ہو جاتا ہے، زمین پر پانی کی ضرورت مکمل ہو جاتی ہے۔

ٹھہریں اور بتائیں

- دلاور قطرے نے کیا دلیری دکھائی؟

جواب: دلاور قطرہ اکیلا زمین کی طرف روانہ ہو گیا۔

- دلاور قطرے نے کیا کیا؟

جواب: دلاور قطرے نے مردہ زمین میں جان ڈالنے کے لیے سب سے پہلے قربانی دی۔

- جی پہ کھیل جانا کیوں دشوار ہے؟

جواب: جی پہ کھیل جانا اس لیے دشوار ہے کیوں کہ ہر کسی کو اپنی زندگی سے پیار ہوتا ہے اور کوئی اسے ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن جو لوگ اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں وہ بہت عظیم لوگ ہوتے ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

تھی قحط سے پائمال خلقت
اس مینھ سے ہوئی نہال خلقت

اے صاحبو! قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتفاق کر لو
قطروں ہی سے ہو گی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمہاری

۱۔ قحط سے مراد ہے:
(a) خشک سالی (b) شادابی (c) خوش حالی (d) زرخیزی

۲۔ تھی قحط سے پائمال:
(a) فطرت **(b) خلقت** (c) نفرت (d) مصیبت

۳۔ قوم کو قطروں کی طرح کا کرنا چاہیے:
(a) کام (b) حوصلہ **(c) اتفاق** (d) اہتمام

۴۔ خلقت کس سے نہال ہوئی؟
(a) فصلوں سے (b) طوفان سے
(c) مینھ سے (d) بادل سے

۵۔ اتفاق کا متضاد ہے:
(a) اتحاد **(b) نفاق** (c) اکٹھے (d) الگ

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ آسمان پر تھی کھڑی تھی:
(a) گھنگھور گھٹا (b) بارش (c) بجلی (d) رم جھم

۲۔ ہر قطرہ کے دل میں تھا یہ:
(a) ارادہ **(b) خطرہ** (c) بہانہ (d) ڈر

۳۔ غریب قطرہ خود کو سمجھ رہا تھا:
(a) دلیر **(b) ناچیز** (c) اہم چیز (d) فانی

۴۔ کس برتے پہ میں کروں:
(a) محنت (b) مشقت **(c) دلیری** (d) جاں فشانی

۵۔ اک قطرہ تھا کہ تھا بڑا:
(a) بہادر (b) بزدل **(c) دلاور** (d) سکندر

۶۔ میرے پیچھے بڑھاؤ:
(a) ہاتھ **(b) قدم** (c) ساتھ (d) ناطہ

۷۔ کر گزرو جو ہو سکے کچھ:
(a) احسان (b) احساس (c) کام (d) دھیان

۸۔ مردہ زمین میں ڈالو:
(a) پسینا **(b) جان** (c) قطرہ (d) بارش

۹۔ مل کر جو کرو گے:
(a) جاں فشانی (b) کام (c) دوستی (d) اتحاد

۱۰۔ میدان پہ پھیر دو گے:
(a) جھاڑو (b) تباہی **(c) پانی** (d) رنگ

۱۱۔ جی پہ کھیل جانا ہوتا ہے:
(a) دشوار (b) اہم (c) آسان (d) سہل

۱۲۔ آخر قطروں کا بندھ گیا:
(a) سال **(b) تار** (c) بار (d) جار

۱۳۔ بارش ہونے لگی:
(a) ہلکی (b) تیز **(c) موسلا دھار** (d) طوفانی

۱۴۔ پانی پانی ہوا:
(a) بیاباں (b) چمن (c) خیاباں (d) شہر

۱۵۔ سیراب ہوئے چمن:
(a) میدان **(b) خیاباں** (c) بیاباں (d) ویراں

۱۶۔ فعل ماضی کی اقسام ہیں:
(a) دو (b) چار **(c) چھے** (d) آٹھ

۱۷۔ وہ گزرا ہوا زمانہ جس میں زمانے کا تعین نہ ہو کہلاتا ہے:
(a) ماضی مطلق (b) ماضی بعید
(c) ماضی قریب (d) ماضی استمراری

۱۸۔ وہ فعل جو قریب کے گزرے ہوئے زمانہ میں کیا گیا ہو کہلاتا ہے:
(a) ماضی مطلق **(b) ماضی قریب**
(c) ماضی بعید (d) ماضی شکیہ

۱۹۔ وہ فعل جو دور کے گزرے ہوئے زمانے میں واقع ہوا ہو کہلاتا ہے:
(a) ماضی مطلق (b) ماضی قریب
(c) ماضی بعید (d) ماضی استمراری

۲۰۔ درج ذیل میں سے ماضی بعید کا جملہ ہے:
(a) میں نے کتاب پڑھی۔ **(b) میں نے کتاب پڑھی تھی۔**
(c) میں نے کتاب پڑھی ہو گی۔ (d) کاش! میں کتاب پڑھتی۔

۲۱۔ ماضی بعید کے استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) حذیفہ نے بیگ خریدا ہے۔ (b) حذیفہ نے بیگ خریدا ہو گا۔
(c) حذیفہ نے بیگ خریدا تھا۔ (d) حذیفہ نے بیگ خریدا۔

۲۲۔ ماضی بعید کے استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) عروج سکول آئی تھی۔ (b) عروج سکول آئی ہے۔
(c) عروج سکول آ رہی تھی۔ (d) عروج سکول آئی ہو گی۔

۲۳۔ فعل ماضی شکیہ کے استعمال والا درست جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) انور کراچی جا رہا ہے۔ (b) انور کراچی جا رہا تھا۔
(c) انور کراچی گیا ہو گا۔ (d) انور روز کراچی جاتا ہے۔

۲۴۔ ماضی قریب کے استعمال پر مبنی جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) احمد نے کتاب پڑھی ہے۔ (b) احمد نے کتاب پڑھی تھی۔
(c) احمد کتاب پڑھ رہا تھا۔ (d) احمد کتاب پڑھ چکا تھا۔

۲۵۔ ماضی قریب کے استعمال والا جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) قاصد بڑی دُور سے پیغام لایا ہے۔ (b) قاصد بڑی دُور سے پیغام لایا تھا۔
(c) قاصد بڑی دُور سے پیغام لایا ہو گا۔ (d) قاصد بڑی دُور سے پیغام لاتا ہے۔

۲۶۔ "پانی پانی ہوا بیاباں سیراب ہوئے چمن، خیاباں" اس شعر میں کیفیت بیان ہوئی ہے: (Final Term 23)
(a) سیلاب کے بعد کی (b) خزاں کے بعد کی
(c) بہار کی آمد کے بعد کی **(d) برسات کے بعد کی**

اسبق نمبر ۱۱

محسنِ پاکستان

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
محسن	احسان کرنے والا	شغف	مشغلہ
پائندہ	ہمیشہ رہنے والی	مادری زبان	نسلی زبان، آبائی زبان
کلیدی کردار	بنیادی کردار	قیام	قائم ہونا
ناقابلِ تسخیر	جسے فتح نہ کیا جا سکے	ہجرت	ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ جانا
ابتدا	شروع	لگ بھگ	تقریباً
مقیم	رہنا	شمولیت	شامل ہونا
مایہ ناز	مشہور، قابلِ فخر	تحلیل	مختصر
کاوش	کوشش	ورطۂ حیرت	حیرت زدہ ہونا، حیران کن
من	دل	لگن	شوق
سر میں سودا سمانا	جنون سوار ہونا	بے پناہ عقیدت	بہت زیادہ احترام
حب الوطنی	وطن سے محبت	دفاع	حفاظت
ازلی دشمن	پرانا مخالف	ایک آنکھ نہ بھانا	اچھا نہ لگنا
تخریب کاری	نقصان پہنچانا، توڑ پھوڑ	سالمیت	سلامتی
حامی بھرنا	[illegible]	[illegible]	اُمیدوار
تاریخ رقم کرنا	اہم کام کرنا	تعمیر کرنا	جوڑنا
اثاثے	اہم چیزیں، قیمتی سامان	باور کرانا	یاد دلانا
خواہاں	چاہنے والے، خواہش مند	جارحیت	لڑنا جھگڑنا، توڑ پھوڑ
عدم توازن	غیر متوازن، توازن نہ ہونا	گراں قدر	اہم، قیمتی
اعزازات	انعامات	دارِ فانی	دنیا (عارضی گھر)
الوداع	خدا حافظ	فراموش	بھلانا
سوگوار	غم زدہ	ہلال	پہلی رات کا چاند

خلاصہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہمارے محسن ہیں جنھوں نے پاکستان کو ایٹمی طاقت بنایا اور پاکستان کو دنیا میں ناقابلِ تسخیر بنا دیا۔ آپ یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو بھوپال میں پیدا ہوئے۔ اُردو آپ کی مادری زبان تھی۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ اور آپ کا خاندان ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ آپ نے مغربی برلن (جرمنی) کی ٹیکنیکل یونی ورسٹی ہالینڈ (نیدرلینڈ) اور بیلجیم کی یونی ورسٹیز سے تعلیم حاصل کی۔ آپ تقریباً پندرہ برس یورپ میں مقیم رہے۔

آپ نے ہالینڈ سے ماسٹر آف سائنس اور بیلجیم سے انجینئرنگ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے ۱۹۷۶ء میں وزیرِ اعظم پاکستان کی دعوت پر ملک کے ایٹمی پروگرام "انجینئرنگ ریسرچ لیبارٹریز" میں شمولیت اختیار کی۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان ایک مایہ ناز سائنس دان تھے۔ آپ نے آٹھ سال کی مدت میں ایٹمی پلانٹ نصب کر لیا۔ آپ نے اپنے وطن کو ایٹمی طاقت بنا کر دم لیا۔ آپ پاکستان سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔

۱۱ مئی ۱۹۹۸ء کو بھارت نے ایٹمی دھماکا کر کے پاکستان کی سالمیت کے لیے خطرے کا سگنل دے دیا۔ پاکستان کے عوام کی طرف سے دشمن کو جواب دینے کا دباؤ بڑھ رہا تھا۔ بالآخر پاکستان نے بھی ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو بھارت کے مقابلے میں کامیاب ایٹمی تجربات کر کے تاریخ رقم کر دی۔ یہ تجربات بلوچستان کے ضلع چاغی کے پہاڑوں میں کیے گئے۔ اس واقعے کی یاد میں ہر سال ۲۸ مئی کو "یومِ تکبیر" منایا جاتا ہے۔ سعودی وزیرِ اعظم نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو اسلامی دنیا کا ہیرو قرار دیا۔ پاکستان کے اداروں نے دنیا کی مخالفت پر یہ بات باور کرائی کہ ہم ایک زندہ دار قوم ہیں۔ ہم دنیا میں محبت اور امن کے خواہاں ہیں۔ خطے میں عدم توازن اور غیر یقینی صورتِ حال کو ہم اپنے لیے بڑا خطرہ سمجھتے ہیں اس لیے ہم نے ایٹمی تجربات کیے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو ان گراں قدر خدمات کے سلسلے میں سرکاری اعزازات ہلالِ امتیاز اور نشانِ امتیاز سے نوازا گیا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان ۱۰ اکتوبر ۲۰۲۱ء کو اس دارِ فانی کو الوداع کہ گئے۔ ان کی نمازِ جنازہ فیصل مسجد اسلام آباد میں ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ زندہ قومیں اپنے محسنوں کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں۔ ہم بھی ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی ان خدمات کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) عبدالقدیر خان کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: عبدالقدیر خان یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو بھوپال میں پیدا ہوئے۔

(ب) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے پاکستان کے دفاع میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب: ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا اور پاکستان کو دنیا کے لیے ناقابلِ تسخیر بنا دیا۔

(ج) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام سے کون سی لیبارٹری منسوب ہے؟

جواب: ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام سے "ڈاکٹر اے کیو خان ریسرچ لیبارٹریز" منسوب ہے۔

(د) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے دل میں کس چیز کا سودا سمایا ہوا تھا؟

جواب: ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے دل میں ایک ہی لگن تھی اور سر میں ایک ہی سودا سمایا ہوا تھا کہ وطنِ عزیز کو ایٹمی طاقت بنا کر ناقابلِ تسخیر بنانا ہے۔

(ہ) پاکستان نے کس سال اور کہاں ایٹمی دھماکے کیے؟

جواب: پاکستان نے ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو بھارت کے مقابلے میں کامیاب ایٹمی تجربات کر کے تاریخ رقم کر دی۔ یہ تجربات بلوچستان کے ضلع چاغی کے پہاڑی علاقوں میں کیے گئے۔

(و) "یومِ تکبیر" کب منایا جاتا ہے؟

جواب: ۲۸ مئی کو ہر سال "یومِ تکبیر" منایا جاتا ہے۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

(الف) پاکستان کے لیے ایٹمی طاقت حاصل کرنا کیوں ضروری تھا؟

جواب: ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء کو بھارت نے ایٹمی دھماکے کر کے پاکستان کی سالمیت کے لیے ایک مستقل خطرے کی گھنٹی بجا دی۔ اس صورتِ حال نے پاکستان کو ایک نازک موڑ پر لا کھڑا کیا۔ پاکستان کے عوام کی طرف سے دشمن کے جواب میں دھماکے کرنے کے لیے دباؤ بڑھتا جا رہا تھا جب کہ دھماکے نہ کرنے کے لیے عالمی دباؤ بھی شدید سے شدید تر ہوتا جا رہا تھا۔ بالآخر پاکستان نے عوامی اُمنگوں کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کر لیا اور ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو بھارت کے مقابلے میں کامیاب ایٹمی تجربات کر کے تاریخ رقم کر دی۔ یہ تجربات بلوچستان کے ضلع چاغی کے پہاڑی علاقوں میں کیے گئے۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ملک دشمنوں سے مخاطب ہوتے ہوئے اپنا پیغام ان الفاظ میں پیش کیا: "ہم نے پاکستان کا دفاع ناقابلِ تسخیر بنا دیا ہے۔"

(ب) کسی ملک کے لیے دفاعی طور پر مضبوط ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب: کسی ملک کے لیے دفاعی طور پر مضبوط ہونا بہت ضروری ہے تاکہ ملک پر مخالف قوتوں کی طرف سے حملے نہ ہوں۔ کوئی ملک کو کم زور سمجھ کر اس پر قبضہ کرنے کی کوشش نہ کرے۔

۳۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جملے
شخصیات	ڈاکٹر عبدالقدیر خان دنیا کی اہم شخصیات میں سے ایک ہیں۔
عظمت	ہم ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں۔
ہجرت	ہمارا خاندان ہجرت کر کے پاکستان آیا۔
کوشاں	ہم اپنے وطن کی ترقی کے لیے کوشاں ہیں۔
رنگ لانا	محنت ضرور رنگ لاتی ہے۔
مقیم	ڈاکٹر عبدالقدیر خان پندرہ سال یورپ میں مقیم رہے۔
کٹھن	ہمارا ملک کٹھن دور سے گزر رہا ہے۔

۴۔ سبق کے متن کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) ڈاکٹر عبدالقدیر خان پیدا ہوئے:

(i) دہلی میں (ii) بھوپال میں ✓

(iii) پنجاب میں (iv) سیالکوٹ میں

(ب) آپ کے خاندان کو اُردو ادب سے تھا:

(i) بہت پیار (ii) اُنس (iii) گہرا شغف ✓ (iv) گہرا ربط

(ج) آپ یورپ میں مقیم رہے:

(i) لگ بھگ ۱۰ سال (ii) لگ بھگ ۱۵ سال ✓

(iii) لگ بھگ ۵ سال (iv) تمام عمر

(د) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے میٹلر جیکل انجینئرنگ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی:

(i) لندن سے (ii) فرانس سے

(iii) بیلجیم سے ✓ (iv) ہالینڈ سے

(ہ) ۱۹۸۱ء میں "انجینئرنگ ریسرچ لیبارٹریز" کا نام بدل کر رکھ دیا گیا:

(i) ڈاکٹر اے کیو خان ریسرچ لیبارٹریز ✓

(ii) اے کیو خان ریسرچ لیبارٹریز

(iii) خان ریسرچ لیبارٹریز (iv) اے کیو خان لیبارٹریز

(و) بھارت نے ایٹمی دھماکے کیے:

(i) ۲۵ مئی ۱۹۹۷ء کو (ii) ۱۵ مئی ۱۹۹۸ء کو

(iii) ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء کو ✓ (iv) ۶ مئی ۱۹۹۶ء کو

(ز) پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے:

(i) ۲۶ مئی ۱۹۹۸ء کو (ii) ۸ جون ۱۹۹۸ء کو

(iii) ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء کو (iv) ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو ✓

۵۔ اخبارات و رسائل کی مدد سے پاکستان کی نامور شخصیات کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کریں اور آپس میں معلومات کا تبادلہ کریں۔

جواب: عبدالستار ایدھی، ارفع کریم، حکیم محمد سعید اور دیگر اہم شخصیات کی زندگی کا مطالعہ کریں۔

۶۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

برعکس۔ توقع۔ تخت۔ تردد۔ التجا۔ حقارت۔ حمایت۔ حادثہ

جواب: بَرعکس۔ تَوَقُّع۔ تَخت۔ تَرَدُّد۔ اِلتِجا۔ حَقارت۔ حِمایت۔ حادِثہ

۷۔ درج ذیل عبارت میں تشبیہات اور استعارے پہچان کر الگ الگ کریں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

میرا لعل چاند کی طرح خوب صورت اور شیر کی طرح بہادر ہے۔ وہ شہد کی طرح میٹھے لہجے میں بات کرتا ہے، مگر دلیری میں وہ شیر ہے، بالکل شیر۔

تشبیہ	جملے
چاند کی طرح خوب صورت	میرا بیٹا چاند کی طرح خوب صورت ہے۔
شیر کی طرح بہادر	ہمارے فوجی شیر کی طرح بہادر ہیں۔
شہد کی طرح میٹھا	میرے اُستاد کا لہجہ شہد کی طرح میٹھا ہے۔

استعارہ	جملہ
دلیری میں شیر ہے۔	عزیز بھٹی شہید دلیری میں شیر تھا، بالکل شیر۔

۸۔ درج بالا تعریفوں اور مثالوں کی روشنی میں دیے گئے سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے نئے الفاظ بنائیں۔

سابقے	الفاظ	لاحقے	الفاظ
نا	نادان، ناواقف	بان	مہربان، میزبان
با	بااَدب، باتمیز	دان	گل دان، نمک دان
بے	بےکار، بےزار	گار	خدمت گار، طلب گار
اَن	ان پڑھ، ان دیکھا	دار	پہرے دار، چوکی دار
ہم	ہم عمر، ہم راز	گر	کاری گر، جادوگر

۹۔ درج ذیل محاورات جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

محاورات	جملے
آب آب ہونا	اپنے ریاضی کے نمبر دیکھ کر ناصر شرم کے مارے آب آب ہو گیا۔
آگ بگولا ہونا	چھوٹی چھوٹی باتوں پر آگ بگولا نہیں ہونا چاہیے۔
اُمید بر آنا	فصلوں کی پیداوار دیکھ کر کسان کی اُمید بر آئی۔
اُکتا جانا	ایک ہی کام کر کے انسان اُکتا جاتا ہے۔
بے پر کی اُڑانا	اسلم ہر وقت بے پر کی اُڑاتا رہتا ہے۔
بات کا بتنگڑ بنانا	آمنہ نے چھوٹی سی بات کا بتنگڑ بنا لیا۔

۱۰۔ غلط فقروں کو دُرست کیجیے۔

غلط فقرے	دُرست فقرے
آج شبِ برأت کی رات ہے۔	آج شبِ برأت ہے۔
اُس نے مجھ کو پوچھا۔	اُس نے مجھ سے پوچھا۔
اُس کی قلم ٹوٹ گئی۔	اُس کا قلم ٹوٹ گیا۔
درحقیقت میں آپ سچے ہیں۔	درحقیقت آپ سچے ہیں۔
بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔

۱۱۔ مندرجہ ذیل پیراگراف کی تلخیص کریں۔

حق کے راستے پر چلنا کسی پہاڑ پر چڑھنے کی طرح ہوتا ہے۔ ہر قدم اُٹھانے کے لیے بہت ہمت کرنے، بہت جان لگانے اور بہت سی آزمائشوں سے گزرنے کی ضرورت پڑتی ہے جب کہ باطل کا راستہ کسی پہاڑ سے اُترنے جیسا ہوتا ہے یعنی آپ ایک قدم اُٹھائیں تو دوسرا اور تیسرا قدم خود سے اُٹھتا چلا جاتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص ایک ہی وقت میں دونوں راستوں پر چلنے کی خواہش رکھتا ہو تو اُس کی زندگی دو چار قدم آگے اور دو چار قدم پیچھے جانے میں ہی صَرف ہو جاتی ہے۔ یوں نہ تو اس کا سفر طے ہو پاتا ہے اور نہ ہی وہ منزل پر پہنچ پاتا ہے، یعنی:

نہ خُدا ہی ملا نہ وصالِ صنم، نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے
رہے دل میں ہمارے یہ رنج و الم، نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے

جواب: حق کے راستے پر چلنا دشوار گزار اور آزمائشوں سے پُر ہوتا ہے جب کہ باطل کا راستہ

آسان ہوتا ہے۔ ایک ہی وقت میں دونوں راستوں پر نہیں چلا جا سکتا کیوں کہ اس سے نہ تو سفر طے ہوتا ہے اور نہ منزل ملتی ہے انسان ادھر کا رہتا ہے اور نہ اُدھر کا۔

سوچیں اور بتائیں

- ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: ڈاکٹر عبدالقدیر خان ایک محب وطن سائنس دان تھے۔ آپ نے ملک کے دفاع کے لیے ایٹم بم بنایا۔

- یومِ تکبیر کب اور کیوں منایا جاتا ہے؟

جواب: یومِ تکبیر ۲۸ مئی کو منایا جاتا ہے کیوں کہ اس دن پاکستان نے کامیاب ایٹمی دھماکے کیے تھے۔

تحریری اور بتائیں

- پاکستان کی سلامتی کب خطرات سے دوچار ہوئی؟

جواب: بھارت نے ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء کو ایٹمی تجربات کر کے پاکستان کی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیا۔

- پاکستان کے کسی اور سائنس دان کا نام بتائیں۔

جواب: ڈاکٹر عبدالسلام۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

جو قومیں اپنے محسنوں کو یاد رکھتی ہیں۔ ان کی زندگی اور کارناموں کو بیان کرنے پر فخر محسوس کرتی ہیں۔ وہ دنیا میں زندہ اور پائندہ تصور کی جاتی ہیں۔ پاکستان کی ایک عظیم شخصیت محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہیں، جنھوں نے پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا اور پاکستان کو دنیا کے لیے ناقابلِ تسخیر بنا دیا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو بھوپال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان کو اُردو زبان و ادب سے گہرا شغف تھا۔ گویا اُردو آپ کی مادری زبان تھی۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ ابتدا میں آپ نے میٹروپولیٹن کارپوریشن، کراچی میں ملازمت اختیار کی۔ بعد ازاں اسکالرشپ پر اعلیٰ تعلیم کے لیے بیرونِ ملک چلے گئے۔

۱۔ محسن سے مراد ہے:
(a) احسان کرنے والا (b) احسان جتانے والا
(c) جرم کرنے والا (d) مہربان

۲۔ پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا:
(a) بھٹو نے (b) ضیاء الحق نے
(c) نواز شریف نے **(d)** ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے

۳۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ابتدا میں ملازمت اختیار کی:
(a) میٹروپولیٹن کارپوریشن میں (b) واپڈا میں
(c) فوج میں (d) لیبارٹری میں

۴۔ آپ بیرونِ ملک اعلیٰ تعلیم کے لیے گئے:
(a) اسکالرشپ پر (b) قرض لے کر
(c) انعامی رقم سے (d) دوست کے ساتھ

۵۔ "بیرون" کا متضاد ہے:
(a) باہر **(b)** اندرون (c) تنگ (d) کھلا

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی مادری زبان تھی:
(a) اُردو (b) فارسی (c) پنجابی (d) سندھی

۲۔ قیامِ پاکستان کے وقت ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہجرت کر کے آئے:
(a) جرمنی **(b)** پاکستان (c) ترکی (d) جاپان

۳۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان اعلیٰ تعلیم کے لیے چلے گئے:
(a) بیرونِ ملک (b) ترکی (c) ایران (d) لیبیا

۴۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ماسٹر آف سائنس کیا:
(a) جرمنی سے **(b)** ہالینڈ سے
(c) کینیڈا سے (d) ترکی سے

۵۔ ڈاکٹر عبدالقدیر پاکستان کو بنانا چاہتے تھے:
(a) ایٹمی طاقت (b) مضبوط (c) ترقی یافتہ (d) خودمختار

۶۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کس کی دعوت پر ملک کے ایٹمی پروگرام میں شمولیت اختیار کی؟
(a) وزیرِاعظم (b) صدر
(c) وزیرِ سائنس و ٹیکنالوجی (d) وزیرِ صحت

۷۔ پاکستان کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی:
(a) ایران کو (b) افغانستان کو **(c)** ہندوستان کو (d) چین کو

۸۔ ۲۸ مئی کو پاکستان میں منایا جاتا ہے:
(a) یومِ دفاع (b) یومِ پاکستان
(c) یومِ تکبیر (d) یومِ مزدور

۹۔ ۱۹۸۹ء میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو اعزاز سے نوازا گیا:
(a) ہلالِ امتیاز سے (b) ہلالِ جرأت سے
(c) نشانِ حیدر سے (d) ستارۂ امتیاز سے

۱۰۔ ۱۴ اگست ۱۹۹۶ء کو صدرِ پاکستان نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو نوازا:
(a) ہلالِ امتیاز سے **(b)** نشانِ امتیاز سے
(c) ہلالِ جرأت سے (d) نشانِ حیدر سے

۱۱۔ پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز ہے:
(a) نشانِ حیدر **(b)** نشانِ امتیاز (c) ہلالِ جرأت (d) ستارۂ امتیاز

۱۲۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی نمازِ جنازہ ہوئی:
(a) مزارِ قائد پر (b) بادشاہی مسجد میں
(c) فیصل مسجد میں (d) مسجد وزیر خان میں

۱۳۔ دارِ فانی سے مراد ہے:
(a) عارضی ٹھکانا (b) مستقل ٹھکانا
(c) جنت (d) آخرت

۱۴۔ محسنِ پاکستان کہا جاتا ہے:
(a) عبدالستار ایدھی کو **(b)** ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو
(c) ڈاکٹر عبدالسلام کو (d) حکیم محمد سعید کو

۱۵۔ میری زمین میرا ہے آخری:
(a) حوالہ (b) سہارا (c) کنارا (d) پیغام

۱۶۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے قلیل مدت میں ایٹمی پلانٹ نصب کیا:
(a) آٹھ سال میں (b) نو سال میں
(c) دس سال میں (d) گیارہ سال میں

۱۷۔ "استعارہ" کے استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) اُس کے الفاظ شہد جیسے میٹھے ہوتے ہیں۔
(b) ہر بچہ ماں کے لیے چاند ہوتا ہے۔
(c) شہر کی سڑکیں ایسی ہیں جیسے بھول بھلیاں۔
(d) اُس کے ارادے چٹان کی طرح مضبوط ہیں۔

۱۸۔ "میرا چاند سو رہا ہے۔" اس جملے میں استعمال ہوا ہے: (Second Term 23)
(a) تشبیہ **(b)** استعارہ (c) تلمیح (d) ردیف

۱۹۔ محاورے کے درست استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23) (First Term 24)
(a) وہ اتنا تنگ مزاج ہے کہ ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا۔
(b) خیالی پلاؤ پکانے سے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔
(c) کامیابی ہمیشہ محنت کرنے والوں کے ہاتھ چومتی ہے۔
(d) معمولی سی غلطی پر اس نے غصے سے فلک سر پر اٹھا دیا۔

۲۰۔ استعارہ کے درست استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) میرا بھائی شیر ہے۔ (b) میرا بھائی چاند جیسا ہے۔
(c) میرا بھائی شیر جیسا بہادر ہے۔ (d) میرا بھائی پھول جیسا ہے۔

۲۱۔ درست محاورہ ہے: (Final Term 23)
(a) آ گھوڑے مجھے مار **(b)** آ بیل مجھے مار
(c) آ بھینس مجھے مار (d) آ گائے مجھے مار

۲۲۔ لفظ "تعاون" کا درست تلفظ ہے: (First Term 24)
(a) تَعاوُن (b) تعاوَن **(c)** تَعَاوُن (d) تَعاوَن

۲۳۔ سابقہ "با" سے بننے والے درست الفاظ کی فہرست ہے: (First Term 24)
(a) بانصیب، بانام، باشمار **(b)** باوضو، باجماعت، باادب
(c) باعمل، باعقل، باانعام (d) بانصیب، بابس، باغم

۲۴۔ درست محاورے کے استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23) (First Term 24)
(a) چوری پکڑے جانے پر وہ آب پانی ہو گیا۔
(b) اسے تو بات کا بتنگڑ بنانے کی عادت ہے۔
(c) آپ کے آنے سے محفل کو آنکھ چاند لگ گئے۔
(d) حادثے کی خبر سن کر اس کے ہاتھوں کے کبوتر اُڑ گئے۔

سبق نمبر ۱۲

دہشت گردی اور ہماری ذمہ داریاں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دہشت گردی	خوف و ہراس پھیلانا	ملوث	شامل
ماہرین	باکمال لوگ	وقوع پذیر	واقع ہونا
اتفاق	مل جل کر	ناسور	سوراخ دار زخم
انفرادی	تنہا، اکیلا	نفسیاتی	ذہنی
اجتماعی	اکٹھے، مل جل کر	اضطراب	بے چینی
رونما	ظاہر	لعنت	برا بھلا کہنا
بے بہا	بہت زیادہ	شدت پسندی	رویے میں سختی
پوشیدہ	چھپا ہوا	مسلکی	مذہبی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عالمی	دنیاوی	پیچیدہ	مشکل
فرقہ واریت	فرقوں پر اختلاف	اختلافات	مخالفت
مذموم	برے	خودکش دھماکا	خود کو دھماکے سے اُڑانا
تائید	حمایت	فعل	کام
پس پردہ	پیچھے	مذمت	ملامت کرنا
سماجی ماہرین	معاشرے کے اہل افراد	عوامل	معاملات
معاشی	روزگار سے متعلق	نظریاتی	خیالات پر مبنی
بالعموم	عام طور پر	عزائم	ارادے
دوچار ہونا	جھیلنا	ہدف	نشانہ
بازگشت	آواز، یاد	معصوم	بے گناہ
عائد کرنا	تھوپنا، نافذ کرنا	بزدلانہ	ڈرپوک، پست ہمت
شانہ بشانہ	ساتھ ساتھ	عوام الناس	عام لوگ
ماحول	اردگرد کے حالات	احتیاطی تدابیر	حفاظت کے طریقے
رضا کار	خادمِ خلق (بلا معاوضہ کام کرنے والا)	پرہجوم	بھیڑ والی جگہیں
		منصوبہ ساز	منصوبہ بنانے والا
مشکوک	جس پر شک کیا جائے	ہوشیار	چست، باخبر
سراغ	کھوج	راہ میں حائل	راستے کی رکاوٹ
مردانہ وار	بہادری سے	جہنم واصل	قتل کرنا، انجام کو پہنچانا
غیر مصدقہ	غیر تصدیق شدہ	گہوارہ	گھر، نشوونما کی جگہ
سنگین	شدید	اطلاعات	خبریں
ہنگامی	فوری طور پر، ایمرجنسی	مکروہ	ناپسندیدہ

خلاصہ دہشت گردی ایک ایسا عمل ہے جس سے پُرامن معاشرے میں رہنے والے لوگوں کے دلوں میں خوف و ہراس پیدا ہوتا ہے۔ دہشت گردی انفرادی اور اجتماعی طور پر پھیلائی جاتی ہے۔ نائن الیون (9/11) کے واقعہ کے بعد یہ ناسور پاکستان میں جتنی شدت سے پھیلا اس کی مثال نہیں ملتی۔

دہشت گردی کے عمل کے پیچھے شدت پسندی پوشیدہ ہے۔ یہ شدت پسندی زبان، رنگ و نسل، علاقہ اور مذہبی اختلافات سے جنم لیتی ہے۔ دراصل کوئی ایک ملک اپنے کسی مخالف ملک کو کمزور کرنے کے لیے فرقہ واریت کے اختلافات کو ہوا دے کر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ خودکش دھماکا کرنے والے اسے ثواب کا کام سمجھتے ہیں۔ انھیں اس بات کا اندازہ نہیں ہوتا کہ انھیں معصوم شہریوں کی جان لینے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ کوئی بھی مذہب اس فعل کی تائید نہیں کرتا۔ علمائے کرام ہمیشہ دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔ تمام مذاہب کی بنیاد محبت، پیار اور انسانیت پر رکھی گئی ہے۔ دہشت گردی کی پانچ اقسام ہیں انفرادی، اجتماعی، نظریاتی، ریاستی اور معاشی دہشت گردی۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر کی گئی دہشت گردی کا نشانہ عموماً بے گناہ شہری بنتے ہیں۔ عبادت گاہیں، پُرہجوم بازار، پارک، سکول، ہسپتال اور سرکاری ادارے دہشت گردوں کا بڑا ہدف ہوتے ہیں۔ ان واقعات کے رونما ہونے کے بعد عوام میں خوف و ہراس پھیل جاتا ہے۔ پشاور میں سانحہ آرمی پبلک سکول (APS) کا واقعہ اگرچہ ۲۰۱۴ء میں پیش آیا جس میں معصوم طلبہ، اساتذہ اور بہت سے لوگوں کی جانیں چلی گئیں لیکن آج بھی ہمیں اشک بار کر دیتا ہے۔

دہشت گردی پر قابو پانے کے لیے ریاستی ادارے اور عوام دونوں کو شانہ بہ شانہ چلنا ہوگا۔ عوام الناس اپنے اردگرد کی خبر رکھیں۔ مشکوک افراد کی سرگرمی کی اطلاع پولیس کو دیں۔

پُرہجوم جگہوں پر جانے سے گریز کریں۔ رضا کاروں کی ایسی ٹیمیں تشکیل دیں جو ہنگامی صورتِ حال پر قابو پاسکیں اور ابتدائی طبی امداد بہم پہنچا سکیں۔ افواجِ پاکستان اور رینجرز نے دہشت گردوں کا سراغ لگا کر ان کو انجام تک پہنچایا ہے۔

پولیس شہروں میں امن و امان کی ذمہ دار ہے۔ پولیس اور رینجرز نے جانوں پر کھیل کر دہشت گردی کا بھرپور مقابلہ کیا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کئی پاکستانیوں نے اپنی جانوں کی قربانی دی ہے۔ ہمیں اپنے عوام، بہادر پولیس فورسز اور جاں باز فوجیوں پر فخر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وطن پاکستان کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ (آمین)

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) دہشت گردی کی تعریف بیان کریں۔

جواب: کسی بھی معاشرے، ملک، شہر، گاؤں، قصبہ، گلی، محلہ، خاندان کے افراد یا کسی فرد میں خوف و ہراس اور دہشت پھیلانے کا عمل دہشت گردی کہلاتا ہے۔

(ب) دہشت گردی کی کوئی دو اقسام کے نام لکھیں۔

جواب: (i) انفرادی دہشت گردی (ii) اجتماعی دہشت گردی

(ج) سرحدوں پر دشمن کا مقابلہ کون کرتا ہے؟

جواب: پاک فوج چوں کہ سرحدوں پر متعین ہوتی ہے۔ دہشت گرد زیادہ تر سرحد پار سے ہی آتے ہیں چناں چہ سب سے پہلے یہی بہادر جوان اُن کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔

(د) دہشت گردی کے واقعات ہمیں کیا سبق دیتے ہیں؟

جواب: دہشت گردی کے واقعات ہمیں اردگرد کے ماحول پر نظر رکھنے کا سبق دیتے ہیں۔

(ہ) دُنیا کے تمام مذاہب نے کس چیز کا پیغام دیا ہے؟

جواب: دُنیا کے تمام مذاہب نے محبت، پیار اور انسانیت کا پیغام دیا ہے۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

(الف) دہشت گردی کے پیچھے کون سی وجوہات ہو سکتی ہیں؟ اس پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دہشت گردی کے عمل کے پیچھے شدت پسندی پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہ شدت پسندی زبان، رنگ و نسل، علاقہ اور مذہبی، مسلکی اختلافات سے جنم لیتی ہے۔ دراصل عالمی سیاست بہت پیچیدہ ہو چکی ہے۔ ایک ملک اپنے کسی دُشمن ملک کو کمزور کرنے کے لیے فرقہ واریت اور دوسرے معمولی اختلاف کو ہوا دے کر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

(ب) دہشت گردوں سے مقابلے کے لیے عوام پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟

جواب: دہشت گردی جیسے بُزدلانہ فعل سے مقابلے کی ذمہ داری محض ریاستی اداروں اور جوانوں پر عائد نہیں ہوتی بلکہ یہ ذمہ داری پورے معاشرے پر عائد ہوتی ہے۔ عوام کو چاہیے ۔ وہ اپنے ریاستی اداروں کے شانہ بہ شانہ لڑتے ہوئے دہشت گردی کو شکست دیں۔ عوام الناس کو کسی بھی ناخوش گوار صورتِ حال سے بچنے کے لیے درج ذیل احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا چاہیے:

- اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھیں۔
- مشکوک افراد پر کڑی نظر رکھیں اور مشکوک سرگرمی کی اطلاع فوراً پولیس کو دیں۔
- پُرہجوم مقامات پر بلاوجہ جانے سے گریز کریں، اگر جانا ضروری ہو تو ہوشیار رہیں۔
- رضا کاروں کی ایسی ٹیمیں تشکیل دیں جو ہنگامی صورتِ حال پر قابو پاسکیں اور ابتدائی طبی امداد بہم پہنچا سکیں۔
- بے جا خوف سے بچنے کے لیے افواہوں اور غیر مصدقہ اطلاعات پر کان نہ دھریں۔

۳۔ سبق کے متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) یہ دُنیا بھری پڑی ہے:

(i) اچھے لوگوں سے **(ii)** اچھے اور بُرے لوگوں سے
(iii) نیک لوگوں سے (iv) بُرے لوگوں سے

(ب) آرمی پبلک سکول پشاور پر حملہ ہوا:

(i) ۲۰۱۴ء میں (ii) ۲۰۱۳ء میں (iii) ۲۰۱۲ء میں (iv) ۲۰۱۱ء میں

(ج) دہشت گردی کا عموماً نشانہ بنتے ہیں:

(i) عبادت گاہیں **(ii)** بے گناہ شہری
(iii) پارک، سکول وغیرہ (iv) کاروباری حضرات

(د) فوج ہمارا دفاع کرتی ہے:

(i) شہروں میں (ii) دیہاتوں میں **(iii)** سرحدوں پر (iv) گلیوں میں

(ہ) دہشت گردی ایک عمل ہے:

(i) بہادرانہ **(ii)** بُزدلانہ (iii) عامیانہ (iv) آمرانہ

(و) مشکوک سرگرمی کی اطلاع دیں:

(i) رینجرز کو (ii) فوج کو **(iii)** پولیس کو (iv) کونسلر کو

۴۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

جواب:

الفاظ	جملے
کیفیت	کبھی غصے کی کیفیت میں فیصلہ نہ کریں۔
کھوکھلا	اندر سے کھوکھلا انسان دوسروں کو تنگ کرتا ہے۔
مذموم مقاصد	دہشت گردی کے مذموم مقاصد بزدل لوگ رکھتے ہیں۔
پوشیدہ	دہشت گردی کے پیچھے شدت پسندی پوشیدہ ہے۔
کڑی نظر رکھنا	مشکوک افراد پر کڑی نظر رکھنا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔
رضا کار	رضا کار ہمہ وقت عوام کی مدد کو تیار رہتے ہیں۔
رنگ و نسل	رنگ و نسل پر تفرقہ بازی نہ کریں۔

۵۔ زلزلہ، سیلاب، طوفان بادو باراں اور آتش فشانی وغیرہ قدرتی آفات کی چند اقسام ہیں۔ انٹرنیٹ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن وغیرہ پر چلنے والی خبروں اور دی جانے والی ہدایات کو غور سے سنیں اور ان آفات کے اُسباب اور ان سے بچاؤ کے طریقوں کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات اکٹھی کریں اور پھر جماعت میں گفتگو کرتے ہوئے ساتھی طلبہ کو بھی ان سے آگاہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

۶۔ کسی سبق کے اہم نکات کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا، اُس سبق کا خلاصہ بنانا ہوتا ہے۔ خلاصے میں سبق میں بیان کی گئی غیر ضروری باتیں شامل نہیں ہوتیں اور یہ اصل تحریر کا تقریباً ایک تہائی ہوتا ہے۔ انھیں اُصولوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے سبق "دہشت گردی اور ہماری ذمہ داریاں" کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: سبق کے شروع میں دیکھیے۔

۷۔ مندرجہ بالا تصوّرات کی روشنی میں دی گئی عبارت میں سے لقب، خطاب، کنیت اور عرف تلاش کریں:

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا کو پیار سے ڈاکٹر فاطی کہا کرتے تھے۔ انھیں ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا تصوّرِ پاکستان بہت پسند آیا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ ہمارے نوجوان حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرح علم و عمل ہر دو میدانوں میں فتح کے جھنڈے گاڑتے چلے جائیں۔

جواب: لقب: قائداعظم
خطاب: سر
کنیت: ابن ابی طالب
عرف: فاطی

۸۔ درج ذیل میں سے کنیت، لقب اور تخلص کی نشان دہی کریں۔

مادرِ ملت، مصحفی، آتش، ابوسعید، محسنِ پاکستان، ابن فخر

جواب:

لقب	مادرِ ملت، محسنِ پاکستان
تخلص	مصحفی، آتش
کنیت	ابوسعید، ابن فخر

۹۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام بیماری کی چھٹی کے لیے درخواست لکھیں۔

جواب: بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ہائی سکول، ننکانہ صاحب

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں دو دن سے بخار میں مبتلا ہوں۔ نزلہ، زکام اور کھانسی بھی ہے۔ شدید نقاہت کی وجہ سے سکول حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ براہِ مہربانی مجھے اگلے دو یوم کی رخصت عنایت فرمائیں۔

العارض
آپ کا تابع فرمان
ا۔ب۔ج
جماعت: ہفتم

۳۰۔ جنوری ۲۰۲۳ء

سوچیں اور بتائیں

- دہشت گردی کسے کہتے ہیں؟

جواب: پُرامن معاشرے میں خوف و ہراس پھیلانا دہشت گردی ہے۔

- دہشت گردی کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ اپنے ریاستی اداروں کے ساتھ مل کر اسے شکست دیں۔ اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھیں۔ مشکوک افراد کی سرگرمیاں نوٹ کریں اور پولیس کو اطلاع دیں۔

سمجھیں اور بتائیں

- آرمی پبلک سکول کا واقعہ کس شہر میں ہُوا تھا؟

جواب: آرمی پبلک سکول کا واقعہ پشاور میں ہُوا تھا۔

- فوج، پولیس اور رینجرز کیا کام کرتے ہیں؟

جواب: فوج، پولیس اور رینجرز ملک میں دہشت گردی کرنے والے لوگوں کو پکڑتے ہیں اور ملک میں امن و امان قائم رکھتے ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

اجتماعی سطح پر دہشت گردی کا نشانہ بالعموم عام بے گناہ شہری بنتے ہیں۔ عبادت گاہیں، پُرہجوم بازار، پارک، سکول، ہسپتال اور حساس ریاستی تنصیبات، ادارے دہشت گردوں کا بڑا ہدف بنتے ہیں۔ کسی بھی دہشت گردی کے واقعہ کے رونما ہونے کے بعد عوام خوف اور صدمے سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ پشاور میں سانحہ آرمی پبلک سکول (APS) کا واقعہ اگرچہ ۲۰۱۴ء میں پیش آیا جس میں معصوم طالب علموں، اساتذہ اور دوسرے لوگوں کی جانیں چلی گئی تھیں لیکن اس واقعے کی بازگشت اب بھی ہر دردمند کو رُلا دیتی ہے۔

۱۔ دہشت گردی کے واقعے کے رونما ہونے کے بعد خوف اور صدمے سے دوچار ہوتی ہے:
(a) دنیا **(b)** عوام (c) عورت (d) لڑکی

۲۔ سانحہ آرمی پبلک سکول ۲۰۱۴ء کا واقعہ کس شہر کا ہے؟
(a) لاہور (b) کوئٹہ **(c)** پشاور (d) ملتان

۳۔ "بے گناہ" کا متضاد ہے:
(a) معصوم **(b)** گناہ گار (c) بدمعاش (d) شریف

۴۔ "خوف" کا مترادف ہے:
(a) نڈر **(b)** ڈر (c) بہادر (d) دلیر

۵۔ ہدف سے مراد ہے:
(a) نشانہ (b) منزل (c) خطرہ (d) مقصد

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ دہشت گردی کے عمل کے پیچھے پوشیدہ ہوتی ہے:
(a) شدت پسندی (b) بُرائی (c) محبت (d) نفرت

۲۔ دہشت گردی سے پیدا ہوتا ہے:
(a) امن و امان **(b)** خوف و ہراس (c) پُرسکون ماحول (d) پیار

۳۔ تمام مذاہب کی بنیاد ہے:
(a) محبت (b) پیار (c) انسانیت **(d)** یہ تمام

۴۔ دہشت گردی کی اقسام ہیں:
(a) دو (b) تین (c) چار **(d)** پانچ

۵۔ دہشت گردی کا نہیں ہوتا:
(a) مذہب (b) مقصد (c) دوست (d) چہرہ

۶۔ دہشت گردانہ فعل کی شدید لفظوں میں مذمت کی ہے:
(a) اساتذہ نے **(b)** علمائے کرام نے (c) بچوں نے (d) بڑوں نے

۷۔ دہشت گردی کا بڑا ہدف بنتے ہیں:
(a) عبادت گاہیں (b) پارک (c) سکول **(d)** مذکورہ تمام

۸۔ کڑی نظر رکھیں:
(a) پولیس پر **(b)** مشکوک افراد پر (c) فوج پر (d) عوام پر

۹۔ بلاوجہ جانے سے گریز کریں:
(a) سنسان جگہ **(b)** پُرہجوم جگہ (c) پارک میں (d) بازار میں

۱۰۔ بے جا خوف سے بچنے کے لیے کان نہ دھریں:
(a) چغلی پر **(b)** افواہوں پر (c) جھوٹ پر (d) خبر پر

۱۱۔ پاک فوج متعین ہوتی ہے:
(a) سرحدوں پر (b) بازاروں پر (c) سکولوں پر (d) کالجوں میں

۱۲۔ دہشت گرد زیادہ تر آتے ہیں:
(a) پہاڑوں سے **(b)** سرحد پار سے (c) کراچی سے (d) لاہور سے

۱۳۔ تخلص کی مثال ہے:
(a) ڈاکٹر علامہ اقبال **(b)** فیض
(c) گُڈو (d) ابن مریم

۱۴۔ عرف کی مثال کی نشان دہی کریں:
(a) خان بہادر (b) نشانِ حیدر (c) اُم لیلیٰ **(d)** گڑیا

۱۵۔ کنیت کی مثال ہے:
(a) چچا **(b)** ابوطالب (c) ہلالِ پاکستان (d) ذبیح اللہ

۱۶۔ "تخلص" کے استعمال والا جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ ہمارے قومی رہنما ہیں۔
(b) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کا خواب دیکھا۔
(c) عزیز احمد عزیزی میرا پیارا دوست ہے۔
(d) مرزا اسداللہ خاں غالب غزل گو شاعر ہیں۔

سوال: نظم کے استعمال ... [illegible] (Final Term 23)

(a) [illegible]

(b) [illegible]

(c) [illegible]

[illegible] (Final Term 24)

[illegible]

سبق نمبر ۱۳

کم سن شہید

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خلاصہ

[illegible]

حل مشق

(الف) راشد منہاس کب پیدا ہوئے ... [illegible]

جواب: [illegible]

(ب) [illegible]

جواب: [illegible]

(ج) [illegible]

جواب: [illegible]

(د) راشد منہاس نے اپنے جہاز کا رُخ زمین کی طرف کیوں موڑ دیا؟

جواب: راشد منہاس نے جہاز کا رُخ ... زمین کی طرف موڑ دیا ... [illegible]

(ہ) راشد منہاس ... کس حیثیت سے ممتاز ہیں؟

جواب: [illegible]

۲۔ سبق کے متن کے مطابق درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) راشد منہاس پیدا ہوئے

[illegible]

(ب) [illegible]

(ج) [illegible]

(د) [illegible]

(ہ) [illegible]

(و) [illegible]

(ز) [illegible]

سوال: [illegible]

الفاظ	جملے
[illegible]	[illegible]

[illegible]

محاورات	جملے
[illegible]	[illegible]

[illegible]

ضرب الامثال	جملے
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]

اسلم: مرغی کا گوشت پہلے سستا تھا اب تو اس کی بھی قیمت بڑھ گئی ہے۔
احمد: اللہ ہماری قوم پر رحم کرے۔ غریبوں کو تو روٹی کھانے کے لالے پڑے ہیں۔
اسلم: میں سوچ رہا ہوں۔ گھر میں مرغیاں پال لوں۔ کم از کم انڈوں کا خرچ تو بچے گا۔
احمد: ٹھیک کہہ رہے ہو تم۔ بہت فائدہ ہوگا۔ میں بھی سوچ رہا ہوں گھر کے صحن میں ساری سبزیاں اُگا لوں۔ کم از کم سبزی کا خرچ تو بچے گا۔
اسلم: ایسا ہی کچھ لائحہ عمل اختیار کرنا پڑے گا۔ ورنہ ہم سب بھوکے مرنے لگیں گے۔
احمد: دو دو ملازمتیں کر رہا ہوں میں لیکن پھر بھی پوری نہیں پڑ رہی۔ پٹرول کا خرچ الگ ہے۔
اسلم: میں بھی سکول میں پڑھانے کے بعد ٹیوشن پڑھاتا ہوں پھر کہیں جا کر دال روٹی چلتی ہے۔
احمد: سبزی کی دکان آ گئی۔ اچھا پھر ملتے ہیں۔
اسلم: میں بھی بیکری میں جا رہا ہوں۔ اللہ حافظ!

سوچیں اور بتائیں

- راشد منہاس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: راشد منہاس پائلٹ آفیسر تھے۔ آپ پاکستان ایئر فورس کے پہلے شہید ہیں جنھیں ''نشان حیدر'' ملا۔

- پاک فضائیہ کیا ذمہ داریاں انجام دیتی ہے؟

جواب: پاک فضائیہ پاکستان کی فضائی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے۔

ٹھہریں اور بتائیں

- مطیع الرحمن کون تھا؟

جواب: مطیع الرحمن راشد منہاس کا انسٹرکٹر تھا اور وطن کا غدار تھا۔

- راشد منہاس نے ایئر بیس کے کنٹرول روم سے کیا کہا؟

جواب: راشد منہاس نے کہا کہ میرا جہاز اغوا کر لیا گیا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

راشد منہاس نے اپنی بے مثال قربانی سے بہادری کی ایک نئی داستان رقم کی۔ وہ پاکستان ایئر فورس کے پہلے شہید ہیں جنھیں فوج کے سب سے بڑے اعزاز ''نشان حیدر'' سے نوازا گیا۔ آپ یہ اعزاز پانے والوں میں سب سے کم سن بھی ہیں۔ ہمیں مادرِ وطن کے اُن عظیم بیٹوں پر ہمیشہ ناز رہے گا جنھوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اپنے وطن کی حفاظت اور حرمت پر آنچ نہ آنے دی۔

۱۔ راشد منہاس نے ایک نئی داستان رقم کی:
[a] بہادری کی (b) بزدلی کی (c) حیرت کی (d) پائلٹ کی

۲۔ راشد منہاس پاکستان ایئر فورس کے شہید ہیں جنھیں نشانِ حیدر ملا:
(a) دوسرے [b] پہلے (c) آخری (d) تیسرے

۳۔ راشد منہاس نشانِ حیدر پانے والوں میں سب سے ہیں:
(a) بہادر [b] کم سن (c) بڑے (d) نڈر

۴۔ ضرب المثل کا مطلب ہے: بیان کرنا:
[a] مثال (b) تجربہ (c) کہانی (d) مشورہ

۵۔ ''دودھ کا دودھ پانی کا پانی'' ضرب المثل کا مطلب ہے:
(a) بے انصافی کرنا (b) فیصلہ کرنا
[c] پورا پورا انصاف کرنا (d) ملاوٹ کرنا

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ راشد منہاس نے ابتدائی تعلیم حاصل کی:
[a] لاہور میں (b) کراچی میں (c) سیال کوٹ میں (d) ملتان میں

۲۔ راشد منہاس کو بچپن سے بننے کا شوق تھا:
(a) ڈاکٹر [b] پائلٹ (c) انجینئر (d) کھلاڑی

۳۔ راشد منہاس کے والد کا نام تھا:
(a) عبدالکریم منہاس (b) عبدالخالق منہاس
[c] عبدالمجید منہاس (d) عبدالرزاق منہاس

۴۔ راشد منہاس کچھ عرصہ مقیم رہے:
(a) کراچی (b) لاہور [c] راول پنڈی (d) لندن

۵۔ راشد منہاس نے بقیہ تعلیم کراچی کے سکول سے حاصل کی:
[a] سینٹ پیٹرک (b) سینٹ انتھونی
(c) سینٹ پال (d) سینٹرل ماڈل

۶۔ راشد منہاس نے ماڈل جمع کر رکھے تھے:
[a] کھلونا جہازوں کے (b) کاروں کے
(c) ویگنوں کے (d) گھڑیوں کے

۷۔ مطیع الرحمن، راشد منہاس کا کون تھا؟
(a) فیملی ڈاکٹر (b) چچا [c] فلائنگ انسٹرکٹر (d) پڑوسی

۸۔ مطیع الرحمن نے کس کو رکنے کا اشارہ کیا؟
[a] راشد منہاس کو (b) عزیز بھٹی کو
(c) لالک جان کو (d) میجر طفیل کو

۹۔ راشد منہاس نے انسٹرکٹر کے اشارے پر کھول دیا:
(a) پیراشوٹ [b] کاک پٹ (c) انجن (d) دروازہ

۱۰۔ راشد منہاس کے طیارے میں داخل ہو گیا:
[a] مطیع الرحمن (b) میجر صاحب (c) دوست (d) بھائی

۱۱۔ طلبہ کی کامیابی اساتذہ کے اختیار میں ہے۔ جملے میں لفظ ''اختیار'' کا درست تلفظ ہے:
(First Term 23)
(a) اُختیار (b) اَختیار [c] اِختیار (d) اُختیار

۱۲۔ ''غریب کا غصہ اپنے اُوپر ہی چلتا ہے۔'' اس مفہوم کی درست ضرب المثل ہے:
(Second Term 23)
[a] قہرِ درویش بر جانِ درویش (b) آسمان سے گرا کھجور پر اٹکا
(c) اندھوں میں کانا راجا (d) طویلے کی بلا بندر کے سر

۱۳۔ ''جس کے پاس طاقت ہو وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔'' اس مفہوم کی درست ضرب المثل ہے:
(Second Term 23)
(a) اندھوں میں کانا راجا (b) مان نہ مان میں تیرا مہمان
[c] جس کی لاٹھی اس کی بھینس (d) خدا گنجے کو ناخن نہ دے

۱۴۔ لفظ ''حصول'' کا درست تلفظ ہے:
(First Term 24)
(a) حَصول [b] حُصول (c) حُصُول (d) حَصُول

سبق نمبر ۱۴

زندگی ہے مختلف جذبوں کی ہمواری کا نام

(سید ضمیر جعفری)

خلاصہ ہماری زندگی مختلف جذبات کو ہموار کرنے میں گزرتی ہے۔ آدمی شلجم اور گاجر جیسی سبزی جیسا لگتا ہے۔ علم کتابوں میں بند پڑا ہے اور کتابیں الماری میں بند ہیں۔ تعلیمی ادارے صرف عمارتوں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ طالب علموں سے پوچھو کہ ملٹن کون ہے تو وہ اسے سُوتی کپڑے لٹھے کا نام بتائیں گے اور مومن خان مومن (شاعر) کو یہ اپنے محلے کے پنساری کا نام بتاتے ہیں۔ اس دور میں اپنی عزت بنا کر رکھنا بہت دشوار ہے۔ شاعر صاف کالر کے نیچے اُجلی سی قمیص پہنتا ہے، یعنی اچھی ملازمت کو برقرار رکھنا بھی مشکل کام ہے۔ قیس جس نے لیلیٰ کے عشق میں نجد کے صحرا کی خاک چھانی جس کی وجہ سے وہ زمین کی پیائش کرنے والا افسر بن گیا۔ اگر محبت میں کھوٹ ہو تو دوست کے جانے کا دکھ پھر بھی ہوتا ہے اور عشق کی بیماری کا نام بدل جاتا ہے۔ اگر انسان کی فطرت بدل جائے تو قابلِ غور بات ہے ورنہ اونٹ کو لاری کا نام دے دیا جائے تو وہ لاری نہیں بن جاتا اونٹ ہی رہتا ہے۔ دنیا میں ہر چیز پیسے سے خریدی جا سکتی ہے وہ محبت ہو یا کھانے کی کوئی چیز، ڈگری ہو یا عہدہ سب ہی کچھ خریدا جا سکتا ہے۔

مرکزی خیال انسان کی زندگی دُکھ اور خوشی کے جذبات کو ہموار کرنے میں گزرتی ہے۔ انسان بھی معمولی سبزیوں جیسی اوقات رکھتا ہے۔ اگر تعلیمی اداروں سے کچھ نہ سیکھا جائے تو طالب علموں کو کسی سوال کا جواب نہیں آئے گا۔ زندگی میں ہر چیز پیسے سے خریدی جا سکتی ہے چاہے وہ محبت، غذا، عہدہ یا ڈگری ہو۔

اشعار کی تشریح

شعر۱: زندگی ہے مختلف جذبوں کی ہمواری کا نام
آدمی ہے شلجم اور گاجر کی ترکاری کا نام

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہمواری	برابری، یکسانی	ترکاری	سبزی	جذبوں	احساسات

تشریح مزاح زندگی کی ناہمواریوں کے ہمدردانہ شعور کا نام ہے۔ طنز مزاح نگار کا بہترین ہتھیار ہے۔ سید ضمیر جعفری اس فن کے ماہر تھے۔ اس شعر میں شاعر نے انسان کے مختلف جذبات و احساسات کو سبزیوں کے ناموں کے ساتھ جوڑ کر مزاح پیدا کر دیا ہے۔ ایک دور ایسا بھی آتا ہے کہ انسان اپنے جذبات کو ہموار کرنا سیکھ جاتا ہے۔ کبھی انسان کا مزاج شلجم کی طرح روکھا پھیکا ہو جاتا ہے تو کبھی اس کے اندر گاجر کی سی مٹھاس آ جاتی ہے۔ یہ دراصل اس کے احساسات و جذبات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جذبات و احساسات درحقیقت زندگی کے مختلف واقعات سے عبارت ہیں اور انسان کی ساری زندگی ان جذبات کو ہموار کرنے میں گزر جاتی ہے۔

شعر۲: علم الماری کا، مکتب چار دیواری کا نام
ملٹن اِک لٹھا ہے، مومن خان پنساری کا نام

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مکتب	سکول	ملٹن	انگریز شاعر کا نام
چاردیواری	مکان، کمرا	لٹھا	سُوتی کپڑا
پنساری	جڑی بوٹیاں بیچنے والا	مومن خان	اُردو غزل گو شاعر

تشریح شاعر نے اس شعر میں موجودہ دور میں ''علم'' اور کتابوں کے استعمال پر گہرا طنز کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آج کل تو ''علم'' الماری کا نام ہے یعنی بے شمار نادر کتابیں الماریوں میں بند پڑی ہیں کسی کو اتنی فرصت نہیں کہ ان کتابوں کو پڑھ کر کچھ سیکھ لے۔ تعلیمی ادارے محض چار دیواری کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ جو کچھ پڑھا رہے ہیں بچوں پر اس تعلیم کے اثرات نظر نہیں آتے۔ کتابوں میں لکھا ہے سچ بولو، جھوٹ سے بچو، چغلی نہ کرو، دھوکا مت دو، دیانت داری اور انصاف سے کام لو۔ مگر ان تعلیمی اداروں سے پڑھے ہوئے لوگ ہر شعبے میں بددیانتی سے کام کر رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے انھوں نے سکولوں، کالجوں اور یونی ورسٹیوں سے کوئی تربیت حاصل نہیں کی۔ ایسے طالب علموں نے نہ انگریز شاعر ملٹن کو پڑھا ہے نہ اُردو ادب کے شاعر مومن خان مومن کو پڑھا ہے۔ ان سے پوچھو کہ ملٹن کون ہے تو وہ کہیں گے کہ وہ تو کسی کپڑے ''لٹھے'' کا نام ہے۔ مومن خان مومن کے متعلق پوچھو تو بتائیں گے کہ یہ ہمارے محلے میں پنساری ہے اُس کا نام ہے۔ یعنی آج کل کے طالب علموں کو ادب سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔

شعر۳: صاف کالر کے تلے معقول اُجلی سی قمیص
ہے بہت ہی مختصر سا میری دُشواری کا نام

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تلے	نیچے	معقول	مناسب	مختصر	کم، تھوڑی
اُجلی	صاف	دُشواری	مشکل		

تشریح شاعر اس شعر میں مزاحیہ انداز میں اپنے صاف ستھرے رہنے کی مشکل کو بیان کر رہا ہے کہ میں صاف ستھرے اُجلے کپڑے زیبِ تن کرتا ہوں۔ میرے صاف ستھرے کالر کے نیچے صاف قمیص ہوتی ہے۔ بس صاف ستھرا رہنا ہی میری زندگی کی تھوڑی سی پریشانی ہے۔ جس کا سامنا مجھے روز کرنا پڑتا ہے کیوں کہ گرد و غبار کی اس فضا میں صاف ستھرا رہنا بھی دشوار ہے۔ کالر تو بہت جلدی میلا ہو جاتا ہے۔ اس گرد آلود فضا میں صاف ستھرے رہنا بھی ایک پریشانی کا کام ہے۔

شعر۴: اُس نے کی پہلے پہل پیائش صحرائے نجد
قیس ہے دراصل اِک مشہور پٹواری کا نام

مشکل الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پہلے پہل	سب سے پہلے	پیائش	ناپنا
صحرائے نجد	نجد کا صحرا	قیس	مجنوں کا اصل نام
پٹواری	زمین کی خرید و فروخت کرنے والا		

تشریح شاعر نے اس شعر میں قیس کا ذکر کیا ہے۔ قیس دراصل مجنوں کا نام ہے جو لیلیٰ کے عشق میں مبتلا ہو کر نجد کے صحرا کی خاک چھانتا پھرتا تھا۔ شاعر مزاحیہ انداز میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ مجنوں دراصل ایک زمین کی خرید و فروخت کرنے والا اور زمین کی پیائش کرنے والا افسر ہے۔ جس نے سب سے پہلے نجد کے صحرا کو ناپا کہ اُس کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے۔ شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے وقت و حالات اسے کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔ مجنوں لیلیٰ کو پانا چاہتا تھا۔ اس کے عشق میں وہ دیوانہ ہو گیا اور اس دیوانگی میں اس نے نجد کے صحرا کے اتنے چکر لگائے کہ اُس کو صحرا کی لمبائی اور چوڑائی کا اندازہ ہو گیا یوں وہ نجد کے صحرا کو ناپنے والا پہلا افسر بن گیا۔

شعر۵: عشق ہرجائی بھی ہو تو درد کم ہوتا نہیں
اِک ذرا تبدیل ہوجاتا ہے بیماری کا نام

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عشق	جنون	ہرجائی	بے وفا
درد	تکلیف	بیماری	مرض

تشریح اس شعر میں شاعر نے عشق کو بیماری سے تشبیہ دے کر مزاح پیدا کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اگر محبوب بے وفا ہو تو جدائی کا غم کم نہیں ہوتا ہے۔ البتہ اس دُکھ کا نام بدل جاتا ہے۔ شاعر اس شعر میں عشق کی بیماری کا تذکرہ مزاحیہ انداز میں کر رہا ہے کہ اگر دوست بے وفا بھی ہو تو عشق کی تکلیف کم نہیں ہوتی بلکہ اس بیماری کا نام تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کا نام بیارِ محبت، ناکام عاشق وغیرہ ہو سکتا ہے۔ مگر اس عشق کی بیماری کا دُکھ ویسا ہی رہتا ہے چاہے کوئی بھی نام رکھ دو۔ بیماری تو بیماری ہے اُس کی تکلیف تو وہی رہتی ہے۔

بقول شاعر:

مریض محبت اُنھی کا فسانہ
سناتا رہا دم نکلتے نکلتے

شعر ۶: بات تو جب ہے بدل جائے سرشت انسان کی
یُوں تو لکھ دینے کو لکھ دو اُونٹ پر لاری کا نام

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سرشت	فطرت	لاری	بس، ایک قسم کی موٹر گاڑی	انسان	آدمی

تشریح شاعر اس شعر میں انسانی فطرت پر طنز کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ اگر انسان کی فطرت اچھی ہو تو وہ ایک اچھا انسان ہے۔ بہت سے انسان ایسے بدفطرت ہیں کہ وہ دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں کچھ تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں اور کسی طرح انسان کہلانے کے لائق نہیں جیسے کسی اونٹ پر لاری کا نام لکھ دیا جائے۔ اُونٹ کو اگر بس کہا جائے تو وہ بس نہیں بن جائے گا۔ اسی طرح انسان اگر اپنی فطرت نہ بدلے تو وہ انسان کہلانے کے لائق نہیں ہے۔

شعر ۷: دل ہو یا دَلیا ہو، دانائی کہ بالائی حسیر
زندگی ہے بعض اشیا کی خریداری کا نام

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دلیا	دلا ہوا اناج، گیہوں وغیرہ کا دانے دار آٹا	بالائی	اونچائی، بلندی
		اشیا	چیزیں
دانائی	عقل مندی		

تشریح شاعر اس شعر میں دنیاوی کاروبار پر طنز کر رہا ہے کہ دل ہو یا دلیا ہر چیز خریدی جا سکتی ہے۔ حتیٰ کہ عقل مندی، سمجھ داری اور بلندی بھی خریدی جا سکتی ہے۔ اس دنیا میں دولت ہو تو ہر چیز حاصل کی جا سکتی ہے۔ لوگ ڈگریاں بھی خرید لیتے ہیں اور تعلیم یافتہ کہلانے لگتے ہیں۔ یہ زندگی اس خریداری کا نام ہے۔ اگر آپ کے پاس پیسا ہے تو آپ کسی کی محبت بھی خرید سکتے ہیں۔ مہنگے تحائف دے کر دوسرے کا دل جیت سکتے ہیں۔ ڈگریاں، زمینیں، بڑے عہدے سب پیسے سے خریدے جا سکتے ہیں۔ دراصل یہ شعر ہمارے نظامِ حکومت پر گہرا طنز ہے جہاں جعلی ڈگریاں، عہدے اور محبت پیسے سے خریدی جا سکتی ہیں۔

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) ''زندگی ہے بعض اشیا کی خریداری کا نام'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''زندگی ہے بعض اشیا کی خریداری کا نام'' سے مراد ہے کہ ہماری زندگی نہایت ہی مختصر اس طرح ہے کہ ہماری تمام زندگی مختلف چیزوں کو خریدنے میں گزر جاتی ہے۔

(ب) ''علم الماری کا مکتب چاردیواری کا نام'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: ''علم الماری کا مکتب چاردیواری کا نام'' سے شاعر کی مراد ہے کہ ہم نے کتابوں کو الماری میں بند کر رکھا ہے۔ ہمارے پاس علم ہے مگر ہم اسے استعمال نہیں کرتے۔ الماری کھولنے کی زحمت نہیں کرتے۔ مکتب صرف عمارت کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہاں جو کچھ پڑھایا جا رہا ہے بچوں پر اس کے اثرات نظر نہیں آتے۔

(ج) الفاظ ''مکتب چاردیواری کا نام'' کیا ظاہر کرتے ہیں؟

جواب: ''مکتب چاردیواری کا نام'' یہ ظاہر کرتا ہے کہ مکتب صرف عمارت ہے اگر اس سے ہم کچھ تعلیم و تربیت حاصل نہیں کر پاتے۔

(د) صحرائے نجد کہاں واقع ہے؟

جواب: نجد جزیرہ نما عرب کا وسطی خطہ ہے۔ یہ یمامہ سے لے کر مدینہ منورہ تک کا علاقہ ہے۔

(ہ) قیس کو پٹواری کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: قیس نے لیلیٰ کے عشق میں نجد کے صحرا کے اتنے چکر لگائے کہ اس کو صحرا کی لمبائی اور چوڑائی کا اندازہ ہو گیا اس لیے قیس کو پٹواری کہا گیا ہے۔

۲۔ سبق کے متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) علم الماری کا مکتب چاردیواری کا:
(i) نام (ii) مقام (iii) پیام (iv) کلام

(ب) بلٹن اِک لُنھا ہے، مومن خان:
(i) پنساری کا نام (ii) درباری کا نام
(iii) لاری کا نام (iv) دُشواری کا نام

(ج) بات تو جب ہے بدل جائے سرشت:
(i) حیوان کی (ii) سلطان کی **(iii)** انسان کی (iv) عوام کی

(د) صاف کالر کے تلے معقول اُجلی سی:
(i) شرٹ (ii) پتلون **(iii)** قمیص (iv) بنیان

(ہ) دل ہو یا دلیا ہو، دانائی کہ بالائی:
(i) تیر **(ii)** خمیر (iii) میر (iv) امیر

(و) قیس ہے دراصل اِک مشہور:
(i) پنساری کا نام (ii) درباری کا نام (iii) لاری کا نام **(iv)** پٹواری کا نام

۳۔ نظم کے مطابق مصرے مکمل کریں۔

(الف) صاف کالر کے تلے معقول اُجلی سی قمیص
(ب) ہے بہت ہی مختصر سا میری دشواری کا نام
(ج) قیس ہے دراصل اِک مشہور پٹواری کا نام
(د) بات تو جب ہے بدل جائے سرشت انسان کی
(ہ) زندگی ہے بعض اشیا کی خریداری کا نام

۴۔ نظم ''زندگی ہے مختلف جذبوں کی ہمواری کا نام'' کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: نظم کے آغاز میں دیکھیے۔

۵۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

پنساری۔ قیس۔ نجد۔ سرشت۔ دشواری

جواب: پَنْساری قَیس نَجْد سَرِشت دُشْواری

۶۔ درج ذیل الفاظ کے معانی اور متشابہ الفاظ تحریر کریں۔

الفاظ	معانی	متشابہ الفاظ	معانی
اعلیٰ	اونچا	آلہ	پرزہ
علم	جھنڈا	اَلَم	غم
آم	پھل کا نام	عام	معمولی
حامی	حمایت کرنے والا	ہامی	رضامندی
کثرت	زیادتی	کسرت	ورزش

۷۔ درج ذیل محاورات کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

محاورات	جُملے
آب آب ہونا	چغلی کرنے کے بعد عامر اپنی اس حرکت پر آب آب ہو گیا۔

محاورات	جُملے
آگ بگولا ہونا	ذرا ذرا سی بات پر آگ بگولا ہونا عقل مندی نہیں۔
اپنا اُلّو سیدھا کرنا	احمد نے افسر کی تعریف کر کے اپنا اُلّو سیدھا کر لیا۔
باغ باغ ہونا	رنگ برنگے پھولوں کو دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔
مُنھ کی کھانا	حسد کرنے والے اکثر مُنھ کی کھاتے ہیں۔
پھولے نہ سمانا	مرغی نے انڈوں سے چوزے نکلتے دیکھے تو خوشی سے پھولے نہ سمائی۔

۸۔ دیے گئے پیراگراف میں موزوں جگہوں پر علامات وقف لگائیں۔

طاہر ناصر فہد اور جلیل اچھے دوست ہیں اُنھوں نے ایک دن سیر کا پروگرام بنایا فہد نے پوچھا دوستو ہم کہاں جائیں گے تینوں دوست سوچ میں پڑ گئے جلیل نے کہا ابا جان نے بتایا تھا فیصل مسجد جانا وہ بہت خوب صورت ہے سب دوست وہاں جانے پر راضی ہو گئے

جواب: طاہر، ناصر، فہد اور جلیل اچھے دوست ہیں۔ اُنھوں نے ایک دن سیر کا پروگرام بنایا۔ فہد نے پوچھا ''دوستو! ہم کہاں جائیں گے؟'' تینوں دوست سوچ میں پڑ گئے۔ جلیل نے کہا ''ابا جان نے بتایا تھا: فیصل مسجد جانا وہ بہت خوب صورت ہے۔'' سب دوست وہاں جانے پر راضی ہو گئے۔

سوچیں اور بتائیں

- مزاحیہ شاعری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: مزاحیہ شاعری میں مزاح کا عنصر ہوتا ہے۔ معاشرتی مسائل پر ایسے طنز کیا جاتا ہے کہ لبوں پہ مسکراہٹ آ جاتی ہے۔

- مزاحیہ شاعری لکھنے والے کوئی دو شاعروں کے نام بتائیں۔

جواب: انور مسعود، دلاور فگار۔

- مزاحیہ اور طنزیہ شاعری میں کیا فرق ہے؟

جواب: مزاحیہ شاعری میں ہنسی مزاح کی بات ہوتی ہے اور طنزیہ شاعری میں اصلاح کی غرض سے سچا اور اچھا طنز کیا جاتا ہے۔

ٹھہریں اور بتائیں

- یہ نظم کس صنفِ سخن سے تعلق رکھتی ہے؟

جواب: اس نظم کا تعلق مزاحیہ شاعری کے صنفِ سخن سے ہے۔

- آپ کو اس نظم کا کون سا شعر پسند ہے اور کیوں؟

جواب: مجھے اس نظم کا دوسرا شعر پسند ہے کیوں کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ آج کل علم الماری میں بند ہے اور سکول محض ایک عمارت ہے۔ طالب علموں کو کچھ آتا جاتا نہیں ہے۔ نہ بلٹن کا پتا ہے اور نہ مومن خان مومن کا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

زندگی ہے مختلف جذبوں کی ہمواری کا نام
آدمی ہے شلجم اور گاجر کی ترکاری کا نام
علم الماری کا، مکتب چار دیواری کا نام
بلٹن اِک لُنھا ہے، مومن خان پنساری کا نام

۱۔ مکتب سے کیا مراد ہے؟
(a) محل **(b)** سکول (c) بینک (d) گھر

۲۔ چاردیواری سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
(a) بارہ دری (b) چار دروازے **(c)** عمارت (d) چار کھڑکیاں

۳۔ لُنھا سے مراد ہے:
(a) سُوتی کپڑا (b) لکڑی (c) کتاب (d) بے کار چیز

۴۔ ترکاری کا مترادف لفظ ہے:
(a) سبزی (b) پھل (c) اناج (d) میوہ

۵۔ ہمواری کا متضاد ہے:
(a) غیر ہموار (b) بے ہموار **(c)** ناہمواری (d) کم ہموار

☆ نظم کے مطابق درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ مختلف جذبوں کی ہمواری کا نام ہے:
(a) زندگی (b) موت (c) تعلیم (d) خوشی

۲۔ آدمی ترکاری کا نام ہے:
(a) شلجم اور گاجر (b) گاجر اور مولی
(c) مٹر اور گوبھی (d) آلو اور مٹر

۳۔ شاعر کے مطابق چاردیواری نام ہے:
(a) بینک کا **(b)** مکتب کا (c) گھر کا (d) الماری کا

۴۔ شاعر نے علم کو نام دیا ہے:
(a) کتاب کا (b) آگاہی کا (c) تعلیم کا **(d)** الماری کا

۵۔ شاعر کی دُشواری بہت ہی ہے:
(a) لمبی **(b)** مختصر (c) کٹھن (d) تکلیف دہ

۶۔ نظم کے مطابق صحرائے نجد کی پیمائش کس نے کی؟
(a) قیس نے (b) فرہاد نے (c) رانجھا نے (d) پنوں نے

۷۔ ''قیس'' کس نام سے مشہور تھا؟
(a) منوں (b) گڈو **(c)** مجنوں (d) فیقی

۸۔ پٹواری سے مراد ہے:
(a) زمین کی پیمائش کرنے والا (b) پان بیچنے والا
(c) حکیم (d) پرچون والا

۹۔ پنساری سے مراد ہے:
(a) پرچون والا **(b)** جڑی بوٹیاں بیچنے والا
(c) پان فروش (d) سبزی فروش

۱۰۔ بلٹن کون ہے؟
(a) انگریز شاعر (b) فلاسفر (c) سیاست دان (d) ڈاکٹر

۱۱۔ مومن خان کون ہے؟
(a) پنساری **(b)** اُردو شاعر (c) محلے دار (d) پٹواری

۱۲۔ عشق ہرجائی بھی ہو تو کم نہیں ہوتا:
(a) درد (b) عشق (c) جذبہ (d) خواب

۱۳۔ اِک ذرا تبدیل ہو جاتا ہے:
(a) بیماری کا نام (b) انسان کا نام (c) ملک کا نام (d) تقدیر کا نام

۱۴۔ یوں تو لکھ دو اُونٹ پر:
(a) ٹرک کا نام **(b)** لاری کا نام (c) شیر کا نام (d) انسان کا نام

۱۵۔ اشیا کی خریداری کا نام ہے:
(a) زندگی (b) موت (c) شاعری (d) نوکری

۱۶۔ محاورہ کی نشان دہی کریں: (First Term 23)

(a) چشم میں درد (b) نمین گنوانا **(c)** آنکھ آنکھ آنسو رونا (d) آنکھ میں درد

۱۷۔ روزمرہ کی نشان دہی کریں: (First Term 23)

(a) آئے دن (b) آپ آپ ہونا

(c) آڑے آنا (d) آفت کا پرکالہ

۱۸۔ روزمرہ کی نشان دہی کریں: (First Term 23)

(a) باغ باغ ہونا **(b)** انیس بیس کا فرق

(c) بول بالا ہونا (d) بیڑا اُٹھانا

۱۹۔ "ضمیر استفہامیہ" کے استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23)

(a) اکرم اپنے والدین اور اساتذہ کا ادب کرتا

(b) جو محنت کرتا ہے، کامیاب ہوتا ہے۔

(c) آپ نے بتایا نہیں۔ آپ لاہور کب جائیں گے؟

(d) یہ قلم مجھے چچا نے تحفے میں دیا ہے۔

۲۰۔ واوین "" کے درست استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23)

(a) "شاعر کہتا ہے: انسانیت کی شان دکھاتے چلو"

(b) شاعر کہتا ہے: "انسانیت کی شان دکھاتے چلو"

(c) شاعر" کہتا ہے: انسانیت کی شان دکھاتے چلو"

(d) "شاعر" کہتا ہے: انسانیت کی شان دکھاتے چلو

۲۱۔ علامت "رابطہ" کے درست استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23)

(a) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، "قومیں فکر سے محروم ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں۔"

(b) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "قومیں فکر سے محروم ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں۔"

(c) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، "قومیں "فکر سے محروم ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں۔

(d) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، "قومیں فکر سے محروم ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں:"

۲۲۔ رموزِ اوقاف "واوین" کے درست استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23)

(a) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ناکامی میرے لیے نامعلوم لفظ ہے۔"

(b) "قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا": ناکامی میرے لیے نامعلوم لفظ ہے۔

(c) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے "فرمایا": ناکامی میرے لیے نامعلوم لفظ ہے۔

(d) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ناکامی" میرے لیے نامعلوم لفظ ہے۔

۲۳۔ واوین " " کے درست استعمال والا جملہ ہے: (Final Term 23)

(a) ارکانِ اسلام درج ذیل ہیں: "توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ۔"

(b) ارکانِ اسلام" درج ذیل ہیں: توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ۔"

(c) "ارکانِ اسلام درج ذیل ہیں: توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ۔"

(d) ارکان" اسلام درج ذیل ہیں: توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ۔"

۲۴۔ ندائیہ کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 24)

(a) جنابِ عالی! میری عرض سنیں۔ (b) خبردار! دھوپ میں مت جاؤ۔

(c) ماشاءاللہ! کیا خوب صورت منظر ہے۔ (d) ہائے ہائے! اُس کو آگ لگ گئی۔

سبق نمبر ۱۵

کرپشن اور اُس کا خاتمہ

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کرپشن	بدعنوانی	فضیلت	بڑائی
مہذب	عزت دار	مجرمانہ فعل	غلط کام
قابلِ گرفت	پکڑ کے قابل	معراج	اونچائی
بدعنوانی	بددیانتی	متبادل	ہم پلہ، مترادف
اقربا پروری	قریبی لوگوں کو نوازنا	رشوت ستانی	پیسے دے کر کام کروانا
دائرہ کار	اختیارات کی رسائی	خُرد بُرد	بددیانتی، دخل اندازی
خیانت	کسی کے مال میں کمی کرنا	وسیع	بڑا، پھیلا ہوا
		بھتہ خوری	غلط طریقے سے رقم نکلوانا
اسمگلنگ	غیر قانونی تجارت	جعل سازی	دھوکا دہی
ناجائز منافع	غلط طریقے سے نفع حاصل کرنا	منفی اثرات	بُرے عوامل
		زوال	پستی
سنگین	شدید	تجارت	خرید و فروخت کا کاروبار
مذمت	ملامت	فاسق	جھوٹا
تنبیہ	منع، خبردار کرنا	مخفی	پوشیدہ
فاجر	گناہ گار	بیخ کنی	بخیے ادھیڑنا، برباد کرنا
پاس داری	پورا کرنا، عمل کرنا	اصلاح	درستی
سدِباب	روک تھام	رازق	رزق دینے والا
راسخ کرنا	مضبوطی	حرام	جو جائز نہ ہو
ترغیب دلانا	راغب کرنا	بلاتفریق	بغیر فرق کیے
مقدم	سب سے پہلے	کی بنا پر	کی بنیاد پر
دادرسی	پریشانی دور کرنا	صدیقین	صدیق کی جمع، سچے لوگ
اشیائے خورد و نوش	کھانے پینے کی چیزیں	ناسور	زخم

خلاصہ بدعنوانی ایک غیر اخلاقی اور مجرمانہ فعل ہے۔ ترقی یافتہ معاشرے میں بھی اس برائی کو ناپسندیدہ اور قابلِ گرفت سمجھا جاتا ہے۔ جب کوئی فرد، گروہ یا ادارہ اپنے طے شدہ اختیارات اور حاصل ذرائع کو ذاتی فائدے کے لیے استعمال کرے تو اس کام کو بدعنوانی کہتے ہیں۔ رشوت لینا اور دینا، اقربا پروری، سرکاری خزانے میں خُرد بُرد، بدعنوانی کی مختلف صورتیں ہیں۔ ناپ تول میں کمی، دھوکا دہی، خیانت، جھوٹ بول کر مال بیچنا اور ناجائز منافع کمانا جیسے افعال کا شمار بھی بدعنوانی میں ہوتا ہے۔ درحقیقت بدعنوانی کے اثرات سے کوئی بھی شعبہ پاک نہیں ہے۔ بدعنوانی کی ایک سنگین صورت یہ ہے کہ تجارت کے معاملات میں بددیانتی کی جائے۔ بدعنوانی کی وجہ سے ایک معاشرہ زوال کا شکار ہو سکتا ہے۔ بدعنوانی ایک مجرمانہ فعل ہے۔ اسلام نے اس کی سخت مذمت بیان کی ہے۔ قرآن مجید میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی سخت سرزنش کی گئی ہے۔ ایمان داری اور سچائی کی بنیاد پر کاروبار کرنے والوں کو اسلام نے بڑی فضیلت دی ہے۔ انھیں قیامت کے روز انبیاء، صدیقین اور شہدا کا ساتھ نصیب ہوگا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسروں کے ساتھ جھوٹ اور فریب سے کام لے کر اشیا فروخت کرنے والوں کو فاسق اور فاجر کہا ہے۔ انھیں قیامت کے روز اچھے لوگوں کا ساتھ نصیب نہیں ہوگا۔ مال بیچتے ہوئے مکمل سچائی سے کام لینا چاہیے۔ کوئی بات مخفی نہیں رکھنی چاہیے۔ ناجائز منافع میں برکت نہیں ہوتی۔ قسمیں کھا کر جھوٹی تعریف کر کے مال بیچنا گناہ ہے۔

موجودہ دور میں دیانت دار لوگوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ کی جاتی ہے۔ ایمان داری کو بے وقوفی خیال کیا جاتا ہے۔ اس طرز کے منفی عوامل کی روک تھام کے لیے سب کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ والدین، طلبہ، اساتذہ اور علمائے دین خاص طور پر اپنا کردار ادا کریں۔ اسلامی تعلیمات اور عذابِ الٰہی سے

لوگوں کو آگاہ کریں تاکہ ان میں خوفِ خدا پیدا ہو۔ بدعنوانی کی روک تھام کی اصلاح کا آغاز اپنی ذات سے کریں۔ پہلے اپنی ذات میں موجود برائیوں پر قابو پائیں پھر دوسروں کو ترغیب دلائیں۔ اپنے گھر کے لوگوں کو دیانت داری کا درس دیں۔ گھر کی آمدنی کے ذرائع کا جائزہ لیں۔ ہر حال میں حق حلال کمائیں۔ خرید و فروخت میں نرمی اور حسنِ اخلاق کو پیشِ نظر رکھیں۔ کسی چیز میں خرابی ہو تو خریدنے والے کو اس کے عیب سے آگاہ کر دیں۔ حکومت کو بھی چاہیے کہ ایسے سخت قوانین بنائے کہ متاثرین کی فوری دادرسی ہو اور ہم اس ناسور پر قابو پا سکیں۔

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) کرپشن کیسا عمل ہے؟

جواب: کرپشن ایک غیر اخلاقی اور مجرمانہ فعل ہے۔

(ب) کرپشن کے لیے اُردو زبان میں کون سا لفظ استعمال ہوتا ہے؟

جواب: کرپشن کے لیے اُردو زبان میں "بدعنوانی" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

(ج) عام طور پر کسے کرپشن یا بدعنوانی خیال کیا جاتا ہے؟

جواب: کرپشن یا بدعنوانی سے عام طور پر رشوت ستانی، اقربا پروری، سرکاری فنڈز یا خزانے میں خُرد بُرد اور سرکاری افسران یا سیاست دانوں کا اپنے اختیارات کو ذاتی فائدے کے لیے استعمال کرنا خیال کیا جاتا ہے۔

(د) قیامت کے روز سچا اور ایمان دار تاجر کن کے ساتھ ہوگا؟

جواب: قیامت کے روز سچا اور امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔

(ہ) ناجائز منافع کمانے کے لالچ سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: ناجائز منافع کمانے کی ہوس اور لالچ پورے معاشرے کو مہنگائی اور غربت کی دلدل میں دھکیل دیتی ہے۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) قرآن پاک کی سورۃ المطففین میں اللہ تعالیٰ نے کیا بیان فرمایا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: ترجمہ: "(ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جب وہ لوگوں سے (خود) ناپ کر لیتے ہیں (تو) پورا لیتے ہیں۔ اور جب وہ اُنھیں ناپ یا تول کر دیتے ہیں (تو) کم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے بے شک وہ (مرنے کے بعد) اُٹھائے جائیں گے۔ اس بڑے دن کے لیے۔ جس دن سب لوگ تمام جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔" (المطففین، آیات ۱تا۶)

اللہ تعالیٰ نے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو سخت تنبیہ کی ہے کہ آج اس دُنیا میں تم جھوٹ، دھوکے اور بے ایمانی سے عارضی نفع کما لو گے لیکن کل قیامت کے دن جب تم اللہ کے سامنے کھڑے ہوگے تو تمھیں اپنے اعمال کا جواب دہ ہونا پڑے گا اور اُس دن اللہ تعالیٰ جو تمام جہانوں کا مالک، رازق، نیتوں سے واقف اور انصاف کرنے والا ہے، سب کو اُن کے اچھے یا بُرے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(ب) بدعنوانی کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟ وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: تجارتی یا کاروباری خیانت اور ایسی طرز کے دوسرے عوامل کی روک تھام اور خاتمے کے لیے سب کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ بدعنوانی یا ایسے ہی دیگر معاشرتی معاملات کی بیخ کنی یا سدِباب میں اجتماعی کوششوں کو خاص دخل ہوتا ہے۔ اجتماعی شعور اور کوششوں کے بغیر معاشرتی برائیوں سے چھٹکارا پانا ممکن نہیں ہوتا۔ اس حوالے سے والدین، طلبہ، اساتذہ کرام اور علمائے دین کا کردار خاص اہمیت کا حامل ہے۔

اساتذہ اور علمائے کرام لوگوں کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے لوگوں میں نیکی، سچائی اور ایمان داری کی قدروں کو راسخ کریں۔ اسلام اور دیگر مذاہب میں بیان کی گئی کاروباری اخلاقیات اور ناپ تول پر عذابِ الٰہی کا شکار ہوئی قوم کے واقعات سے لوگوں کو آگاہ کریں تاکہ اُن میں خوفِ خدا پیدا ہو۔ معاشرے میں بدعنوانی کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اپنی اصلاح ہم خود کریں۔ اپنی ذات میں موجود برائیوں پر قابو پائیں اور دوسروں کے بُرے افعال میں حصہ دار نہ بنیں۔ یہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اور نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں باہم تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کام) میں باہم تعاون نہ کرو اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو بے شک اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔"

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ کا مفہوم ہے کہ دوسروں کو نیکی کی طرف بلاؤ اور بُرائی سے منع کرو۔

بدعنوانی کے خاتمے کا آغاز ہم اپنے گھر سے کر سکتے ہیں۔ صرف اس بات کا شعور حاصل کرنے اور باخبر رہنے کی ضرورت ہے کہ جو آمدن گھر میں آ رہی ہے اُس کے ذرائع کیا ہیں، کہیں اس کا تعلق کسی ایسے کام یا کاروبار سے تو نہیں جس کو دین میں حرام قرار دیا گیا ہو یا وہ قانونی اعتبار سے درست نہ ہو۔ اولاد اپنے والدین سے، بیوی اپنے شوہر سے یا شوہر اپنی بیوی سے رزقِ حلال پر اصرار کرے۔ کاروبارِ زندگی میں سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ خرید و فروخت میں اخلاق، نرم دلی اور حُسنِ سلوک کو پیشِ نظر رکھیں۔ وعدہ کریں تو ہر حال میں اُس کی پابندی کریں۔ کسی شے میں خرابی ہو تو خریدنے والے کو اُس خرابی سے ضرور آگاہ کریں۔ جائز منافع کمائیں۔ چند افراد کے ناجائز منافع کمانے کی ہوس اور لالچ پورے معاشرے کو مہنگائی اور غربت کی دلدل میں دھکیل دیتی ہے۔ دینی اصولوں اور قانونی ضابطوں کو ہر حال میں مقدم رکھیں۔

۳۔ سبق کے متن کے مطابق درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) کرپشن لفظ ہے:

(i) انگریزی زبان کا (ii) عربی زبان کا

(iii) جرمن زبان کا (iv) ہسپانوی زبان کا

(ب) بدعنوانی سے عموماً ہمارے یہاں مُراد لیا جاتا ہے:

(i) بدکرداری (ii) بدمزگی (iii) بددلی **(iv)** بددیانتی

(ج) (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے:

(i) نصیحت ہے (ii) ہلاکت ہے (iii) برکت ہے (iv) عزت ہے

(د) (قیامت کے روز) انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا:

(i) سچا اور امانت دار تاجر (ii) فاسق اور فاجر شخص

(iii) سرکاری افسر (iv) سیاست دان

(ہ) معاشرے میں بددیانتی، بدبختی اور معمولی غرض کے لیے سہارا لیا جاتا ہے:

(i) دلیل کا **(ii)** جھوٹ کا (iii) قانون کا (iv) رشوت کا

(و) بدعنوانی کے خاتمے کا آغاز کر سکتے ہیں ہم:

(i) اپنے سکول سے (ii) اپنے جھوٹ سے

(iii) اپنے گھر سے (iv) اپنے جذبے سے

۴۔ سبق کے متن کے مطابق خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) درحقیقت بدعنوانی کا دائرۂ کار اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔

(ب) تجارت حلال روزی کمانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(ج) بہترین تجارت کے لیے اسلام کے سنہری اصولوں پر عمل پیرا ہو۔

(د) قسمیں کھا کھا کر یا جھوٹی تعریف کر کے مال نہ بیچے۔

(ہ) حکومتی سطح پر سخت سے سخت قوانین بنائے جائیں۔

(و) اللہ تعالیٰ ملکِ پاکستان کو ہر برائی سے محفوظ رکھے۔ آمین!

۵۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جملے
سنگین	بدعنوانی سنگین جرم ہے۔
مہذب	قوانین کی خلاف ورزی کرنا مہذب لوگوں کا شیوہ نہیں۔
عمل پیرا	ہمیں اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔
راسخ	میرے دل میں اللہ کی محبت راسخ ہے۔
دادرسی	ہمیں غریبوں کی دادرسی کرنی چاہیے۔

۶۔ آپ کے خیال میں کرپشن میں کس طرح کمی لائی جا سکتی ہے؟ مختلف ذرائع (رسائل و جرائد، ٹیلی وژن، انٹرنیٹ وغیرہ) سے معلومات جمع کریں اور ساتھی طلبہ سے اس پر تبادلۂ خیال کریں۔

جواب: میرے خیال میں کرپشن میں کمی لانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنے آپ کو ٹھیک کرے۔ اپنی زندگی میں جڑ سے بددیانتی کے عوامل کو دور کرے۔ ہر فرد ٹھیک ہوگا تو معاشرے میں کرپشن میں خود بخود کمی آجائے گی۔

۷۔ انٹرنیٹ کی مدد سے اسلام کے بنیادی تجارتی اصولوں پر معلومات جمع کر کے اُنھیں ایک چارٹ پر لکھیں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

جواب: عملی کام۔

۸۔ اگر الفاظ کو اس ترتیب سے لکھا جائے کہ حروفِ تہجی کی ترتیب میں پہلے آنے والے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ پہلے اور بعد میں آنے والے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ بعد میں لکھے جائیں تو الفاظ کی ایسی ترتیب کو "تہجی ترتیب" یا "الف بائی ترتیب" کہتے ہیں۔ اُردو، انگریزی اور دیگر تمام زبانوں کی لغات میں الفاظ کو اسی ترتیب سے لکھا جاتا ہے۔ اس طرح لفظوں کو تلاش اور مرتب کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اب آپ بھی اس تصور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کو الف بائی ترتیب سے لکھیں۔

بروقت۔ ازالہ۔ فوری۔ خرابی۔ پنپنے۔ میل جول۔ ترغیب

جواب: ازالہ، بروقت، پنپنے، ترغیب، خرابی، فوری، میل جول

۹۔ اُردو میں استعمال ہونے والے بیس الفاظ لکھیے جو در حقیقت، انگریزی زبان کے ہیں۔ جیسے لاؤڈ سپیکر، موبائل فون اور سکول وغیرہ۔

جواب: کیمرا، کمپیوٹر، کاپی، مائک، ٹیلی فون، بس، ٹرک، وین، کار، کالج، ہاسٹل، روڈ، فروٹ، پین، بٹن، باسکٹ، ڈریس، لیمپ، پنسل، بیگ۔

متضاد الفاظ: مندرجہ ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں:

ہر انسان کو بھوک بھی لگتی ہے اور پیاس بھی۔ ہمیں خوشی بھی ملتی اور غم بھی، درد بھی ہوتا ہے اور آرام بھی ملتا ہے۔ یہ سب زندگی کا حصہ ہے جو موت تک چلتا ہے۔ ان مسائل سے پریشان نہیں ہونا چاہیے بلکہ اطمینان سے محنت کرتے اور آگے بڑھتے رہنا چاہیے کیوں کہ گھبرانا اور کام چوری مسائل کا حل نہیں۔ البتہ ایسا کرنے والے زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

۱۰۔ مندرجہ بالا عبارت میں سرخ روشنائی سے لکھے گئے الفاظ کے معانی کسی مستند لغت سے تلاش کریں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ان میں سے کچھ ایک دوسرے کے اُلٹ معانی رکھتے ہیں۔ علم بیان کی رُو سے ایسے الفاظ متضاد الفاظ کہلاتے ہیں۔ اس تصور کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ بھی مندرجہ ذیل عبارت میں سے متضاد الفاظ تلاش کریں اور نیچے دیے گئے کالموں میں لکھیں۔

جو مرد یا عورت علم حاصل کرتا ہے، عزت پاتا ہے۔ جو اس میں ناکام رہتا ہے اُس کے حصے میں ذلت کے سوا کچھ نہیں آتا۔ دُنیا میں ترقی پانے والی قوموں نے علم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اس کے برعکس جن قوموں نے علم کو نظر انداز کیا وہ تنزلی کا شکار ہو گئیں۔ یاد رکھیں! علم روشنی ہے اور جہالت اندھیرا۔

جواب: (I)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بھوک	کھانے کی خواہش	موت	زندگی ختم ہو جانا
پیاس	پانی پینے کی خواہش	پریشان	گھبرانا، مصیبت زدہ
خوشی	مسرت	اطمینان	تسلی
غم	دُکھ	محنت	مشقت، مشق
درد	تکلیف	آگے	سامنے
آرام	راحت	کام چوری	کام سے جان چھڑانا
زندگی	حیات	پیچھے	پھر، بعد میں

(II)

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
مرد	عورت	عزت	ذلت	اوڑھنا	بچھونا
ناکام	کامیاب	ترقی	تنزلی	روشنی	اندھیرا

۱۱۔ مندرجہ بالا نکات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے سکول میں منعقد ہونے والے فٹ بال کرکٹ ٹورنامنٹ کے فائنل میچ کی رپورٹ تحریر کریں۔

جواب: عملی کام۔

سوچیں اور بتائیں

- کرپشن کس زبان کا لفظ ہے اور اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب: کرپشن انگریزی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں "بدعنوانی"

- دوسروں کا حق مارنا کیسا عمل ہے؟ جواب: دوسروں کا حق مارنا بہت برا عمل ہے۔

ٹھہریں اور بتائیں

- بدعنوانی کی مختلف صورتوں میں سے ایک سنگین صورت کون سی ہے؟

جواب: بدعنوانی کی مختلف صورتوں میں سے ایک سنگین صورت تجارت اور خرید و فروخت کے معاملات میں بددیانتی ہے۔

- ایمان داری اور سچائی کی بنیاد پر کام کرنے والے کی اسلام نے کیا فضیلت بیان کی ہے؟

جواب: حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔"

- سچائی سے کام لینے میں فائدہ اور جھوٹ کا کیا نقصان ہے؟

جواب: حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف کھول دی تو اُن کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی بات چھپا کر رکھی یا جھوٹ کہی تو اُن کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔"

- حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جھوٹ اور فریب سے تجارت کرنے والے کو کیا نام دیے؟

جواب: حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جھوٹ اور فریب سے تجارت کرنے والوں کو فاسق اور فاجر کے نام دیے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

بدعنوانی کے خاتمے کا آغاز ہم اپنے گھر سے کر سکتے ہیں۔ صرف اس بات کا شعور حاصل کرنے اور باخبر رہنے کی ضرورت ہے کہ جو آمدن گھر میں آ رہی ہے اُس کے ذرائع کیا ہیں، کہیں اس کا تعلق کسی ایسے کام یا کاروبار سے تو نہیں جس کو دین میں حرام قرار دیا گیا ہو! وہ قانونی اعتبار سے درست نہ ہو۔ اولاد اپنے والدین سے، بیوی اپنے شوہر سے یا شوہر اپنی بیوی سے رزقِ حلال پر اصرار کرے۔ کاروبارِ زندگی میں سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ خرید و فروخت میں اخلاق، نرم دلی اور حُسنِ سلوک کو پیشِ نظر رکھیں۔ وعدہ کریں تو ہر حال میں اُس کی پابندی کریں۔ کسی شے میں خرابی ہو تو خریدنے والے کو اُس خرابی سے ضرور آگاہ کریں۔ جائز منافع کمائیں۔ چند افراد کے ناجائز منافع کمانے کی ہوس اور لالچ پورے معاشرے کو مہنگائی اور غربت کی دلدل میں دھکیل دیتی ہے۔ دینی اصولوں اور قانونی ضابطوں کو ہر حال میں مقدم رکھیں۔ حکومتی سطح پر سخت سے سخت قوانین بنائے جائیں جن پر مکمل اور بلا تفریق عمل داری ہو۔ بروقت انصاف اور متاثرین کی فوری دادرسی سے ہم اس ناسور پر قابو پا سکتے ہیں۔ اللہ کریم ملکِ پاکستان کو ہر بُرائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

۱۔ کسی شے میں خرابی ہو تو اس سے ضرور آگاہ کریں:
(a) خریدنے والے کو ✓ (b) دکان دار کو (c) بیگم کو (d) دوست کو

۲۔ اس پیراگراف میں ناسور کسے کہا گیا ہے؟
(a) دیانت داری کو (b) سچائی کو (c) بدعنوانی کو ✓ (d) بیماری کو

۳۔ حرام کاروبار سے مراد ہے:
(a) ناجائز کام ✓ (b) حلال کام (c) بہتر روزگار (d) جائز کام

۴۔ "حرام" کا متضاد ہے:
(a) حلال ✓ (b) جائز (c) ناجائز (d) خراب

۵۔ "ذرائع" کا واحد ہے:
(a) ذریعے (b) ذریعوں (c) ذریعہ ✓ (d) ذرات

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ غیر اخلاقی اور مجرمانہ فعل ہے:
(a) بدعنوانی ✓ (b) دیانت داری (c) حکمتِ عملی (d) سچائی

۲۔ بددیانتی کی صورت ہے:
(a) جعل سازی (b) کام چوری (c) وعدہ خلافی (d) یہ تمام ✓

۳۔ کس کے منفی اثرات سے کوئی شعبہ پاک نہیں:
(a) منشیات (b) بدعنوانی ✓ (c) دہشت گردی (d) جھوٹ

۴۔ بدعنوانی کی سنگین صورت ہے:
(a) تجارت میں بددیانتی ✓ (b) سچائی (c) انصاف (d) راست بازی

۵۔ معاشرتی زوال کا سبب بننے والا فعل ہے:
(a) راست بازی (b) بدعنوانی ✓ (c) امانت داری (d) وقت کی پابندی

۶۔ بدعنوانی کی سخت مذمت کی ہے:
(a) اسلام نے ✓ (b) مسیحیت نے (c) یہودیت نے (d) بُدھ مت نے

۷۔ قیامت کے دن سچا اور امانت دار تاجر کس کے ساتھ ہوگا؟
(a) انبیاء (b) صدیقین (c) شہدا (d) یہ تمام ✓

۸۔ قسمیں کھا کھا کر یا جھوٹی تعریف کر کے نہ بیچیں:
(a) دال (b) مال ✓ (c) کھال (d) جال

۹۔ معاشرے میں ایمان دار تاجروں کی تعداد برابر ہے:
(a) آٹے میں نمک کے ✓ (b) آٹے میں چینی کے (c) چائے میں چینی کے (d) دودھ میں پانی کے

۱۰۔ جھوٹ بول کر اشیا فروخت کرنے والا کہلاتا ہے:
(a) دیانت دار (b) راست باز (c) فاسق اور فاجر ✓ (d) امین

۱۱۔ دیانت داری کو ترجیح دے کر کمایا جا سکتا ہے:
(a) جائز منافع ✓ (b) ناجائز رقم (c) دنیاوی فائدہ (d) زیادہ فائدہ

۱۲۔ ملاوٹ کے عمل سے پاک نہیں ہیں:
(a) کتابیں (b) اشیائے خورد و نوش ✓ (c) کاغذ (d) خیالات

۱۳۔ موجودہ دور میں ایمان داری کو خیال کیا جانے لگا ہے:
(a) بے وقوفی ✓ (b) سمجھ داری (c) عقل مندی (d) حکمتِ عملی

۱۴۔ ظالم کو ظالم نہ کہنا بھی زمرے میں آتا ہے:
(a) مدد کے (b) ظلم کے ✓ (c) خواہش کے (d) پریشانی کے

۱۵۔ بدعنوانی کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم اصلاح کریں:
(a) اپنی ✓ (b) دوستوں کی (c) پولیس کی (d) فوج کی

۱۶۔ ہمیں چاہیے اپنی ذات میں موجود بُرائیوں پر پائیں:
(a) عبور (b) قابو ✓ (c) دباؤ (d) دھیان

۱۷۔ لفظ "شکوہ" کے متضاد والا درست جملہ ہے: (First Term 23)
(a) اکرم کی والدہ کے فوت ہونے پر اس کے دوستوں کو دُکھ ہوا۔ ✓
(b) اکرم کی والدہ کے فوت ہونے پر اس کے دوستوں کو رنج ہوا۔
(c) اکرم کی والدہ کے فوت ہونے پر اس کے دوستوں کو افسوس ہوا۔
(d) اکرم کی والدہ کے فوت ہونے پر اس کے دوستوں کو ملال ہوا۔

۱۸۔ "زندگی میں اُونچ نیچ کا آنا ایک فطری امر ہے۔" اس جملے میں متضاد الفاظ ہیں: (Final Term 23) (First Term 24)
(a) امر، زندگی (b) فطری، امر (c) اُونچ، نیچ ✓ (d) اُونچ، فطری

۱۹۔ اگر ہم نے لغت میں لفظ "ناتوانی" کو تلاش کرنا ہو تو ذیل میں سے درست بیان ہوگا: (Final Term 23)
(a) سب سے پہلے "ن" تلاش کریں گے۔ ✓
(b) سب سے پہلے "ت" تلاش کریں گے۔
(c) سب سے پہلے "ی" تلاش کریں گے۔
(d) سب سے پہلے "ؤ" تلاش کریں گے۔

۲۰۔ "سفر ہو یا حضر انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھے۔" اس جملے میں متضاد الفاظ ہیں: (First Term 24)
(a) سفر، حضر ✓ (b) سفر، بھروسا (c) انسان، حضر (d) بھروسا، حضر

سبق نمبر ۱۶

کشمیر کی وادی میں لہرا کے رہو پرچم

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مقامات	جگہیں	ظلم و بربریت	ظلم کرنا
سیاح	سیر کرنے والا	خطۂ ارض	زمینی علاقہ
ذوقِ دید	دیکھنے کا شوق	سیاحت	سیر و تفریح
دستِ قدرت	قدرت کا ہاتھ	تسکین	آرام
تراشا	نکھارا	مہارت	کاری گری
محال	مشکل	نظیر	مثال
حقیقی وارث	اصلی حق دار	زیرِ قبضہ	قبضے میں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طویل	لمبی	مظالم	ظلم کرنا
حیثیت	مقام	آئینی	قانونی
اقدامات	قدم اُٹھانا	خودمختاری	آزادی
حربوں	چالاکی	دب جانا	دباؤ محسوس کرنا،پھنس جانا
جذبۂ حقِ خودارادیت	ووٹ ڈالنے کا حق	بے سود	بے فائدہ
کرفیو	باہر نکلنے کی قومی پابندی	شدت	تیزی
لاک ڈاؤن	گھروں میں بند رہنا	نافذ کرنا	لاگو کرنا
اسلحہ	ہتھیار	سرشار	بھرے ہوئے
بے بس	مجبور	پون صدی	ایک تہائی
سراپا احتجاج	احتجاج کرنا	پامال کرنا	توڑنا،خلاف ورزی
محدود	حد مقرر کرنا	مصائب	تکالیف
تشدد	مارپیٹ	اقدار	قدریں
علم بردار	نمائندہ	حمایت	طرف داری
عہد	وعدہ	ریلیوں	ہجوم،گروہ در گروہ
الحاق	جڑنا	مرکز	محور
احتجاج	آواز اُٹھانا	متعدد	کئی
اظہارِ یک جہتی	جڑنا ساتھ ملنے کا اظہار	جنت نظیر	جنت جیسا
وحشت	خوف	جنتِ ارضی	زمینی جنت
تسلط	قبضہ	درندگی	ظالمانہ پن
امن	صلح	آشتی	امن
اعادہ کرنا	دہرانا	گہوارہ	گھر
سرخم کرنا	سرجھکانا	مسلسل	لگاتار
جبر	سختی	غاصب	ظالم،قبضہ کرنا

خلاصہ کشمیر دنیا کا حسین ترین مقام ہے۔ اس کا زیادہ تر حصہ پاکستان اور بھارت میں واقع ہے۔ سیاح اس وادی کی سیر کو آتے ہیں۔ اس خطہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت خوب صورتی سے تخلیق کیا ہے۔ ۵۔اگست کا دن یوم سیاہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس دن بھارت نے مقبوضہ کشمیر کی خودمختاری پر شب خون مارا اور کشمیریوں سے خودمختاری چھین لی۔ بھارت کی اس حرکت سے کشمیریوں کا جذبہ حقِ خودارادیت مزید بڑھ گیا۔

پچھلے چند سالوں کے دوران بھارت نے ہزاروں نوجوانوں کو گرفتار کرلیا اور جذبہ حریت سے سرشار سیکڑوں کشمیریوں کو شہید کردیا۔ بھارت یہاں تاریخ کا بدترین کرفیو نافذ کر چکا ہے اور کئی بار لاک ڈاؤن لگا چکا ہے مگر کشمیریوں کے جذبہ حریت میں ذرا بھی کمی نہیں آئی ہے۔ دنیا بھر کے لوگ بھارت کے مظالم کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ کشمیری حقِ خودارادیت مانگ رہے ہیں بھارت نے کشمیر کے نوجوانوں، بوڑھوں بچوں اور خواتین پر بہت تشدد کیا ہے۔ اقوامِ متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بھارت پر دباؤ ڈالیں اور اسے مجبور کریں کہ وہ اقوامِ متحدہ کے فیصلے کے مطابق کشمیریوں کو اپنی مرضی سے الحاق کا فیصلہ کرنے دیں۔

۵۔فروری کو یومِ یک جہتی کشمیر منایا جاتا ہے اور اس بات کا عہد کیا جاتا ہے کہ ہم کشمیریوں کے ساتھ ہیں اور بھارت کے ظالمانہ رویے پر احتجاج کرتے رہیں۔ کشمیری مجاہد سید علی گیلانی نے پاکستان کو اپنی امیدوں کا مرکز قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ کشمیری پاکستان کے ساتھ الحاق کے لیے تڑپ رہے ہیں۔ یومِ یک جہتی کشمیر منانے کا آغاز ۱۹۳۲ء سے ہوا۔ ۱۹۳۱ء میں کشمیر کے مہاراجا ہری سنگھ نے کشمیریوں پر بہت ظلم کیا۔ کئی کشمیری شہید ہوگئے۔ ان شہدا کی یاد میں یہ دن منایا جاتا ہے۔

کشمیر کا علاقہ جنت نظیر ہے۔ مگر بھارت کی درندگی اور قتل و غارت گری نے اس علاقے کو جہنم بنا رکھا ہے۔ کشمیری بھارتی جبر اور ظلم کے آگے برسرِ پیکار ہیں۔ وہ وقت دور نہیں جب کشمیر کی وادی آزادی، امن اور آشتی کا گہوارہ بنے گی۔

حل مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) بھارت کشمیریوں پر کب سے مظالم جاری رکھے ہوئے ہے؟

جواب: بھارت کشمیریوں پر کئی دہائیوں سے مظالم جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ب) بھارت نے کشمیریوں سے خودمختاری کیوں چھینی؟

جواب: بھارت نے کشمیریوں سے خودمختاری اس لیے چھینی کیوں کہ اس کا خیال تھا کہ اُس کے ان جارحانہ اقدامات سے کشمیر میں آزادی کی جدوجہد دب جائے گی۔

(ج) کیا بھارت کشمیر میں آزادی کی جدوجہد کو دبانے میں کامیاب ہوا؟

جواب: نہیں! بھارت کشمیر میں آزادی کی جدوجہد دبانے میں کامیاب نہیں ہوا۔ اس کی یہ کوشش گزشتہ ظالمانہ حربوں کی طرح بے سود ثابت ہوئی اور کشمیریوں کا جذبہ حقِ خودارادیت مزید بڑھ گیا۔

(د) یومِ یک جہتی کشمیر کب اور کیوں منایا جاتا ہے؟

جواب: یومِ یک جہتی کشمیر ہر سال ۵۔فروری کو کشمیریوں سے اظہارِ یک جہتی کے لیے منایا جاتا ہے۔

(ہ) یومِ یک جہتی کشمیر منانے کے سلسلے کا آغاز کب ہوا تھا؟

جواب: یومِ یک جہتی کشمیر منانے کے سلسلے کا آغاز ۱۹۳۲ء میں ہوا تھا۔

(و) بھارت مقبوضہ وادی میں کن کو قید و بند اور تشدد کا نشانہ بناتا ہے؟

جواب: بھارت مقبوضہ وادی میں نوجوانوں، خواتین، بچوں اور بوڑھوں کو قید و بند اور تشدد کا نشانہ بناتا ہے۔

۲۔ سبق کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) دُنیا کے خوب صورت ترین مقامات میں شامل ہے:

(i) ✓ کشمیر (ii) سوات (iii) ہنزہ (iv) کاغان

(ب) ہندوستان، پاکستان اور چین کے درمیان واقع ہے:

(i) ✓ کشمیر (ii) پشاور (iii) گلگت (iv) بلتستان

(ج) کشمیری حقِ خودارادیت مانگ رہے ہیں:

(i) پون صدی سے (ii) نصف صدی سے

(iii) ✓ پون صدی سے زائد (iv) ایک صدی سے

(د) یومِ یکجہتی کشمیر منایا جاتا ہے:

(i) ✓ ۵رفروری کو (ii) ۱۰رفروری کو

(iii) ۷رفروری کو (iv) ۸رفروری کو

(ہ) کشمیریوں پر ظلم کی انتہا کردی تھی:

(i) مہاراجا موہن سنگھ نے (ii) مہاراجا پرتاب سنگھ نے

(iii) ✓ مہاراجا ہری سنگھ نے (iv) مہاراجا دھرم جیت سنگھ نے

۳۔ وہ خیال یا تصور جس کی بنیاد پر کوئی نظم، کہانی یا مضمون وغیرہ لکھا جاتا ہے اُسے مرکزی خیال کہتے ہیں۔ اس تصور کی روشنی میں سبق "کشمیر کی وادی میں لہرا کے رہو پرچم" کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: کشمیر کا خطہ جنت نظیر ہے۔ کشمیری پاکستان کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں مگر بھارت نے ان پر جبر و تشدد سے قبضہ کیا ہوا ہے اور کئی سالوں سے ظلم و بربریت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ کشمیری بھارت کے اس ظالمانہ سلوک کے آگے ڈٹے ہوئے ہیں اور اس خطہ میں سکون، امن اور آشتی کی اُمید رکھتے ہیں۔ ہم ۵رفروری کو یومِ یک جہتی کشمیر مناتے ہیں اور یہ یاد کراتے ہیں کہ ہم کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ ان شاء اللہ! کشمیر کی وادی میں آزادی کا پرچم لہرائے گا۔

۴۔ درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور معانی کو واضح کرنے کے لیے جملے بنائیں۔

الفاظ	معانی	جملے
زخم	گہری چوٹ	اسلم کے پاؤں پر گہرا زخم ہے۔
ہتھیار	اسلحہ	کبھی دشمن کے سامنے ہتھیار نہ ڈالو۔
شکار	مبتلا،نشانہ بننا	عمر پریشانی کا شکار ہے۔
حقِ خودارادیت	استصوابِ رائے	کشمیریوں کو حقِ خودارادیت دیا جانا چاہیے۔
انتقام	بدلہ لینا	انتقام لینے کے مقابلے میں معاف کرنا بہتر ہے۔
برداشت	صبر	صبر کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔

۵۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

خوش۔حسن۔سنبھل۔مطمئن۔گھاؤ

خُوش	حُسْن	سَنْبھَل	مُطْمَئِن	گھاؤ

آ ؤ سیکھیں

۶۔ یاد رکھیں کہ کسی ایک چیز کو واحد اور ایک سے زیادہ اشیا کو جمع کہتے ہیں۔ اُردو میں عموماً اسی اُصول کے مطابق واحد جمع بنائے جاتے ہیں۔ تاہم عربی زبان میں بے شمار اشیا ایسی ہیں کہ جو اگر ایک ہوں تو انھیں واحد کہا جاتا ہے، دو ہوں تو انھیں جمع کہا جاتا ہے اور دو سے زائد ہوں تو انھیں جمع الجمع کہا جاتا ہے۔ اب آپ اسی تصور کی روشنی میں مندرجہ ذیل واحد کو جمع اور جمع الجمع میں تبدیل کریں۔

موقع۔فتح۔خبر۔رسم۔دوا۔فیض

واحد	جمع	جمع الجمع
موقع	مواقع	مواقع
فتح	فتوح	فتوحات
خبر	اخبار	اخبارات
رسم	رسوم	رسومات
دوا	ادویہ	ادویات
فیض	فیوض	فیوضات

۷۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام رُخصت بہ وجہ بیماری کی درخواست تحریر کریں۔

جواب: بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ہائی سکول، شیخوپورہ

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ مَیں کل سے ملیریا بخار میں مبتلا ہوں۔ علاج جاری ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تین دن مکمل آرام کی ہدایت کی ہے۔ اس لیے مَیں سکول حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ براہِ مہربانی مجھے تین دن کی رخصت عنایت فرمائیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار

الیاس قدیر

جماعت ہفتم

رول نمبر (۸)

۵۔ستمبر ۲۰۔۔ء

سوچیں اور بتائیں

- جذبہ حقِ خودارادیت کیا ہوتا ہے؟

جواب: اپنی مرضی سے ووٹ ڈال کر کسی ملک سے الحاق کا فیصلہ کرنے کا حق جذبۂ حقِ خودارادیت ہوتا ہے۔

- کیا بھارت کشمیریوں کے جذبہ حقِ خودارادیت کو دبانے میں کامیاب ہوا؟

جواب: نہیں! بھارت کشمیریوں کے جذبہ حقِ خودارادیت کو دبانے میں کامیاب نہیں ہوا۔

سمجھیں اور بتائیں

- حقِ خودارادیت کیا ہوتا ہے؟

جواب: استصوابِ رائے کا حق، آزادی سے رہنے کا حق حقِ خودارادیت ہوتا ہے۔

- بھارت نے ۵۔اگست ۲۰۱۹ء کو کیا کیا؟

جواب: بھارت نے ۵۔اگست ۲۰۱۹ء کو کشمیر کی خودمختاری پر شب خون مارا اور آئینی حیثیت کے تحت خودمختاری چھین لی۔

معروضی سوالات

PEC کے بورڈ وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

کشمیر دُنیا کے خوب صورت ترین مقامات میں شامل ہے۔ یہ خطہ ہندوستان، پاکستان اور چین کے درمیان واقع ہے۔ اس کا زیادہ تر حصہ پاکستان اور بھارت میں واقع ہے۔ دُنیا بھر سے سیاح اس وادی کی سیاحت کے لیے آتے ہیں اور اپنے ذوقِ دید کی تسکین کا سامان کرتے ہیں۔ اس خطہ ارض کو دستِ قدرت نے جس مہارت سے تراشا ہے، اس کی نظیر ملنا محال ہے۔

۱۔ کشمیر کا زیادہ تر حصہ شامل ہے:

(a) پاکستان اور چین میں (b) ✓ پاکستان اور بھارت میں

(c) بنگلہ دیش میں (d) چین اور بھارت میں

۲۔ ذوقِ دید سے مراد ہے:

(a) ✓ دیکھنے کا شوق (b) جھگڑنے کی خواہش

(c) لطف اندوزی (d) تسکین

۳۔ کشمیر کو دستِ قدرت نے تراشا ہے:

(a) قلم سے (b) لفظوں سے (c) ✓ مہارت سے (d) لکڑی سے

۴۔ درست اعراب والا لفظ ہے:

(a) ✓ تَسْکِین (b) تِسکِین (c) تُسکِین (d) تَسکَین

۵۔ "خوب صورت" کا متضاد ہے:

(a) پیارا (b) دل کش (c) ✓ بدصورت (d) خراب

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ وادی کی سیاحت کے لیے دنیا بھر سے آتے ہیں:

(a) ✓ سیاح (b) شکاری (c) انجینئر (d) ڈاکٹر

۲۔ بھارت کشمیریوں پر کتنے سال سے مظالم جاری رکھے ہوئے ہے؟

(a) ۷۳سال سے (b) ✓ ۷۵سال سے

(c) ۷۲سال سے (d) ۱۱سال سے

۳۔ بھارت کے ظالمانہ حربے ثابت ہوئے:

(a) بہتر (b) ✓ بے سود (c) کامیاب (d) ناکام

۴۔ بھارت کشمیر میں دنیا کا طویل ترین نافذ کر چکا ہے:

(a) ✓ کرفیو (b) قانون (c) ظلم (d) پابندی

۵۔ کشمیر میں کئی بار لاک ڈاؤن کر چکا ہے:

(a) پاکستان (b) ایران (c) ✓ بھارت (d) چین

۶۔ آج بھی کشمیریوں نے بھارت سے نہیں مانی:

(a) ✓ ہار (b) جیت (c) برابری (d) دُوری

۷۔ کشمیریوں کی امیدوں کا مرکز ہے:
(a) بھارت (b) پاکستان ✓ (c) چین (d) افغانستان

۸۔ کشمیری الحاق چاہتے ہیں:
(a) بھارت سے (b) پاکستان سے ✓ (c) چین سے (d) امریکہ سے

۹۔ ۱۹۳۱ء میں کشمیر کے مہاراجا تھے:
(a) مہتاب سنگھ (b) پرتاب سنگھ (c) ہری سنگھ ✓ (d) رنجیت سنگھ

۱۰۔ آسانی سے نہیں ملتی:
(a) غلامی (b) آزادی ✓ (c) ترقی (d) دولت

۱۱۔ کشمیر کا علاقہ کس کی نظیر ہے؟
(a) جنت کی ✓ (b) حسن کی (c) سوات کی (d) آزادی کی

۱۲۔ کشمیر کو جہنم بنا رکھا ہے:
(a) بھارت نے ✓ (b) روس نے (c) چین نے (d) امریکہ نے

۱۳۔ کشمیر کی وادی میں لہرا کے رہو:
(a) کپڑا (b) پرچم ✓ (c) جھنڈا (d) علم

۱۴۔ ہر جابر و ظالم کا کرتے ہی چلو:
(a) سرقلم (b) سرنگوں (c) سرخم ✓ (d) سربلند

۱۵۔ اظہار یک جہتی سے مراد ہے:
(a) اتحاد کا اظہار ✓ (b) مذاق (c) کرفیو (d) جھگڑا

۱۶۔ لفظ "لازم" کی درست جمع الجمع ہے: (Final Term 23)
(a) لوازمات ✓ (b) لوازم (c) لازمی (d) التزام

۱۷۔ لفظ "وحدانیت" کا درست تلفظ ہے: (First Term 24)
(a) وَحدانِیت ✓ (b) وِحدانِیت (c) اَحدانیت (d) وَحدَانیت

۱۸۔ "اخبار سے ہمیں روز نت نئی خبریں ملتی ہیں۔" لفظ "اخبار" کی درست جمع الجمع والا جملہ ہے: (First Term 24)
(a) اخبارات سے ہمیں روزانہ نت نئی خبریں ملتی ہیں۔ ✓
(b) اخباریں سے ہمیں روزانہ نت نئی خبریں ملتی ہیں۔
(c) اخباروں سے ہمیں روزانہ نت نئی خبریں ملتی ہیں۔
(d) اخباران سے ہمیں روزانہ نت نئی خبریں ملتی ہیں۔

سبق نمبر ۱۷

اِتحاد

(میرزا الطاف حسین عالم لکھنوی)

خلاصہ خواب و خیال میں رہنا چھوڑ کر حقیقت میں رہو اور اتفاق سے رہنا سیکھو۔ اتفاق سے رہنے سے منزلِ مقصود تک رسائی ملتی ہے۔ جب تم مل جل کر رہنے کی بنیاد ڈال دو تو پھر ہمت و حوصلے سے کام لو۔ وہی قومیں اس دنیا میں کامیاب ہیں، جنھوں نے اتحاد کی اہمیت کو سمجھا اور علم حاصل کیا۔ اپنے ملک سے غداری کر کے غیر لوگوں سے مل کر رہنا عقل مندی نہیں ہے۔ ہمارے بزرگوں نے کہا کہ اتفاق میں برکت ہے، اس نصیحت پر عمل کرو۔ اپنے کاموں میں دشمنوں کو شریک نہ کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ اپنے ملک اور قوم سے وفادار رہو۔ غیر کی غلامی نہ کرو۔ بچی نصیحتوں پر عمل کرو اور کسی کے دھوکے میں مت آؤ۔ ہمیشہ ہر معاملے میں اللہ پر توکل اور بھروسا کرو۔ ایسے اتفاق سے رہو کہ دشمن بھی تمھاری مثالیں دیں۔

مرکزی خیال اتحاد اور اتفاق سے رہنے والی قومیں ہمیشہ ترقی کرتی ہیں۔ جو لوگ اتفاق سے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں خیر و برکت عطا کرتا ہے۔ اپنے ملک سے غداری ملک و قوم کو زوال پذیر کر دیتی ہے۔

اشعار کی تشریح

شعر ۱:
دیکھو تو غیر ہنستے ہیں ہشیار ہو ذرا
للہ اب تو خواب سے بیدار ہو ذرا

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہشیار	تیز، چالاک	غیر	اجنبی
خواب	نیند	بیدار	جاگنا
للہ	اللہ کے لیے		

تشریح مذکورہ شعر میں شاعر اتحاد کا پیغام دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر تم آپس میں اتفاق سے نہیں رہو گے اور لڑائی جھگڑا کرو گے تو اجنبی لوگ تم پر ہنسیں گے۔ لوگوں کو اپنے اوپر ہنسنے کا موقع نہ دو۔ اللہ کے واسطے غفلت سے نکل آؤ اور مل جل کر رہو۔ اسی میں تمھاری توقیر ہے۔ دشمن تمھارے آپس کے اختلاف دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں۔ وہ تمھیں کم زور اور بے بس دیکھنا چاہتے ہیں۔ اتحاد ایک قوت ہے۔ جس سے دشمن مرعوب ہوتے ہیں۔ اس خواب و خیال میں نہ رہنا کہ لڑ جھگڑ کر سکون سے زندگی گزار لو گے۔

شعر ۲:
وہ دن خدا دکھائے کہ لے آئے یہ ثمر
آتا ہے تم کو منزلِ مقصود تک اگر

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ثمر	پھل	منزلِ مقصود	مقصد کا حصول ہونا

تشریح زیرِ تشریح شعر میں شاعر اتحاد و اتفاق کے فوائد بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ دن ضرور دکھائے گا جب تم اپنی منزل پا لو گے۔ منزل اتفاق سے رہنے سے ملتی ہے۔ اتحاد سے قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہی اقوام ترقی کی منازل طے کرتی ہیں۔ جن کے اندر اتحاد ہوتا ہے۔ ایک نہ ایک دن اتفاق کا ثمر ضرور ملتا ہے۔ متحد ہو کر اپنی منزل پانا بہت آسان ہے جب کہ ایک اکیلا انسان بہت کم زور ہوتا ہے۔ چیونٹیاں متحد ہو کر ہاتھی کی ناک میں دم کر سکتی ہیں۔ اتحاد چھوٹی قوت کو بڑا بنا دیتا ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے مقاصد اتحاد و اتفاق سے حاصل کیے ہیں۔ پاکستان بھی مسلمانوں کے اتحاد سے آزاد ہوا۔ تمھیں بھی اتفاق سے رہنے کا پھل ملے گا۔ تمھارے جو مقاصد ہیں وہ اتحاد کی وجہ سے پورے ہو جائیں گے۔

شعر ۳:
ڈالی ہے اتحاد کی تم نے جو داغ بیل
ہمت نہ ہارو جان کے بچوں کا ایک کھیل

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اتحاد	اتفاق	داغ بیل ڈالنا	بنیاد ڈالنا
ہمت	حوصلہ	بچوں کا کھیل	آسان کام

تشریح مذکورہ شعر میں شاعر اتحاد کے ثمرات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم نے اتفاق سے رہنے کی جو بنیاد ڈالی ہے، اس پر قائم رہو۔ اتفاق و اتحاد ایک ایسی قوت ہے جس کی بنا پر بڑے بڑے مقاصد اور نصب العین حاصل کیے گئے ہیں اگر تم نے اتفاق سے رہنے کا تہیہ کر لیا ہے تو سمجھو کہ تم نے ایک بڑا کام کر لیا ہے۔ اتحاد کوئی آسان کام نہیں ہے۔ سو اختلاف ہونے کے باوجود اپنوں سے جڑے رہنے کے فوائد بے شمار ہیں۔ لہٰذا وقتی پریشانیوں سے ہمت نہ ہارو۔ اتحاد پر قائم رہو۔ اتفاق میں برکت ہے۔ جس کے فیوض و برکات بے شمار ہیں تم بھی اس سے مستفید ہو گے۔

شعر ۴:
دیکھو تو اور قوموں میں کیا اتحاد ہے
دولت سے اور علم سے ہر ایک شاد ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
علم	آگاہی	شاد	خوش

تشریح اس شعر میں شاعر ہمیں اتحاد کے فوائد بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ان اقوام کی طرف دیکھو جنھوں نے اتحاد و اتفاق سے رہنا سیکھ لیا اب یہ افراد علم حاصل کر کے دولت کما رہے ہیں اور ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ دنیا میں وہی قومیں عروج کو پہنچتی ہیں جن کی عوام میں آپس میں اتحاد ہوتا ہے۔ وہ ملک کبھی ترقی نہیں کر سکتا جس کے اندر انتشار اور بدامنی کی کیفیت بہت زیادہ ہو۔ لوگ خود غرض اور جاہل ہوں۔ ملک میں سکون ہو گا تو لوگ تعلیم حاصل کریں گے۔ ایجادات کریں گے زرِ مبادلہ کمائیں گے۔ اتحاد ہی قوموں کے عروج کا باعث ہے۔ دنیا میں جن اقوام نے ترقی کی ہے ان کی ترقی کی وجہ ملک کے افراد میں اتحاد ہے۔ ایسے لوگ سکون سے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ملک کی ترقی کو اپنی ترقی سمجھتے ہیں۔ ملک خوش حال ہوتا ہے تو قوم خوش حال ہوتی ہے۔ ہمیں بھی ان اقوام سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

شعر ۵:
اب تو نکالو اپنے دلوں سے خیالِ خام
اچھا نہیں جو غیر کے بن جاؤ تم غلام

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خیالِ خام	بے ہودہ خیال	غلام	نوکر

تشریح مذکورہ شعر میں شاعر ہمیں پیغام دے رہا ہے کہ اپنے دل سے غیر کی غلامی کا خیال نکال دو۔ اپنے وطن میں تعلیم حاصل کر کے بیرونِ ملک جا کر اپنی خدمات پیش نہ کرو۔ اپنے ملک کی ہی ترقی کے لیے کام کرو۔ اپنے وطن اپنی قوم کو اپنی ذات سے فائدہ پہنچاؤ۔ دوسروں کے غلام بننے کے خیالات کو اپنے دل و دماغ سے محو کر دو۔ آزاد اور خود مختار زندگی گزارو۔

شعر ۶:
اچھی نصیحتوں پہ پھر عمل ضرور ہے
کوئی نہ یہ کہے کہ سراسر قصور ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نصیحتوں	قابلِ عمل باتیں	سراسر	قطعی	قصور	غلطی

تشریح اس شعر میں شاعر ہمیں تجربہ کار لوگوں کے اقوال پر عمل کرنے کی نصیحت کر رہا ہے کہ ایسی سنہری باتوں پر عمل کرو جو لوگوں کی سالہا سال کے تجربے کا نچوڑ ہیں ان نصیحتوں سے عبرت پکڑو اور اپنا راستہ درست کرو۔ اتفاق و اتحاد سے رہو۔ ورنہ لوگ یہی کہیں گے کہ تم نے جو نقصان اُٹھایا ہے وہ ہماری نصیحت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ ہم نے کہا تھا کہ اتفاق سے رہو۔ اتحاد میں قوت بھی ہے اور برکت بھی۔ نفاق انتشار اور بے چینی ہے۔ جب نقصان اٹھاؤ گے تو لوگ یہی کہیں گے کہ جو نصیحت کی گئی تھی تم نے اس پر عمل نہیں کیا اور نقصان اٹھایا ہے۔ اس لیے بڑے بوڑھوں کی اتفاق سے رہنے کی نصیحتوں پر عمل کرو تا کہ تمھیں کوئی نقصان نہ اُٹھانا پڑے۔

شعر ۷:
اپنے امور میں نہ کرو غیر کو شریک
شر کو نہ ڈھونڈو اور کرو خیر کو شریک

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
امور	کاموں	غیر	اجنبی	شریک	شامل
شر	برائی	خیر	نیکی، بھلائی		

تشریح یہ ایک نصیحت آموز شعر ہے جس میں شاعر نصیحت کر رہا ہے کہ اپنے کاموں میں مخالف اور نا قابلِ بھروسا لوگوں کو شامل نہ کرو۔ وہ تمھارا کام خراب کر دیں گے۔ کبھی بھی برائی کی طرف مت بڑھو اور نہ لوگوں میں عیب تلاش کرو۔ ہمیشہ دوسروں کی بھلائی کے کام کرو۔ نیک راہ کا انتخاب کرو۔ اجنبی اور نا قابلِ بھروسا لوگ تمھارے اعتماد کو ٹھیس پہنچائیں گے۔ اپنوں کے ساتھ اتفاق سے رہو اور انھیں خیر کے کاموں میں شریک کرو۔ نہ برے لوگوں کے ساتھ کام میں شریک ہو اور نہ خود برے کام کرو۔ ہمیشہ بھلائی ڈھونڈتے رہو اور بانٹتے رہو۔

شعر ۸:
سچی نصیحتوں کو بھلانا نہ چاہیے
تم کو کسی فریب میں آنا نہ چاہیے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بھلانا	بھول جانا	نصیحتیں	اقوال	فریب	دھوکا

تشریح شاعر اس شعر میں نصیحت کر رہا ہے کہ سچی اور ایمان افروز باتوں پر عمل کرو۔ ان باتوں کو مت بھلاؤ جو قرآن اور حدیث کے ذریعے تمھیں پتا چلی ہیں۔ کبھی کسی کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آؤ۔ نہ خوشامدی لوگوں کو قریب پھٹکنے دو۔ کسی کی دھوکا دہی کی باتوں پر کان نہ دھرو۔ اگر کوئی تمھارے آپس کے تعلقات خراب کرنے کی کوشش کرے تو اپنے بزرگوں کی نصیحت پر عمل کرو۔ اس معاملے میں قرآن و احادیث سے نصیحت پکڑو۔ فساد پھیلانے والے لوگوں کی باتوں میں نہ آؤ اور ہمیشہ اتفاق سے رہو۔

شعر ۹:
اللہ کے بھروسا پہ ہر کام تم کرو
دشمن بھی جس کو مان لیں وہ نام تم کرو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بھروسا	اعتماد	نام کرنا	مشہور ہونا	دشمن	مخالف

تشریح مذکورہ شعر میں شاعر ہمیں نصیحت کر رہا ہے کہ ہر معاملے میں اللہ پر بھروسا کرنا چاہیے۔ اللہ ہی ہمارے تمام کام سنوارنے والا ہے۔ بندے بھی اس وقت کام آتے ہیں جب اللہ چاہتا ہے۔ اس لیے اللہ پر توکل کرنا سیکھو اور اتفاق و اتحاد سے رہو۔ ایسے نیک کام کرو کہ دشمن بھی تمھارے توکل اور بھروسے کی داد دیں۔ آپس میں ایسے اتفاق سے رہو کہ تمھارے مخالف بھی تمھاری تعریف کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) غیر ہم پر کیوں ہنستے ہیں؟
جواب: غیر ہماری غفلت پر ہنستے ہیں جب ہمیں اردگرد کا ہوش نہ ہو اور ہم خواب و خیال میں زندگی گزار رہے ہوں اور ہمیں برے اور بھلے کی پہچان نہ ہو۔

(ب) اتحاد کی داغ بیل ڈالنے کا مقصد کیا ہے؟
جواب: اتحاد کی داغ بیل ڈالنے کا مقصد مل جُل کر رہنے کا پختہ ارادہ کرنا ہے۔

(ج) دلوں میں خیالِ خام کے پیدا ہونے سے کیا نقصان ہو سکتا ہے؟
جواب: دلوں میں خیالِ خام پیدا ہونے سے ہم اتفاق و اتحاد چھوڑ کر دشمن کے غلام بن سکتے ہیں۔

(د) شاعر نے کس چیز کو تلاش کرنے کی نصیحت کی ہے؟
جواب: شاعر نے خیر کو تلاش کرنے کی نصیحت کی ہے۔

(ہ) "نام کرنا" سے کیا مراد ہے؟
جواب: "نام کرنا" سے مراد ہے دنیا میں مشہور ہونا۔ ایسے اچھے کام کرنا کہ دنیا میں دھوم مچ جائے۔

۲۔ نظم کے مطابق خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) دیکھو تو غیر بنتے ہیں مشہور جو دوا
(ب) آتا ہے تم کو حصولِ مقصود تک اگر
(ج) دولت سے اور علم سے ہر ایک شاد ہے
(د) اپنے امور میں نہ کرو غیر کو شریک
(ہ) دل سے اتحاد کی تم نے جو ٹھان لی

۳۔ نظم کے متن کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) دل سے اتحاد کی تم نے جو:
(i) نکھار (ii) تجارت **(iii) ٹھان لی** (iv) ٹال دی

(ب) دولت سے اور علم سے ہر ایک:
(i) خوش حال ہے **(ii) شاد ہے** (iii) آباد ہے (iv) برباد ہے

(ج) شر کو نہ ڈھونڈو اور کرو غیر کو:
(i) تلاش (ii) تباہ (iii) ایجاد (iv) شریک

(د) اب تو نکالو اپنے دلوں سے:
(i) خیالِ خام (ii) ناتمام (iii) گمنام (iv) الزام

(ہ) کوئی نہیں کہ جس کا امر:
(i) مجبور ہے (ii) ضرور ہے **(iii) قصور ہے** (iv) منصور ہے

۴۔ نظم کے مطابق مصرعے ملا کر شعر مکمل کریں۔

کالم الف	کالم ب
دو دن خدا دکھائے گا لے آئے یہ ثمر	ہمت نہ ہارو جان کے بچوں کا ایک کھیل
دل سے اتحاد کی تم نے جو ٹھان لی	ایسا نہیں جو غیر کے بن جاؤ تم غلام
دیکھو تو اور قوموں میں کیا اتحاد ہے	دولت سے اور علم سے ہر ایک شاد ہے
اب تو نکالو اپنے دلوں سے خیالِ خام	آتا ہے تم کو حصولِ مقصود تک اگر

۵۔ باہمی اتحاد، محبت اور مدد سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: باہمی اتحاد، محبت اور مدد سے بڑے سے بڑے منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچائے جا سکتے ہیں اور دشمن کے منصوبے خاک میں ملائے جا سکتے ہیں۔

۶۔ ہمیں ایک دوسرے کی مدد کیوں کرنی چاہیے؟ آپس میں بحث کریں۔

جواب: احمد: ہمیں ایک دوسرے کی مدد اس لیے کرنی چاہیے کیوں کہ ایک دوسرے کی مدد کرنا حسنِ سلوک ہے۔ اس کی بڑی فضیلت ہے۔ ایک دوسرے کی مدد کرنے سے مشکلات آسانی میں بدل جاتی ہیں۔

ارسلان: کسی کی جائز مدد کرنا نیکی کا کام ہے۔ اس سے نہ صرف دوسرے کا کام آسان ہوتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ بھی خیر و برکت سے نوازتا ہے اور معاشرے میں محبت اور اتفاق بڑھتا جاتا ہے۔ جس سے معاشرہ مضبوط ہوتا ہے۔

۷۔ لغت کی مدد سے الفاظ پر اعراب لگائیے۔

اشیاء، مقصود، تکمیل، شاد، شریک

اشیاء	مقصود	تکمیل	شاد	شریک

۸۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جملے
علم	علم بڑی دولت ہے۔
دولت	دولت کو غریبوں پر خرچ کرنا چاہیے۔
قصور	اپنا قصور مان لینے میں بڑائی ہے۔
غلام	ہمیں غلام بن کر نہیں رہنا ہم آزاد قوم ہیں۔
خوش حال	ہم خوش حال لوگ ہیں۔
اتحاد	ہمیں اتحاد سے رہنا چاہیے۔

۹۔ کسی شعر میں کہی گئی بات کو وضاحت سے بیان کرنے کا عمل تشریح کہلاتا ہے۔ اس معلومات کی روشنی میں مندرجہ ذیل شعر کی تشریح کریں۔

دیکھو تو اور قوموں میں کیا اتحاد ہے
دولت سے اور علم سے ہر ایک شاد ہے

جواب: شعر کی تشریح دیکھیے۔

آئیے سیکھیں

۱۰۔ ذیل میں چند متشابہ الفاظ دیے جا رہے ہیں۔ انھیں توجہ سے پڑھیں اور معنی معلوم کر کے یاد کریں۔

الفاظ	معانی	متشابہ الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	متشابہ الفاظ	معانی
الم	غم	علم	جھنڈا	چوک	چلنا	چاق	چست
ادب	[illegible]	عرب	ملک کا نام	حامی	حمایتی	ہامی	اقرار کرنا
ارض	زمین	عرض	چوڑائی	روزہ	صوم	روضہ	مزار
[illegible]	[illegible]	عبد	آدمی	ہلکا	کم وزن	حلقہ	علاقہ
بے باک	نڈر	بے باق	[illegible]	ہلال	پہلی رات کا چاند	حلال	جائز

۱۱۔ مندرجہ بالا اصولوں کی روشنی میں کسی دل چسپ مضمون یا تحریر پر تبصرہ کریں۔

جواب: میں نے ابن انشا کی کتاب "اردو کی آخری کتاب" پڑھی۔ اس کتاب میں نصابی اسباق پر طنز و مزاح لکھا گیا ہے۔ ابن انشا نے پالتو جانوروں اور جنگلی جانوروں کا مزاحیہ انداز میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اخلاقی کہانیوں "اتفاق میں برکت ہے" "پیاسا کوا" وغیرہ کی پیروڈی پیش کی ہے۔ مسلمان بادشاہوں کے ادوار پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ کتاب سمجھ دار لوگوں کو پڑھنی چاہیے جو وسیع الذہن ہوں۔ کوتاہ عقل اور تنگ نظر لوگ اس پر تنقید ہی کرتے نظر آئیں گے۔

سوچیں اور بتائیں

• اتحاد کے چند فوائد بتائیں۔

جواب: اتحاد سے قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔
اتحاد سے کام جلدی ہو جاتا ہے۔

• اچھی نصیحتوں پر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: اچھی نصیحتوں پر عمل کرنے سے ہم نقصانات سے بچ جاتے ہیں۔

سمجھیں اور بتائیں

• دوسری قومیں کس وجہ سے شاد ہیں؟

جواب: دوسری قومیں اتحاد کی وجہ سے شاد ہیں ان کے پاس علم اور دولت ہے۔

• شاعر نے نظم میں کیا نصیحتیں کی ہیں؟

جواب: شاعر نے نظم میں یہ نصیحتیں کی ہیں کہ اپنے کاموں میں دشمنوں کو شامل نہ کرو۔ کبھی کسی شر کو نہ ڈھونڈو۔ ہمیشہ خیر کے کام کرو۔ کبھی کسی کے فریب میں نہ آؤ۔ اللہ پر کامل بھروسا رکھو۔

معروضی سوالات

PEC کے زیرِ اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

اپنے امور میں نہ کرو غیر کو شریک
شر کو نہ ڈھونڈو اور کرو خیر کو شریک
یعنی نصیحتوں کو بھلانا نہ چاہیے
تم کو کسی فریب میں آنا نہ چاہیے
اللہ کے بھروسا پہ ہر کام تم کرو
دشمن بھی جس کو مان لیں وہ نام تم کرو

۱۔ غیر کو شریک نہیں کرنا چاہیے:
(a) کھانے میں **(b) اپنے امور میں** (c) دولت میں (d) کاروبار میں

۲۔ شر کو ڈھونڈنے سے مراد ہے:
(a) نیکی کرنا (b) خوشی تلاش کرنا
(c) بُرے کاموں میں پڑنا (d) راستہ بھٹکنا

۳۔ "شر" کا متضاد ہے:
(a) خیر (b) بد (c) نیک (d) صلح

۴۔ فریب سے مراد ہے:
(a) دھکا **(b) دھوکا** (c) موقع (d) سچائی

۵۔ "بھروسا" کا مترادف لفظ ہے:
(a) آسرا (b) غیر یقینی **(c) اعتماد** (d) سہارا

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ للہ اب تو بیدار ہو ذرا:
(a) خواب سے (b) خیال سے (c) نیند سے (d) غفلت سے

۲۔ دو دن خدا دکھائے گا لے آئے یہ:
(a) عمل **(b) ثمر** (c) فصل (d) شجر

۳۔ ہمت نہ ہارو جان کے بچوں کا ایک:
(a) ڈراما (b) کھلونا **(c) کھیل** (d) میل

۴۔ دیکھو تو اور قوموں کا کیا ہے؟
(a) اتحاد (b) انقلاب (c) ابلاغ (d) اضطراب

۵۔ ایسا نہیں جو غیر کے بن جاؤ تم:
(a) حامی **(b) غلام** (c) ہم نوا (d) سوداگر

۶۔ عمل ضرور کریں:
(a) اچھی نصیحتوں پر (b) قوانین پر
(c) صفائی پر (d) ہدایات پر

۷۔ اپنے امور میں نہ کرو شریک:
(a) دوست کو **(b) غیر کو** (c) بھائی کو (d) دشمن کو

۸۔ نام کرنے سے مراد ہے:
(a) نام رکھنا **(b) مشہور ہونا** (c) چھیڑنا (d) پکارنا

۹۔ غیر کے ہنسنے سے مراد ہے:
(a) لطیفہ سننا **(b) دشمن کا مذاق اڑانا**
(c) دوست کا ہنسنا (d) بچوں کی مسکراہٹ

۱۰۔ خواب سے بیدار ہونے سے مراد ہے:
(a) حقیقت میں آنا (b) سوجانا
(c) نیند پوری کرنا (d) توانا ہونا

۱۱۔ "ہلال" کا متشابہ لفظ ہے:
(a) کمال (b) جمال **(c) حلال** (d) سوال

۱۲۔ متشابہ الفاظ کے استعمال والا جملہ ہے: [First Term 24]
(a) حسن ایک بہت ہی پیارا بچہ ہے۔
(b) حسن کے والد صاحب ایک استاد ہیں۔
(c) حسن کا لفظ حُسن سے نکلا ہے۔ (d) اللہ تعالیٰ حسین ہے اور حُسن کو پسند کرتا ہے۔

۱۳۔ متشابہ الفاظ کے استعمال والا جملہ ہے: [First Term 24]
(a) میلے میں علی کے کپڑے گندے ہو گئے۔
(b) میلے میں علی کے کپڑے میلے ہو گئے۔
(c) میلے میں علی کے کپڑے چاک ہو گئے۔
(d) میلے میں علی کے کپڑے خراب ہو گئے۔

سبق نمبر ۱۸

شجرکاری اور ہمارے موسم

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آئندہ	آگے	شجرکاری	درخت لگانا
پُرجوش	خوش	بندش	بند ہونا
وبا	ہوا سے پھیلنے والی بیماری	پھوٹ پڑنا	پھیلنا
اہتمام	انتظام	بے تاب	بے چین
گفت و شنید	بات چیت	منعقد	مقرر
جائزہ	معائنہ	بے شمار	ان گنت
بھرپور	پوری طرح	فرنیچر	لکڑی کا سامان
ایندھن	جلانے کا مواد	آلودہ	گندی
برعکس	مختلف	دشوار	مشکل
فضا	ماحول	موسمیاتی تبدیلی	موسم کا بدلنا
مضرِ صحت	خراب	پیش خیمہ	بنیاد
تباہ	برباد	گلیشیرز	برفانی تودے
جنم	پیدا	سیلاب	قدرتی آفت (زمین پر پانی بھرنا)
تباہ کن	تباہی پھیلانے والے		
قحط	خشک سالی	حالیہ	موجودہ
بیش تر	زیادہ تر	متاثر ہونا	اثر انداز ہونا
ضیاع	ضائع ہونا	ہم وطن	ایک ہی ملک کے
امراض	بیماریاں	مصائب	مصیبتیں
مقیم	رہنے والے	جوش و خروش	خوشی کی کیفیت
متوقع فوائد	فائدے ملنے کی توقع	لاپروائی	دیکھ بھال نہ کرنا
اقدامات	قدم اٹھانا، فیصلہ کرنا	مؤثر	بہتر

خلاصہ سکول میں شجرکاری منانے کا اعلان کیا گیا۔ اعلان سن کر تمام لڑکیاں پُرجوش ہو گئیں۔ ہفتۂ شجرکاری کے پہلے دن ہر لڑکی اپنے ساتھ ایک پودا لائی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کے درمیان پودے لگانے کا مقابلہ منعقد ہو۔ مس فاطمہ جماعت میں آئیں اور بولیں کہ آپ کی بھرپور تیاری سے بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ ہم یہ پودے باہر کھلے میدان میں لگائیں گے۔ سعدیہ نے مس سے سوال کیا ہفتۂ شجرکاری منانے کا مقصد کیا ہے؟ مس فاطمہ نے بتایا کہ درختوں کے بے شمار فوائد ہیں جس کی وجہ سے شجرکاری کی جاتی ہے۔

فرنیچر، کاغذ اور ادویہ بنانے کے لیے درختوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ درخت ہمیں آکسیجن فراہم کرتے ہیں۔ آج کل روزمرّہ ضروریات کے لیے درخت تیزی سے کاٹے جا رہے ہیں جب کہ درخت اُگانے کا رجحان نہیں ہے۔ درختوں کی کمی سے فضا آلودہ اور زندگی دشوار ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہمیں زیادہ سے زیادہ درخت لگانے چاہییں۔ فیکٹریوں اور گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں فضا کو آلودہ کر رہا ہے۔ بڑھتی ہوئی صنعتی ترقی نے آلودگی کے مسئلے کو سنگین کر دیا ہے۔

دنیا میں ترقی یافتہ ممالک نے فضاؤں کو آلودہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ صنعتی دھوئیں نے فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بڑھا دی ہے۔ جس کی وجہ سے موسمیاتی تبدیلی آئی ہے اور زمین کا درجۂ حرارت بڑھ گیا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں سے سمندر میں طوفان آتے ہیں اور گلیشیرز پگھلنے سے تباہ کن سیلاب آتے ہیں ان موسمیاتی تبدیلیوں سے سرد علاقوں میں گرمی اور گرم علاقوں میں سردی کی شدت میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ان اچانک تبدیلیوں سے فصلوں، دریاؤں اور جھیلوں پر شدید اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ سے زرخیز علاقوں میں قحط اور خشک سالی نظر آتی ہے۔ حالیہ دنوں میں پاکستان میں سیلاب آنے سے کئی قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا یہ سب موسمیاتی تبدیلی کا پیش خیمہ تھا۔

ان تمام مسائل سے چھٹکارا پانے کے لیے دنیا کے تمام ممالک کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ صنعتوں کے دھوئیں میں کمی لانا ہوگا۔ زمین کو سرسبز بنانے اور فضا میں آکسیجن کی مقدار بڑھانے کے لیے درخت لگانے ہوں گے۔ اگر ہر شخص ایک پودا لگائے تو ہم زمین اور اس پر مقیم جان داروں کو مستقبل میں مزید تباہی سے بچا سکتے ہیں۔ یہ سن کر بچے میدان میں آگئے اور جوش و خروش سے پودے لگائے۔ مس فاطمہ نے بچوں سے کہا کہ صرف پودا لگانا ہی کافی نہیں بلکہ ان کی دیکھ بھال کرکے اسے ایک تناور درخت بنانے میں مدد دینا بھی ضروری ہے۔ ہماری لاپروائی سے پودے مرجھا جاتے ہیں۔ تمام طلبہ نے وعدہ کیا کہ وہ ان پودوں کی دیکھ بھال کریں گے۔

حلِ مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) پہلے جب ہفتۂ شجرکاری منانے کی بات چلی تو اس پر کیوں عمل نہ ہوسکا؟

جواب: کرونا وائرس کے سبب سکول ایک عرصہ تک بند رہے۔ سکولوں کی بندش سے پہلے ہفتۂ شجرکاری منانے کی بات چلی لیکن اس پر عمل ہونے سے قبل ہی وبا پھوٹ پڑی۔

(ب) درخت کاٹنے کے عمل میں تیزی کیوں واقع ہوئی ہے؟

جواب: بڑھتی آبادی کے ساتھ ساتھ انسان کی روزمرّہ ضروریات میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجے میں درخت کاٹنے کے عمل میں تیزی واقع ہوئی ہے۔

(ج) کس چیز کی ترقی نے آلودگی میں اضافہ کیا ہے؟

جواب: بڑھتی ہوئی صنعتی ترقی نے آلودگی میں اضافہ کیا ہے۔

(د) فضا میں آکسیجن کی مقدار بڑھانے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟

جواب: فضا میں آکسیجن کی مقدار بڑھانے کے لیے زیادہ سے زیادہ درخت لگانے ہوں گے۔

(ہ) پودا لگانے سے بھی بڑھ کر اہم کیا ہے؟

جواب: پودا لگانے سے بھی بڑھ کر اہم یہ ہے کہ اس کی دیکھ بھال کرکے اسے ایک تناور درخت بننے میں مدد دی جائے۔ کیوں کہ ہماری ذرا سی لاپروائی سے وہ پودا نشوونما ہی نہ پاسکے تو ہمارا وقت، محنت، مالی وسائل اور متوقع فوائد سب برباد ہو جائیں گے۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) صنعتی ترقی سے آلودگی کا کیا تعلق ہے اور اس سے کس طرح کے مسائل نے جنم لیا ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: وقت گزرنے کے ساتھ صنعتی پیداوار میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی ویسے تو صنعتی ترقی سے مشروط ہوتی ہے، لیکن صنعتوں میں اضافہ فضائی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔ دنیا میں جو ملک جتنے زیادہ ترقی یافتہ ہیں، فضا کو آلودہ کرنے میں ان کا کردار اتنا ہی زیادہ ہے، کیوں کہ صنعتوں کے نتیجے میں خارج ہونے والے دھوئیں سے فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ جس سے درجۂ حرارت بھی بڑھنے لگتا ہے۔ درجۂ حرارت کا اس طرح بڑھنا موسمیاتی تبدیلیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ یہ موسمیاتی تبدیلیاں کئی طرح کے مسائل کو جنم دیتی ہیں۔ جن میں بڑے بڑے سمندری طوفان، گلیشیرز کا پگھلنا اور تباہ کن سیلابوں کا آنا سرِفہرست ہیں۔ ان تبدیلیوں نے حالیہ برسوں میں دُنیا کے مختلف ملکوں اور خطوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ بعض سرد ترین علاقوں میں درجۂ حرارت بڑھنے سے گرمی اور بعض گرم علاقوں میں درجۂ حرارت کی کمی سے سردی کی شدت میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ان اچانک تبدیلیوں نے فصلوں، دریاؤں اور جھیلوں پر بھی شدید اثرات مُرتب کیے ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض زرخیز علاقوں کو قحط اور خشک سالی نے گھیر لیا ہے اور کہیں درجۂ حرارت میں اضافے سے غیر متوقع طور پر گلیشیرز کے پگھلنے اور بارشوں میں شدت نے تباہ کن سیلاب کی شکل اختیار کرلی ہے۔ جس کی بڑی مثال حالیہ دنوں پاکستان کے بیش تر علاقوں کا سیلاب سے شدید متاثر ہونا ہے۔ اس سیلاب سے نا صرف سیکڑوں قیمتی جانوں کا ضیاع ہوگیا بلکہ ہمارے ہزاروں لاکھوں ہم وطنوں کو مالی نقصانات کے ساتھ ساتھ بے گھری اور وبائی امراض جیسے مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے۔

(ب) شجرکاری کے عمل سے ہم کس قسم کے مسائل سے چھٹکارا پاسکتے ہیں؟ اور کیسے؟

جواب: شجرکاری کے عمل سے ہم فضائی آلودگی، موسمیاتی تبدیلی، قحط، خشک سالی اور سیلاب جیسے مسائل سے چھٹکارا پاسکتے ہیں۔ شجرکاری سے فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی کمی ہوگی اور فضا خوش گوار ہو جائے گی۔ درجۂ حرارت میں کمی آئے گی جس سے موسمیاتی تبدیلیوں میں کمی واقع ہوگی۔ فصلیں موسمی اثرات سے محفوظ رہیں گی جس سے قحط اور خشک سالی سے نجات ملے گی۔ شجرکاری سے سیلاب کے خطرات کو کم کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ سبق کے متن کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) سکول میں ہفتۂ شجرکاری منائے جانے کا اعلان ہوا:

(i) پچھلے ہفتے کے لیے (ii) پچھلے ماہ کے لیے

(iii) آیندہ ہفتے کے لیے (iv) آیندہ ماہ کے لیے

(ب) کرونا وائرس کے سبب سکول ایک عرصہ تک:

(i) خالی رہے (ii) کھلے رہے (iii) ویران رہے **(iv)** بند رہے

(ج) بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ ساتھ انسان کی روزمرّہ ضروریات میں بھی تیزی سے:

(i) خرابی آئی ہے **(ii)** اضافہ ہوا ہے

(iii) کمی واقع ہوئی ہے (iv) فائدہ ہوا ہے

(د) بارشوں میں شدت نے شکل اختیار کرلی ہے تباہ کن:

(i) زلزلے کی (ii) طوفان کی (iii) ہواؤں کی **(iv)** سیلاب کی

(ہ) ہر شخص اگر ایک پودا لگائے تو ہم زمین اور اس پر مقیم جان داروں کو بچا سکتے ہیں:

(i) ڈوبنے سے (ii) مرنے سے **(iii)** تباہی سے (iv) بڑھنے سے

۴۔ غلط فقروں کے سامنے ✗ اور درست فقروں کے سامنے ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) ہفتۂ شجرکاری کے پہلے دن کوئی بھی پودے لے کر نہ آیا۔ [✗]

(ب) درختوں کے صرف چند فوائد ہیں۔ [✗]

(ج) درختوں کے بغیر بھی زندگی کا تصور خوب صورت ہے۔ [✗]

(د) صنعتی ترقی کی وجہ سے فضا آلودہ تر ہوتی جا رہی ہے۔ [✓]

(ہ) درجۂ حرارت میں اضافے کی وجہ سے گلیشیرز پگھل رہے ہیں۔ [✓]

۵۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے۔

(ا) ہفتۂ شجرکاری منانا بھی اس نیک عمل کی طرف ایک قدم ہے۔

(ب) درختوں میں کمی، آکسیجن کی کمی کا باعث ہے۔

(ج) وقت کے ساتھ صنعتی پیداوار میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

(د) صنعتوں میں اضافہ فضائی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔

(ہ) صنعتوں اور دیگر مقاصد کے لیے استعمال ہونے والے توانائی کے ذرائع میں کمی لانا ہوگی۔

۶۔ درختوں کی افادیت پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

جواب: درخت ہمارے دوست ہیں۔ یہ موسم اور فضا کو خوش گوار بناتے ہیں۔ ایک درخت ۳۰ سے ۳۵ بچوں کو آکسیجن فراہم کرتا ہے۔ ہمیں ماحول کی آلودگی اور سموگ وغیرہ سے بچنے کے لیے زیادہ سے زیادہ درخت لگانے چاہییں۔ درختوں کو کاٹنا جرم ہے۔ درخت ہمیں چھاؤں اور پھل دیتے ہیں۔ درختوں پر پرندوں کے آشیانے ہوتے ہیں۔ درختوں کی لکڑی سے فرنیچر، کاغذ اور ادویات بنتی ہیں۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ درخت لگانے چاہییں۔

۷۔ سبق کو دُرست تلفظ اور روانی سے پڑھیے۔ آخر میں نوٹ کیجیے کہ آپ کو کن کن الفاظ پر رُکنا پڑا اور کیوں؟ ایسے الفاظ کو بار بار پڑھیے اور لکھیے۔ جہاں ضروری ہو ٹیچر سے مدد لیجیے۔ نیز اپنی معلومات کی روشنی میں موجود روزمروں اور محاوروں کی شناخت کریں۔

جواب: روزمرّہ: آیندہ ہفتے، حالیہ دنوں میں۔

محاورات: وبا پھوٹنا، دشوار ہونا، پیش خیمہ ہونا، عام کرنا۔

۸۔ درخت، پہاڑ، دریا، سمندر، جھیلیں، ہوا، روشنی، معدنیات اور فصلیں وغیرہ سب قدرتی وسائل کی چند مثالیں ہیں۔ یہ تمام وسائل ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی قابلِ قدر نعمتیں ہیں۔ ہمیں ان نعمتوں سے کیسے فائدہ اٹھانا چاہیے؟ اس پر جماعت میں دیگر ساتھیوں کے سامنے گفتگو کریں۔

جواب: ہمیں قدرتی وسائل کا استعمال لوگوں کی فلاح و بہبود اور ملکی ترقی کے لیے کرنا چاہیے۔ پانی سے ڈیم بنائے جائیں اور ملکی ضروریات پوری کرنی چاہیے۔ سورج کی روشنی سے سولر انرجی بنانی چاہیے۔

۹۔ سبق "شجرکاری اور ہمارے موسم" کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: سبق کے شروع میں دیکھیے۔

۱۰۔ درج ذیل محاورات کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

محاورات	جملے
دل باغ باغ ہونا	درخت پر پھل لگے دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہوگیا۔
آسمان سر پر اُٹھانا	بچوں نے چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھالیا۔
اوسان خطا ہو جانا	سانپ کو دیکھ کر میرے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔
اوسان خطا ہونا	شیر کو دیکھ کر میرے اوسان خطا ہو گئے۔
طیش میں آنا	فرح ذرا سی بات پر ہی طیش میں آگئی۔
عَش عَش کرنا	اسلم کی تقریر پر سب عَش عَش کر اُٹھے۔

۱۱۔ مندرجہ بالا متن کی روشنی میں دیے گئے الفاظ کی جمع الجمع بنائیں۔

وجہ۔ رقم۔ عجیب۔ لقب۔ خبر۔ جوہر

جواب:

وجوہات	رقومات	عجائبات
القابات	اخبارات	جواہرات

سوچیں اور بتائیں

- درخت لگانا کیوں ضروری ہیں؟

جواب: درخت ماحول کو خوش گوار بناتے ہیں۔ ان سے آکسیجن حاصل ہوتی ہے اس لیے درخت لگانا ضروری ہیں۔

- موسم بدلنے سے ماحول پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: موسم بدلنے سے ماحول میں تبدیلی آتی ہے۔ درجۂ حرارت میں کمی یا زیادتی ہوتی ہے۔

سمجھیں اور بتائیں

- کس وبا کے سبب سکول بند رہے؟

جواب: کرونا وبا کے سبب سکول بند رہے۔

- کمرہ جماعت میں طرح طرح کے پودے دیکھ مس فاطمہ کا کیا ردِعمل تھا؟

جواب: کمرہ جماعت میں طرح طرح کے پودے دیکھ کر مس فاطمہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

- کس وجہ سے ہم سہولت سے سانس نہیں لے پاتے؟

جواب: آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ہم سہولت سے سانس نہیں لے پاتے۔

- صنعتی ترقی نے کس بڑے مسئلے کو جنم دیا ہے؟

جواب: صنعتی ترقی نے فضائی آلودگی جیسے بڑے مسئلے کو جنم دیا ہے۔

- صنعت میں اضافہ کس قسم کی آلودگی کا باعث ہے؟

جواب: صنعت میں اضافہ فضائی آلودگی کا باعث ہے۔

- فصلوں، دریاؤں اور جھیلوں پر کون سے شدید اثرات مرتب ہوئے ہیں؟

جواب: فصلوں، دریاؤں اور جھیلوں پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

- کس چیز کی کمی یا تبدیلی سے ماحول بہتر بنایا جاسکتا ہے؟

جواب: توانائی کے ذرائع میں کمی یا تبدیلی سے ماحول کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

- کس عمل سے زمین اور اس پر رہنے والوں کو تباہی سے بچایا جاسکتا ہے؟

جواب: درخت لگانے سے زمین اور اُس پر رہنے والوں کو تباہی سے بچایا جاسکتا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔ (Second Term 23)

سکول میں آیندہ ہفتے کو شجرکاری کے طور پر منائے جانے کا اعلان کیا گیا۔ اعلان سن کر تمام لڑکیاں پُرجوش ہوگئیں۔ کرونا وائرس کے سبب سکول ایک عرصہ تک بند رہے۔ سکولوں کی بندش سے پہلے ہفتۂ شجرکاری منانے کی بات چلی لیکن اس پر عمل ہونے سے قبل ہی وبا پھوٹ پڑی۔ اب سکول کھلتے ہی اس کے اہتمام پر کام شروع ہوگیا۔ تمام طالبات ہفتۂ شجرکاری میں حصہ لینے کے لیے بے تاب تھیں۔ ہفتۂ شجرکاری کا پہلا دن تھا تمام لڑکیوں نے پودے کمرا جماعت میں رکھ دیے۔ وہ آپس میں پودے لگانے کے طریقوں پر گفت گو میں مصروف ہوگئیں۔ اتنے میں سکول کی گھنٹی بجی اور ان کی کلاس ٹیچر مس فاطمہ تشریف لے آئیں۔ تمام لڑکیوں نے یک زبان ہوکر ادب سے السلام علیکم کہا۔ سلام کے جواب میں مس فاطمہ نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے کلاس کا جائزہ لیا۔ پورے کمرے میں طرح طرح کے پودوں کی بہار دیکھ کر ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

۱۔ سکول میں ہفتہ منانے کا اعلان ہوا:

(a) صفائی (b) باغ بانی **(c)** شجرکاری (d) کھیل

۲۔ "وبا پھوٹ پڑی۔" جملے میں لفظ "وبا" کا مفہوم ہے:

(a) متعدی بیماری (b) وائرس

(c) ہیضہ (d) کھانسی

۳۔ عبارت میں "بے چین" کا مترادف لفظ استعمال ہوا ہے:

(a) پھوٹ (b) جوش (c) سب **(d)** بے تاب

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

حل مشق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

۲۔ سبق کے متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) شراب کے علاوہ حرام قرار دیا گیا ہے:

(i) جوا (ii) سود (iii) خنزیر (iv) حرام کا مال

(ب) انسداد کے معنی ہیں:

(i) فروغ دینا **(ii)** روک تھام کرنا
(iii) رائج کرنا (iv) پابندی لگانا

(ج) منشیات کے عادی افراد اپنے سارے پیسے لٹا دیتے ہیں:

(i) تعلیم پر (ii) خوراک پر **(iii)** نشے پر (iv) کھانے پر

(د) منشیات کے عادی افراد کی نیک نیتی ضروری ہوتی ہے:

(i) علاج کے لیے (ii) آگاہی کے لیے
(iii) تشخیص کے لیے (iv) آگے بڑھنے کے لیے

(ہ) والدین کو اپنے بچوں کی بہتر تربیت کرنی اور ان پر رکھنی چاہیے:

(i) نظر (ii) سختی (iii) نگرانی (iv) مہربانی

(و) نشے سے پیدا ہوتے ہیں:

(i) معاشی مسائل **(ii)** معاشرتی مسائل
(iii) نفسیاتی مسائل (iv) اخلاقی وسائل

(ز) سگریٹ نوشی اختیار کی جاتی ہے:

(i) فیشن کے طور پر (ii) دوا کے طور پر
(iii) دوستوں کے اصرار پر (iv) نا سمجھی میں

(ح) رضا کارانہ کمیٹیوں میں شامل ہوں گے:

(i) بوڑھے لوگ (ii) جوان لوگ
(iii) معتبر لوگ (iv) عام لوگ

۳۔ غلط فقروں کے سامنے ✗ اور درست فقروں کے سامنے ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) ۲۶ جون کو انسدادِ منشیات کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ (✓)

(ب) منشیات کا عالمی دن منانے کا مقصد لوگوں کو منشیات کے منفی نتائج سے آگاہ کرنا ہے۔ (✓)

(ج) علاج گاہ نشے سے چھٹکارا پانے میں معاون ثابت نہیں ہوتی۔ (✗)

(د) نشے کے عادی فرد کے دوبارہ نشے کی طرف راغب ہونے کے امکانات نہیں ہوتے۔ (✓)

۴۔ منشیات کے عادی افراد کے مالی حالات کیسے ہوتے ہیں؟ اور ایسے افراد کی جسمانی و ذہنی صحت کیسی رہتی ہے؟ کیا آپ نے اپنے اردگرد کبھی کوئی ایسا مریض دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے تو اس کی جسمانی و مالی حالت کے متعلق دوستوں کو بتائیں اور ان سے ان کے تجربات و مشاہدات دریافت کریں۔

جواب: منشیات کے افراد کے مالی حالات نہایت خراب ہوتے ہیں۔ نشہ خریدنے میں ان کی تمام جمع پونجی خرچ ہو جاتی ہے۔ آخر کار وہ چوریاں کرنے اور بھیک مانگنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ نشے کے مریض کی صحت بہت خراب ہوتی ہے۔ ہماری گلی میں ایسا مریض رہتا ہے۔ اس کی صحت بہت خراب ہے۔ وہ اکثر سڑک پر بے ہوش پڑا ہوتا ہے۔

۵۔ سکول کی لائبریری سے منشیات کے نقصانات سے متعلق کوئی کتاب لے کر پڑھیں اور اس سے حاصل ہونے والی اہم معلومات سے اپنے دوستوں کو آگاہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

۶۔ اِعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

صحت۔ امتحان۔ معروف۔ مضرت۔ کتب۔ مشاہدہ۔

جواب: صِحَّت	اِمْتِحَان	مَعْرُوف
مَضَرَّت	کُتُب	مُشَاہَدَہ

۷۔ ذیل میں چند مشابہ الفاظ دیے جا رہے ہیں، ان کے معنی معلوم کریں۔

جواب:

الفاظ	معانی	مشابہ الفاظ	معانی
ارض	زمین	عرض	چوڑائی
امارت	امیری	عمارت	چار دیواری
اثر	تبدیلی	عصر	سہ پہر
الم	غم	علم	جھنڈا
اَبد	آخرت	عبد	انسان
اَسرار	راز	اصرار	زبردستی
بےباک	نڈر	بےباق	حساب صاف کرنا
پارا	ٹکڑا	پارہ	مرکری
چاق	چست	چاک	پھاڑنا
حلال	جائز	ہلال	پہلی تاریخ کا چاند

۸۔ منشیات کے نقصانات پر مضمون لکھیں۔

جواب: منشیات سے مراد وہ نشہ آور اشیا ہیں جن کے استعمال سے انسان ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج ہو جاتا ہے۔ جس گھر کا ایک فرد بھی منشیات کا عادی ہو جائے وہ گھر تباہ حال ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ منشیات کا عادی شخص منشیات خریدنے کے لیے گھر والوں سے پیسے مانگتا ہے یا گھر کی چیزیں فروخت کر دیتا ہے۔ منشیات فروش معاشرے کا ناسور ہیں اور سماج دشمن لوگ ہیں۔ ان سے بالکل بھی میل ملاپ نہیں رکھنا چاہیے۔ منشیات کے عادی افراد میں پہلے اخلاقی انحطاط وقوع پذیر ہوتا ہے اور پھر وہ آہستہ آہستہ اخلاقی پستیوں میں گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ نشہ اُنھیں اندر ہی اندر سے کھوکھلا کرتا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ انسان موت کے مُنھ میں چلا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب مل کر اپنی آنے والی نسلوں کو اس موذی چیز سے بچائیں۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو منشیات کی تباہ کاریوں سے آگاہی دینے کے لیے مہم چلائیں۔ کسی کے اُکسانے پر کبھی بھی نشہ آور دوا یا انجکشن مت لگوائیں۔ صحت اللہ کی نعمت ہے اسے گھن لگنے سے بچائیں اور نشہ فروشوں کی شکایت حکام بالا سے کریں تاکہ اس کی جڑیں معاشرے میں نہ پھیلیں۔

سوچیں اور بتائیں

- منشیات کیا ہے؟

جواب: ایسی چیزیں جو نشہ پیدا کریں منشیات کہلاتی ہیں۔

- ہم نشے کے عادی افراد کی مدد کس طرح کر سکتے ہیں؟

جواب: ہم نشے کے عادی افرد کے ساتھ ہمدردانہ رویہ رکھ کر انھیں زندگی کی اُمید دلا سکتے ہیں۔

ٹھہریں اور بتائیں

- لفظ "انسداد" کے کیا معنی ہیں؟

جواب: لفظ "انسداد" کے معنی ہیں روک تھام۔

- کس نشے کو اُمّ الخبائث قرار دیا گیا ہے؟

جواب: شراب کو اُمّ الخبائث قرار دیا گیا ہے۔

- سگریٹ نوشی کی ابتدا کس طرح ہوتی ہے؟

جواب: سگریٹ نوشی کی ابتدا فیشن یا شوق کے طور پر سگریٹ پینے سے ہوتی ہے۔

- لوگ راہِ فرار کیوں اختیار کرتے ہیں؟

جواب: لوگ امتحانات میں ناکامی، ملازمت کے حصول میں تاخیر یا معاشرتی مسائل سے پیدا ہونے والی مایوسی کی وجہ سے راہِ فرار اختیار کرتے ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

عالمی سطح پر بھی منشیات کی روک تھام کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جاتے ہیں۔ اس میں اقوامِ متحدہ کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے جو دُنیا بھر میں انسدادِ منشیات کے لیے مختلف موقعوں پر آگاہی مہم چلاتا رہتا ہے۔ جس کا مقصد دُنیا بھر میں منشیات کے استعمال کے منفی نتائج اور اثرات کو کم کرنا ہے۔ اس ادارے کے تحت ۲۶ رجون کو انسدادِ منشیات کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس بات کا عزم کیا جاتا ہے کہ تمام مہذب ممالک اپنی نسلوں کو منشیات کی لعنت سے چھٹکارا دلائیں گے۔ پاکستان میں بھی منشیات کے تدارک اور اس سے بچاؤ کے لیے آگاہی پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ عوامی سطح پر یہ ہم سب کا فرض ہے کہ انسدادِ منشیات میں اپنا کردار ادا کریں تاکہ ایک روشن، ترقی یافتہ اور صحت مند پاکستان کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے۔

۱۔ عالمی سطح پر ہر ممکن اقدامات کیے جا رہے ہیں:
(a) منشیات کی روک تھام کے لیے (b) وبا پر قابو پانے کے لیے
(c) شجر کاری کے لیے (d) آلودگی ختم کرنے کے لیے

۲۔ ۲۶ رجون کو منایا جانے والا دن ہے:
(a) یومِ کشمیر (b) یومِ دفاع **(c)** انسدادِ منشیات (d) یومِ پاکستان

۳۔ مہذب ممالک اپنی نسلوں کو لعنت سے چھٹکارا دلائیں:
(a) منشیات کی (b) شراب کی (c) جوے کی (d) چائے کی

۴۔ "منفی" کا متضاد ہے:
(a) خالی **(b)** مثبت (c) غلط (d) صحیح

۵۔ "مہذب" کا متضاد ہے:
(a) جنگلی **(b)** غیر مہذب (c) تمیزدار (d) عزت دار

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ فرد کی زندگی کو بے کیف بنا دیتا ہے:
(a) نشہ (b) رونا (c) دشمن (d) حسد

۲۔ نجی اور سرکاری سطح پر منشیات کو روکنے کی کوششیں کہلاتی ہیں:
(a) خدمتِ خلق **(b)** انسدادِ منشیات
(c) انصاف (d) ہمدردی

۳۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوق پر بخشی ہے:
(a) فضیلت (b) رحمت (c) برکت (d) عزت

۴۔ اللہ تعالیٰ نے عقل و شعور اور علم سے سرفراز فرمایا ہے:
(a) جانور کو **(b)** انسان کو (c) حشرات کو (d) جنات کو

۵۔ انسان کی اخلاقی اور سماجی ترقی کے خواہاں ہیں دنیا کے تمام:
(a) مذاہب (b) لوگ (c) عالم (d) زاہد

۶۔ منشیات کو اپنانا اور عادی ہونا ہے:
(a) بیماری (b) اخلاقی برائی **(c)** سماجی برائی (d) معاشی برائی

۷۔ فرد کو بے کار اور بے ہمت بنا دیتا ہے:
(a) جوا **(b)** نشہ (c) سٹہ (d) شطرنج

۸۔ وقتی تسکین اور عارضی لطف فراہم کرتا ہے:
(a) کرکٹ (b) فٹ بال **(c)** نشہ (d) موبائل

۹۔ نشہ بعد میں شخص کو بہت سی تکالیف سے دوچار کرتا ہے:
(a) ذہنی و جسمانی (b) معاشرتی
(c) نفسیاتی (d) معاشی

۱۰۔ دورِ جدید میں بچوں کی محدود ہوتی جا رہی ہیں:
(a) جسمانی سرگرمیاں (b) دماغی سرگرمیاں
(c) اخلاقی سرگرمیاں (d) تعلیمی سرگرمیاں

۱۱۔ انتخاب میں ہمیشہ احتیاط سے کام لیں:
(a) کتابوں کے **(b)** دوستوں کے
(c) اداروں کے (d) خریداری کے

۱۲۔ مایوسی ہے:
(a) لعنت **(b)** گناہ (c) خوشی (d) بےزاری

۱۳۔ ہر حال میں اللہ پر یقین رکھیں اور رہیں:
(a) پُر امید (b) مایوس (c) خوش (d) بےزار

۱۴۔ کمپیوٹر پر زیادہ وقت گزارنے سے متاثر ہوتی ہے:
(a) دماغی نشوونما (b) نفسیاتی صحت
(c) جسمانی نشوونما (d) زندگی

۱۵۔ بچوں کو شکار ہونے سے بچائیں:
(a) بیماری کا **(b)** تنہائی کا (c) وبا کا (d) برائی کا

۱۶۔ ایک فلاحی معاشرے کے قیام پر زور دیتا ہے:
(a) اسلام (b) جین مت (c) ہندومت (d) بدھ مت

۱۷۔ دنیا بھر میں انسدادِ منشیات کی آگاہی مہم چلاتا ہے:
(a) امریکہ (b) روس
(c) چین **(d)** اقوامِ متحدہ

۱۸۔ حکومت نے شعبہ قائم کیا ہے:
(a) انسدادِ منشیات فورس (b) ہلالِ احمر
(c) انجمن مدرسۃ البنات (d) علاج برائے منشیات

۱۹۔ قواعد کی رُو سے مذکر لفظ ہے:
(a) کتاب (b) درود (c) ڈکار **(d)** دہی

۲۰۔ درج ذیل میں سے مذکر الفاظ کی فہرست ہے:
(a) پنکھا، بستہ، قلم (b) دیوار، گھر، کھڑکی
(c) تنکا، برتن، گھڑی (d) کتاب، قلم، دوات

۲۱۔ مضمون کے عناصر کی ترتیب میں سب سے پہلے آتا ہے: (First Term 23)
(a) عنوان (b) نفسِ مضمون (c) تمہید (d) اختتامیہ

۲۲۔ تذکیر و تانیث کے اُصولوں کے مطابق درست جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) میری سائیکل نئی ہے۔ (b) میری اخبار پرانی ہے۔
(c) میرا قلم خوب صورت ہے۔ (d) میرا گیند سفید ہے۔

سبق نمبر ۲۰

دُعا

(احمد ندیم قاسمی)

خلاصہ احمد ندیم قاسمی نے یہ نظم وطن کے لیے دعائیہ انداز میں لکھی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ! میرے وطن کو ایسی خوش حالی دے جس سے ایشیا کے تمام ممالک کو فائدہ ہو۔

میرے وطن میں ایسی ہوائیں چلیں جن کی وجہ سے میرے وطن کا نام روشن ہو۔ اس ملک کی شہرت کو نقصان پہنچانے والے عناصر کو دور کر دے۔ اے اللہ! یہاں بارشیں برسا دے جس سے ہمارے ملک کے کھیت لہلہانے لگیں۔ گرمی کی شدت سے جو زمین تپ گئی ہے اس پر بارش برسا اس کی پیاس دور کر دے۔ اس کے مرجھائے ہوئے درختوں پر پتے اور پھل لگا دے۔ میری قوم کا ہر فرد محبِ وطن ہو۔ جو وطن کی ناموس کے لیے اپنی جان بھی قربان کر دے۔ اے اللہ! زمین کا یہ ٹکڑا تیرے نام سے منسوب ہے۔ تیرے نام پر یہ ملک حاصل کیا ہے۔ اس لیے اس ملک پر اپنی رحمتیں اور برکتیں عطا کر اور ہم پر اپنی نعمتوں کی بارش کر دے تاکہ پاکستان کو ترقی اور عروج نصیب ہو۔

مرکزی خیال اللہ تعالیٰ ہمارے وطن کو خوش حالی اور ترقی عطا فرمائے۔ یہاں کے کھیت سرسبز و شاداب اور آباد رہیں۔ ہم نے یہ وطن اللہ تعالیٰ کے نام پر حاصل کیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ ہی اس پر کرم کرنے والا ہے۔

اشعار کی تشریح

شعر۱: یا رب! مرے وطن کو اک ایسی بہار دے
جو سارے ایشیا کی فضا کو نکھار دے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یارب	اے اللہ تعالیٰ	وطن	ملک
بہار	خوش حالی	ایشیا	براعظم کا نام
فضا	ماحول	نکھار دے	سنوار دے

تشریح شاعر احمد ندیم قاسمی ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔ اس شعر میں وہ دعا گو ہیں کہ اے اللہ! "میرے ملک پاکستان کو ایسی خوش حالی اور ترقی عطا فرما دے جس کی وجہ سے ایشیا کے تمام ممالک مستفید ہوں۔ پاکستان کے تمام ہمسایہ ممالک بھی اس کی امداد کے طالب ہوں۔ ایشیا کے دوسرے ممالک ہم سے تجارت کریں۔ پاکستان کی خوش حالی سے اس کے قریبی ممالک کو بھی فائدہ ہو۔ لوگ یہاں تعلیم کے حصول کے لیے آئیں۔ یہاں یونیورسٹیاں اور کالج ہوں۔ صنعتیں اور تجارتی مراکز ہوں تاکہ لوگ یہاں ملازمتیں کرنے آئیں۔

شعر۲: یا رب! میرے وطن میں اک ایسی ہوا چلا
جو اس کے رُخ سے گرد کے دھبے اتار دے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رُخ	چہرے	گرد	غبار/دھول
دھبے	داغ		

تشریح مذکورہ شعر میں شاعر وطن کے لیے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! میرے وطن میں ایسی ہوائیں چلا دے جو اس کے چہرے سے دھول اور مٹی کے اثرات اتار دیں۔ درحقیقت شاعر وطن کے لیے دعا گو ہے کہ یہاں ایسی بارشیں برسیں کہ تمام فصلیں سیراب ہو جائیں۔ پیداوار اتنی اچھی ہو کہ تمام بھوکوں کے پیٹ بھر جائیں۔ ان بارشوں سے ملک کی چیزوں پر لگا تمام گرد و غبار دھل جائے۔ ہمارے ملک میں ایسے نیک لوگ پیدا ہوں جو اپنے مہذب اطوار سے دنیا پر چھا جائیں۔ ایسے سائنس دان پیدا ہوں جن کی ایجادات سے دنیا میں دھوم مچ جائے جن سے انسانیت مستفید ہو۔ ملک پر لگے ہوئے تمام الزامات پانی میں بہہ جائیں۔ یہ وطن اسلام کے نام پر لیا گیا ہے۔ اے اللہ! یہاں ایسی ہوا چلا کہ یہاں کے لوگ اسلامی اقدار اپنا لیں۔ ایک دوسرے سے پیار و محبت سے رہیں اور گناہوں میں مبتلا لوگوں کو سیدھی راہ دکھا۔ ہمارے ملک کو بدنام کرنے والے تمام عناصر نیست و نابود ہو جائیں۔

شعر۳: یا رب! وہ ابر بخش کہ جو ارضِ پاک کو
حدِّ نظر تک اُمڈے ہوئے سبزہ زار دے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ابر	بادل	بخش	دینا
ارضِ پاک	پاک زمین	حدِ نظر	جہاں تک نظر آئے
سبزہ زار	ہریالی	اُمڈے ہوئے	ظاہر ہوئے

تشریح شاعر اس شعر میں وطن کے لیے دعا گو ہے کہ اے اللہ! ہمارے پاکستان کی پاک زمین پر وہ بادل بھیج دے۔ جن سے ہمارے ملک کے کھیت، جنگلات اور باغات ہرے بھرے ہو جائیں۔ فصلیں لہلہانے لگیں۔ جنگلات سبز چادر اوڑھ لیں۔ ہر شاخ ہری بھری ہو۔ باغوں میں ہریالی اور سبزہ بھر جائے۔ ہری گھاس دور دور تک نظر آئے۔ اے اللہ! اس ملک میں ایسے بادل آئیں جو رحمت کی بارش کا سبب بنیں۔ ان بارشوں کے طفیل ہر طرف سبزہ لہلہانے لگے۔ درختوں پر پرندے چہکیں، پھولوں کی خوش بو دور دور تک پھیل جائے۔ فصلوں کی اتنی اچھی پیداوار ہو کہ ملک خوش حال ہو جائے۔ اس کی وادیاں، فصلیں، پہاڑ اور میدان سبزے سے بھر جائیں۔ یہاں خوب اناج، سبزیاں، پھل اور میوہ جات پیدا ہوں۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہو جائے۔ میرا وطن اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔

بقول شاعر:

میری شناخت اگر ہو تو تیرے نام سے ہو
اے ارضِ شوق تیری چشمِ معتبر میں رہوں

شعر۴: میداں جو جل چکے ہیں، بجھا ان کی تشنگی
شاخیں جو لُٹ چکی ہیں، انھیں برگ و بار دے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
میدان	زرخیز علاقہ	بجھا	کم کر
تشنگی	خواہش/کمی	شاخیں	ٹہنیاں
لٹ جانا	برباد ہو جانا	برگ	پتے
بار	پھل		

تشریح شاعر مذکورہ شعر میں وطن کی محبت میں رطب اللسان ہے کہ اے میرے اللہ! میرے وطن کے جو میدان سورج کی تپش سے آگ برسا رہے ہیں۔ ان کی حرارت کو کم کر دے۔

شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ! ایسی بارش برسا دے کہ میدانی علاقوں میں بہار آ جائے۔ درختوں کی شاخوں پر پتے اور پھل لگ جائیں۔ درخت کی وہ شاخیں جو گرمی کی شدت سے مرجھا گئیں ہیں ان کو پھر سے تازگی عطا کر دے۔ یہ میدانی علاقے ہرے بھرے ہو جائیں۔ زمین کی پیاس بجھ جائے۔ کھیت اور درخت سیراب ہو جائیں۔ درختوں پر پھر سے تازگی آ جائے۔ ان پر پتے اور پھل بہار دکھائیں۔ بارش سے زمین کی تپش کم ہو جائے اور زمین کی پیاس بجھ جائے۔ درختوں کی شاخیں ہری بھری ہو جائیں۔ ان پر طرح طرح کے پھل لگ جائیں۔ اے اللہ! میرے وطن کے وہ لوگ جو خوشیوں اور نعمتوں سے محروم ہیں انھیں وہ تمام نعمتیں عطا کر جو ان کی محرومیاں مٹا دیں۔

بقول شاعر:

ہزاروں پھول سے چہرے جھلس کے خاک ہوئے
بھری بہار میں اس طرح اپنا باغ جلا
ملی نہیں ہے ہمیں ارضِ پاک تحفے میں
جو لاکھوں دیپ بجھے ہیں تو یہ چراغ جلا

شعر۵: ہر فرد میری قوم کا، اک ایسا فرد ہو
اپنی خوشی، وطن کی خوشی پر جو وار دے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فرد	شخص	قوم	ملت
خوشی	مسرت	وار دے	نثار کر دے

تشریح مذکورہ شعر میں شاعر وطن سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا ذکر کرتا ہے کہ میرے ملک پاکستان میں رہنے والا ہر شخص ایسا فرد ہو جو محبِ وطن ہو۔ جسے اپنی ذات اور اپنی خوشی سے زیادہ اپنے وطن کی خوشی عزیز ہو۔ جو ملک کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے والوں کو سبق سکھا دے۔ جو ایسا بہادر اور نڈر ہو کہ وطن کے لیے اپنی جان بھی قربان کر دے۔

بقول شاعر:

خدا کرے کہ میری ارضِ پاک پہ اُترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

شعر۶: یہ خطۂ زمین مَعنوَن ہے تیرے نام
دے اس کو اپنی رحمتیں، اور بے شمار دے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خطۂ زمین	زمین کا ٹکڑا	مَعنوَن	کے نام ہونا
رحمتیں	انعامات	بے شمار	ان گنت

تشریح یہ شعر دعائیہ ہے۔ اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کو پکار کر کہتا ہے کہ اے اللہ! یہ میرا وطن تیرے نام پر لیا گیا ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے آزادی کا پرچم اسی لیے بلند کیا تھا تاکہ وہ اللہ اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ مسلمانوں کا مقصد صرف زمین کا ٹکڑا لینا نہیں تھا بلکہ ان کا مقصد اسلام کے مطابق زندگی گزارنا تھا۔ اس لیے اے اللہ! ہم پر نظرِ کرم کر، ہمارے ملک پر اپنی رحمتیں نازل کر دے اور ہمیں بے شمار نعمتوں سے نواز دے۔ ہم تیری رحمت کا سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارے ملک کو عروج اور خوش حالی عطا فرما۔ آمین!

بقول شاعر:

میں اپنے خواب سے کٹ کر جیوں تو میرے خدا
اجاڑ دے میری مٹی کو در بدر کر دے
میری زمین میرا آخری حوالہ ہے
سو میں رہوں نہ رہوں، اس کو بارور کر دے

حلِ مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

(الف) شاعر کس طرح کی ہوا چلنے کی خواہش رکھتا ہے؟

جواب: شاعر وطن میں ایسی ہوا چلنے کی خواہش رکھتا ہے جو اس وطن کے چہرے سے گرد کے دھبے اُتار دے۔

(ب) شاعر نے جس ابر کی بات کی ہے، اُس کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟

جواب: شاعر نے جس ابر کی بات کی اس کا یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ پاکستان کی سرزمین بارانِ رحمت سے فیض یاب ہو گی اور اس کے کھیت ہرے بھرے ہو جائیں گے۔

(ج) ہماری قوم کا ہر فرد کیسا ہو؟

جواب: ہماری قوم کا ہر فرد ایسا ہو جو اپنی خوشی اپنے وطن کی خوشی پر قربان کر دے۔

(د) "خطۂ زمین" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: "خطۂ زمین" سے شاعر کی مراد پاکستان کی سرزمین ہے۔

(ہ) "مَعنوَن" کے کیا معنی ہیں؟

جواب: "مَعنوَن" کے معنی ہیں "منسوب ہونا" یعنی یہ وطن اللہ کے نام پر لیا گیا ہے۔

۲۔ کالم ملا کر مصرعے مکمل کریں۔

کالم: الف	کالم: ب
یا رب! مرے وطن میں	خوشی پہ جو وار دے
یا رب! وہ ابر بخش کہ	بجھا ان کی تشنگی
میداں جو جل چکے ہیں،	اک ایسی ہوا چلا
اپنی خوشی، وطن کی	جو ارض پاک کو
دے اس کو اپنی رحمتیں	اور بے شمار دے

۳۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جملے
بہار	بہار آتے ہی موسم خوش گوار ہو جاتا ہے۔
اَبر	آج خوب ابرِ رحمت برسا۔
تشنگی	بارش سے زمین کی تشنگی بجھ گئی۔
برگ و بار	بہار آنے پر درختوں پر برگ و بار لگ گئے۔
مَعنوَن	یہ وطن اللہ کے نام سے مَعنوَن ہے۔

۴۔ دی گئی نظم (دُعا) میں شاعر نے اللہ تعالیٰ سے کیا طلب کیا ہے؟ آپس میں گفتگو کریں۔

طالب علم: دی گئی نظم (دعا) میں شاعر نے اللہ تعالیٰ سے وطن کی خوش حالی، شادابی اور ترقی طلب کی ہے۔

طالب علم: شاعر یہ بھی چاہتا ہے کہ ملک سے ایسے منفی عناصر دور ہو جائیں جو وطن کی ناموس پر دھبا ہیں۔

۵۔ نیچے کچھ الفاظ دیے ہوئے ہیں، لغت کی مدد سے اِن کے معانی لکھیں اور اعراب کی وجہ سے آنے والی تبدیلی کو سمجھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کِرن	شعاع	کَرن	دوپٹے کی لیس
مُلک	وطن	مَلَک	ملکیت، فرشتہ
حُسن	خوب صورتی	حَسَن	اچھا
جُگ	ہمیشہ	جَگ	وطن
حُکم	فرمان	حِکَم	حکمت، دانائی

۶۔ دیے گئے سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے دو دو الفاظ بنائیں۔

سابقے	الفاظ	لاحقے	الفاظ
اَن	اَن پڑھ، اَن دیکھا	بردار	علم بردار، کفش بردار
با	باادب، بالحاظ	دان	قلم دان، نمک دان
لا	لادین، لاتعلق	گار	خدمت گار، طلب گار
در	درگزر، در بدر	مند	جرأت مند، ضرورت مند
نا	نالائق، نادان	گر	جادوگر، کاری گر

۷۔ درج ذیل عبارتوں کو غور سے پڑھیں۔ ان میں استحسانی اور تنقیدی گفتگو اور انداز کو سمجھیں۔ بعدازاں استحسان (پسندیدگی) اور تنقید (نکتہ چینی) کے پہلوؤں کی نشان دہی کریں۔

(الف) علی ایک ذہین اور محنتی طالب علم ہے۔ اُس نے خوب محنت کی اور امتحان میں نمایاں نمبر حاصل کیے۔ علی کی اُستانی صاحبہ نے کہا: شاباش علی! مجھے تم پر فخر ہے۔ اگر تم اسی طرح محنت کرتے رہے تو ان شاء اللہ زندگی کے ہر میدان میں کامیاب رہو گے۔ علی

کے ابّی ابّو بھی اُس کی کامیابی پر بہت خوش ہوئے۔ اُنھوں نے علی کی محنت کو بہت سراہا اور اُسے بائیسکل لے کر دی۔ علی کے دادا جان نے بھی اُسے پیار کیا اور کہا تمھاری کامیابی سے میرا دل باغ باغ ہو گیا۔

(ب) علی اپنے دادا جان کے ساتھ اسکول جا رہا تھا۔ راستے میں ایک آدمی کیلے کھا کر چھلکے سڑک پہ پھینک رہا تھا۔ دادا جان نے اُسے کہا بھئی! کیا آپ کو اندازہ نہیں کہ کیلے کے چھلکے سے پھسل کر کوئی گر سکتا ہے اور اُسے چوٹ آسکتی ہے؟ آپ کی ذرا سی غفلت سے کسی کو نقصان پہنچ سکتا ہے! کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ بُری بات ہے؟ اُس آدمی کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اُس نے معذرت کی اور چھلکے اُٹھا کر کوڑا دان میں ڈال دیے۔

جواب: پہلی عبارت میں علی کے لیے تعریفی جملے بولے گئے ہیں۔ ان تحسینی جملوں کو استحسان کہتے ہیں۔

دوسری عبارت میں کیلے کے چھلکے پھینکنے والے آدمی پر تنقید کی گئی ہے اور اُس کے اس عمل کی مذمت کی گئی ہے اسے تنقید کرنا کہتے ہیں۔

۸۔ اس دُعائیہ نظم کا مفہوم اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: اس نظم میں شاعر نے وطن کی خوش حالی اور شادابی کی دُعا کی ہے۔ شاعر اللہ سے دُعا گو ہے کہ وطن کے کھیت سرسبز و شاداب ہوں، یہاں کے لوگ وطن سے سچی محبت کرنے والے ہوں۔

سوچیں اور بتائیں

- ہم دُعا کیوں کرتے ہیں؟

جواب: ہم اپنی خواہشوں کی تکمیل کے لیے دُعا کرتے ہیں۔

- ہم دُعا میں زیادہ تر کیا مانگتے ہیں؟

جواب: ہم جس چیز کی ضرورت محسوس کرتے ہیں، اس چیز کے حصول کی دُعا مانگتے ہیں۔

ٹھہریں اور بتائیں

- شاعر کس طرح کی بہار چاہتا ہے؟

جواب: شاعر ایسی بہار چاہتا ہے جو پورے ایشیا کو نکھار دے۔

- شاعر نے کس چیز کو برگ و بار عطا کرنے کی دعا کی ہے؟

جواب: جو شاخیں لُٹ چکی ہیں شاعر نے انھیں برگ و بار عطا کرنے کی دعا کی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے زیرِ اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✔) لگائیں۔

یا رب! مرے وطن کو اِک ایسی بہار دے
جو سارے ایشیا کی فضا کو نکھار دے
یا رب! مرے وطن میں اِک ایسی ہوا چلا
جو اس کے رُخ سے گرد کے دھبے اُتار دے

۱۔ شاعر نے اپنے وطن کے لیے کون سا موسم مانگا ہے؟
(a) بہار (b) خزاں (c) گرمی (d) سردی

۲۔ ایشیا کیا ہے؟
(a) ملک (b) براعظم (c) سمندر (d) دریا

۳۔ اشعار میں شاعر نے کس کے لیے دُعا مانگی ہے؟
(a) دوست کے لیے (b) اپنے وطن کے لیے
(c) رشتے داروں کے لیے (d) اپنے لیے

۴۔ ''نکھار'' کا متضاد ہے:
(a) سنوار (b) بگاڑ (c) بہار (d) دیوار

۵۔ ''گرد'' کا مترادف لفظ ہے:
(a) دُھول (b) ریت (c) کنکر (d) پتھر

☆ درست جواب پر (✔) لگائیں۔

۱۔ یارب! میرے وطن کو اک ایسی دے:
(a) بہار (b) خزاں (c) گرمی (d) سردی

۲۔ یارب! میرے وطن میں اک ایسی چلا:
(a) آندھی (b) ہوا (c) وبا (d) خزاں

۳۔ حدِ نظر تک اُمڈے ہوئے دے:
(a) سبزہ زار (b) مرغ زار (c) لالہ زار (d) دل زار

۴۔ میداں جو جل چکے ہیں، بجھا ان کی:
(a) آگ (b) پیاس (c) تشنگی (d) آرزو

۵۔ شاخیں جو لٹ چکی ہیں اُنھیں دے:
(a) برگ و بار (b) پھول (c) تتلیاں (d) جگنو

۶۔ جملہ منتخب کریں جو لفظ ''خوشی'' کی وضاحت کرتا ہے: (First Term 23)
(a) آگ نے پلک جھپکنے میں جنگل کو لپیٹ میں لے لیا۔
(b) آج کل مہنگائی گویا آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔
(c) لڑائی کے دوران گالی سن کر زبیر آگ بگولہ ہو گیا۔
(d) پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر عمر کا دل باغ باغ ہو گیا۔

۷۔ جملے کا انتخاب کریں جو لفظ ''رعنائی'' کی تشریح کرتا ہے: (First Term 23)
(a) باغ میں ہر طرف خوب صورت پھول کھلے ہوئے ہیں۔
(b) بہت زیادہ کام کرنے سے مجھے تھکاوٹ ہو گئی ہے۔
(c) اس کی بے مروت باتیں سن کر میں بدظن ہو گیا ہوں۔
(d) ہمیں ہر وقت صبر و تحمل اور بردباری سے کام لینا چاہیے۔

۸۔ لاحقہ ''طلب'' سے بننے والے الفاظ کی درست فہرست ہے: (First Term 23)
(a) خیر طلب، روپیا طلب، شہرت طلب
(b) مدد طلب، گھر طلب، پناہ طلب (c) گھر طلب، روپیا طلب، مدد طلب
(d) داد طلب، خیر طلب، شہرت طلب

۹۔ جملے کا انتخاب کریں جو لفظ ''تحسین'' کی تشریح کرتا ہے: (First Term 23)
(a) پھل فروش سڑک پر پھل بیچ رہا ہے۔
(b) کانسٹیبل نے ناکے پر گاڑی روک لی۔
(c) احمد اپنی جماعت میں اوّل آیا ہے۔ (d) اکرم کرکٹ کھیل رہا ہے۔

۱۰۔ ''ہم اتنے ــــــ جان نہیں ہیں۔'' سابقہ کے اعتبار سے جملے کی درست تکمیل ہے: (Final Term 23)
(a) با (b) نا (c) ان (d) نو

۱۱۔ سابقہ ''ہم'' سے بننے والے الفاظ کی درست فہرست ہے: (First Term 24)
(a) ہم نصاب، ہم وطن، ہم کام (b) ہم ملک، ہم نصاب، ہم کلام
(c) ہم خیال، ہم پلہ، ہم گھر (d) ہم جماعت، ہم وطن، ہم خیال

۱۲۔ سابقہ ''با'' سے بننے والے الفاظ کی درست فہرست ہے: (First Term 24)
(a) باادب، باہوش، باکمال (b) باکمال، باذوق، باقسمت
(c) باذوق، بامراد، باکمال (d) باادب، بابخت، باکمال

۱۳۔ علی نے اپنے دوست سے قلم مستعار لیا، قلم واپس کرتے ہوئے علی اظہار کرے گا: (First Term 24)
(a) بے زاری کا (b) تشکر کا (c) نفرت کا (d) ناگواری کا

☆☆☆

اُردُو قواعد و انشا

لفظ

دو یا دو سے زائد حروف کے ملنے سے بننے والی بامعنی آواز کو لفظ کہا جاتا ہے۔ یعنی حروف کا مجموعہ ''لفظ'' کہلاتا ہے۔ مثلاً:

حروف	الفاظ
ر۔ب	رب
ر۔و۔ٹ۔ی	روٹی
پ۔ا۔ن۔ی	پانی
ک۔ت۔ا۔ب	کتاب

لفظ کی اقسام

لفظ کی درج ذیل دو اقسام ہیں:

(۱) کلمہ (۲) مہمل

(۱) کلمہ: وہ الفاظ جن کا مطلب سمجھ میں آجائے ''کلمہ'' کہلاتے ہیں۔ مثلاً: پانی، روٹی، بات وغیرہ۔ یہ وہ الفاظ ہیں جن کا کوئی نہ کوئی مطلب ضرور ہے۔ لہٰذا یہ سب کلمے ہیں۔

(۲) مہمل: وہ الفاظ جن کے کوئی معنی نہ ہوں، انھیں ''مہمل'' کہتے ہیں۔ مثلاً: وانی، ووٹی، چیت وغیرہ۔

مثالیں: ☆ بیٹھو، پانی وانی پیو۔

☆ کیا مہمانوں نے روٹی ووٹی کھائی ہے؟

☆ بات چیت بے نتیجہ رہی۔

اوپر دیے گئے جملوں میں ''پانی، روٹی اور بات'' بامعنی الفاظ (کلمے) ہیں، جب کہ ''وانی، ووٹی اور چیت'' بے معنی الفاظ ہیں۔ لہٰذا یہ سب مہمل ہیں۔

کلمہ کی اقسام

کلمہ کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

(۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

(۱) اسم: وہ کلمہ جو کسی شخص، چیز یا جگہ کا نام ہو ''اسم'' کہلاتا ہے۔ جیسے اختر، پنسل، قلم، لاہور وغیرہ۔

(۲) فعل: وہ کلمہ جو کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر کرے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے، ''فعل'' کہلاتا ہے۔ جیسے: چلا گیا، بیٹھا تھا، دوڑا، پڑھے گا، لکھتا ہے وغیرہ فعل ہیں۔

(۳) حرف: وہ کلمہ یا لفظ جو نہ اسم (نام) ہو اور نہ فعل (کام) بلکہ اسموں اور فعلوں کو آپس میں ملائے، ''حرف'' کہلاتا ہے۔ مثلاً: کا، کے، کی، کو، پر، تک، سے وغیرہ حروف ہیں۔

جملوں میں اسم، فعل اور حرف کا استعمال:

☆ سلیمان نے کھانا کھایا۔

☆ دریائے راوی سے مچھلیاں پکڑی گئیں۔

☆ وہ ملتان چلا گیا۔ ☆ میز پر پیمانہ نہیں ہے۔ ☆ کرسی ٹوٹ گئی ہے۔

اسم:	سلیمان، دریائے راوی، مچھلیاں، ملتان، میز، کرسی، پیمانہ۔
فعل:	کھایا، پکڑی گئیں، چلا گیا، ٹوٹ گئی۔
حروف:	نے، سے، پر۔

جملہ

الفاظ کا ایسا مجموعہ جس کا مطلب پوری طرح سمجھ میں آجائے، ''جملہ'' کہلاتا ہے۔

مثالیں:

☆ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ آخری نبی ہیں۔

☆ کبھی جھوٹ نہ بولو۔

☆ وطن کی حفاظت ہم سب کا فرض ہے۔

☆ ٹھہرو! میں بھی تمھارے ساتھ چلتا ہوں۔ ☆ کسی کو دکھ نہ دو۔

اجزائے جملہ / جملے کے حصے

جملے کے دو اجزا ہیں۔

(۱) مسند (۲) مسندالیہ

(۱) مسند: وہ بات یا خبر جو کسی کے متعلق کہی جا رہی ہو، اسے ''مسند'' کہتے ہیں۔ مثلاً: جھوٹ بولنا بری عادت ہے۔ سلمیٰ ذہین لڑکی ہے۔

اوپر کی مثالوں میں ''بری عادت ہے'' اور ''ذہین لڑکی ہے'' مسند کی مثالیں ہیں۔

(۲) مسندالیہ: وہ شخص یا چیز جس کے بارے میں کوئی بات کی جا رہی ہو، اسے مسندالیہ کہتے ہیں۔ مثلاً: سلیم پانی پی رہا ہے۔ سچ بولنا اچھی عادت ہے۔

اوپر کی مثالوں میں ''سلیم'' اور ''سچ بولنا'' مسندالیہ ہیں۔

جملے کی اقسام

جملے کی دو اقسام ہیں۔

(۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

(۱) جملہ خبریہ: وہ جملہ جس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو، اسے جملہ خبریہ کہتے ہیں۔

مثالیں: ☆ لڑکے نے کار چلائی۔ ☆ شازیہ ساتویں جماعت میں پڑھتی ہے۔

اوپر دی گئی مثالوں پر غور کریں۔ ہر مثال میں کسی نہ کسی بات کی خبر دی گئی ہے۔ پہلی مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ ''لڑکے نے کار چلائی۔'' دوسری مثال سے اس بات کی خبر ملتی ہے کہ ''شازیہ ساتویں جماعت میں پڑھتی ہے۔''

جملہ خبریہ کی اقسام

جملہ خبریہ کی دو اقسام ہیں۔

(ا) جملہ اسمیہ (خبریہ) (ب) جملہ فعلیہ (خبریہ)

(ا) جملہ اسمیہ (خبریہ): وہ جملہ جس میں مسند اور مسندالیہ دونوں اسم ہوں، اسے جملہ اسمیہ (خبریہ) کہتے ہیں۔ مثلاً: سلیم نیک ہے۔ اس جملے میں ''نیک'' مسند اور ''سلیم'' مسندالیہ ہے۔

جملہ اسمیہ (خبریہ) کے اجزا:

(۱) اسم یا مبتدا (۲) متعلق خبر (۳) خبر (۴) فعل ناقص

جیسے: اختر گھر میں موجود ہے۔

اوپر دیے گئے جملے میں ''اختر'' اسم یا مبتدا ہے اور ''گھر میں'' متعلق خبر ہے۔ ''موجود'' خبر ''ہے'' فعل ناقص ہے۔